Title - MUNTAKHIB NAZEER

Creator - Nazeer Akbarabadi

Publisher - Matba Nizami (Kanpur)

Date - 1279 H

Pages - 219

Subjects - Dawaween; Nazeer Akbarabadi.

ماشاء الله لا قوة الا بالله
مالک این کتاب علاء دستگیر خان
ساکن بلده شاهجهانپور
منتخب نظیر
در مطبع نظامی واقع کانپور مطبوع گردید

بسم اللہ الرحمن الرحیم

خدا کی ذات ہی وہ ذو الجلال والاکرام
کہ جس سی ہوتے ہین پروردہ سب خصوص عموم
اوسی نے ارض و سموات کو دیا ہی نظام
اوسی کی ذات کو ہی دائما ثبات و قیام
قدیر و حیّ و کریم و مہیمن و منعام

فلک پہ تارون کی کیا کیا مرصع کاری کی
پھر ان مین زیب فزا کہکشان نگاری کی
ضیا و نور کی کیا کیا تجلی باری کی
بروج بارہ مین لاکر رکھی وہ باریکی
کہ جسکو پہونچے نہ فکرت نہ دانش و اوہام

بنائی کرسی و عرش اور لامکان و رآن
پھر اور سدرہ و ز فرق سے درج نار و جنان
طیور و حور و قصور و ملائک و رضوان
ادہر فرشتہ کرّوبی اور ادہر غلمان
قلم کو لوح پہ بخشی ہی طاقت ارقام

ثوابت اوسنے بنائے ہین اسقدر سیار
کہ روز حشر تلک ہو سکے نہ جنکا شمار
مگر یہ نام ہین اونکے جو سات ہین سیار
یہ دو ہین شمس و قمر اور ساتھ اونکے یار
عطارد و زحل و زہرہ مشتری بہرام

ہوا ہی حکم ازل سے جو انکو پہرنے کا
کرین گے دور یہ ہمراہ آسمان کے سدا
قوی کسی کا کہان حکم ہو سکے ایسا
جو چاہین ایک پلک ٹھہرین یہ وہ طاقت کیا
پہرا کرین گے یہ آغاز سے لے تا انجام

جو کچھ ہی اُسنے بنایا یہ کل نہان و عیان
اوسی کی صنعت و قدرت کے ہین سب شایان
ہین ایسے ایسے مکان اور اُسکے لی پایان
بشر جو چاہے سو سمجھے اونہین سو کیا امکان
ہی یہان فرشتون کی عاجز عقول و افہام

زمین کو دیکھو تو کل آب پر دیا ہی قرار
پھر اوسمین اور بنائے ہین کوہ و بر و بحار
کیا پھر اور نباتات سے کے تئین اظہار
نکالے اُسنے گل و میوہ شاخ و برگ و بہار
سب اُسکے لطف و کرم کی ہین عام یہ انعام

اوسی کے حکم سے ہم اس جہان مین آتے ہین
زبان و عقل و خرد چشم و گوش پاتے ہین
اوسی کے لطف سے پھولے نہین سماتے ہین
اوسی کے باغ سے دلشاد ہو کے کھاتے ہین
چھوہارے کشمش و انجیر و پستہ و بادام

ہی وہی خالق و رازق وہی رؤف و غفور
اوسی کی مہر سے پلتے ہین انس و وحش و طیور
اوسی کے حکم سے خلقت کا یہان ہوا ہی ظہور
چمک رہا ہی اوسی کی یہ قدرتون کا نور
بہر زمان و بہر ساعت و بہر ہنگام

اوسی نے حکم کیا ہی ہمین عبادت کا
اوسی نے طاعت و تقوی کا حکم سمجھو دیا
جو غور کی تو ہمارا بھی ہی اسی مین بھلا
کہ اوسکا شکر کرین شب سے تا بروز ادا
اطاعت اوسکی بجا لاوین صبح سی تا شام

جو اوس مین لطف و عنایت ہی کب کسیمین ہو
ہر اک طرف ہی اوسی کے گل کرم کی بو
عبادت اوس کی ہی بہتر جو ہووے دل کی خو
نظیر نکتہ سمجھ مہر و فضل خالق کو
اوسی کے فضل سی دونو جہان مین ہی آرام

ولہ

یارب ہی تیری ذات کو دونو جہان مین برتری
ہی یاد تیرے فضل کو رسم خلائق پرورے

دائم ہی خاص و عام پر لطف و عطا حفظ آوری
کیا انسیان کیا طائران کیا وحش و کیا جن و پری
پالے ہی سبکو ہر زمان تیرا کرم اور یاوری

تو خالق ارض و سما تو حاکم قدرت نما
ہی حکم تیرا جابجا لے عرش تا تحت الثری
برتر مقدس فی و اعلا بندے ترے شاہ و گدا
دنیا و دین کی یا خدا برحق تجھی کو ہی روا
فرمان روائی حاکمی شاہی خدائی سروری

قدرت نے تیری ہر زمان لیکر زمین تا آسمان
کیا کیا بہارین کین عیان کیا کیا دکھائین خوبیان
مرغوب رنگ آمیزیان محبوب حسن آرائیان
حقا تری صنعت یہ ہان ہین ختم لاریب و گمان
رنگینی و طراحی و نقاشی و صورت گری

تو نے بنائے سب فلک پیدا کیے حور و ملک
انسان صبیح و پرنمک حیوان عجائب یک بیک
ہر جا تجلی اور چمک نی انتہا نور و چمک
کہتی ہی دانش انکو ٹک ہی یہ بہی قدرت کی جھلک
چمکی ہین جس سے اسقدر خورشید و ماہ و مشتری

تو قادر و سبحان ہے اقدس معلا شان ہی
خالق ہی اور رحمان ہی رزاق او منان ہی
تیرا کرم ہر آن ہی احسان بی پایان ہی
ہمکو یہی شایان ہی جب تک بدن مین جان ہی
ہر آن مین لاوین بجا شکرانہ و فرمانبری

جو جو ہین تیری قدرتین کیا کیا بیان انکا کرین
آتے نہین کچھ فہم مین خبر کیہ اونکو تک ہین
کیا کیا بنائی نعمتین کیا کیا بنائی رحمتین
کب شکر انکا کر سکین لیکن یہی ہر دم کہین
یا رب ترا فضل و کرم لطف و عنایت گستری

ہی تو ہی رب العالمین اور تو ہی خیر الراحمین
یکتائی ہی تیری تئین ہمسر ترا کوئی نہین
لی آسمان سی تا زمین ہین سب عباد و تابعین
ہی یہ نظیر عصیان قرین جامی نے بصدق و یقین
ہو گی ترے ہی فضل سی ہر جا مری کہوٹی کہری

ولہ

رکہا ہی دل مین آدمی آدم کی بن کلمہ محمد کا | اور اپنی انگلیون او پر ہی گن کلمہ محمد کا
پڑہے ہین سب پیری و مرید جن کلمہ محمد کا | مسلمان ہو تو مت بہول یکجہین کلمہ محمد کا

پڑہا کر صدق دل سے رات دن کلمہ محمد کا

میان یہ کلمہ طیب تو شفیع المذنبین کا ہی | خدا کے دوست برحق رحمۃ للعالمین کا ہی
محمد مصطفے یعنی کہ ختم المرسلین کا ہی | بہروسا آسرا انکے بہی یہ دنیا و دین کا ہی

پڑہا کر صدق دل سے رات دن کلمہ محمد کا

اسی کلمہ سے کہلتا ہی سدا جنت کا اک در | یہی کلمہ لکہا ہی عرش او کرسی کی ماتہے پر
اسی کلمہ کو پڑہتے ہین چمن کے پہول سب کہلکر | یہ سب کو سنے ہی تہر سب کلمو سنے ہی تر

پڑہا کر صدق دل سے رات دن کلمہ محمد کا

اسی کے نور سے خورشید کہلاتا ہی نورانی | اسی کلمہ کے باعث چاند کی روشن ہی پیشانی
اسی کلمہ کے باعث دین و دنیا مین ثناخوانی | اسی کلمہ کو پڑہتے ہین فلک ارض و ہوا پانی

پڑہا کر صدق دل سے رات دن کلمہ محمد کا

اسی کلمہ سے ہین ایدل زمین و آسمان روشن | مہ و خورشید تارے عرش و کرسی لامکان روشن
اسی کلمہ سے ہین جنت کی باغ او باغبان روشن | غرض جنت تو کیا اس سے تو ہین دو نو جہان روشن

پڑہا کر صدق دل سے رات دن کلمہ محمد کا

یہ وہ کلمہ ہی جسکا ہی رہا ارمان نبیونکو | اسی کلمہ کے پڑہنے سی گئی ہین لوگ عارف ہو
اسے حور و ملک غلمان پڑہتے ہین ہر سحر منہ دہو | وہ بیشک جنتی ہین یکباری جو پڑہین اسکو

پڑہا کر صدق دل سے رات دن کلمہ محمد کا

اسی کلمہ کے برکت سی تو اب یہان بہی سلامت ہی | اگر یہان سے تو جاویگا تو پہر وان بہی سلامت ہے
پڑہیگا جو اسے اوسکا دل و جان بہی سلامت ہی | اوسی کی عاقبت بہی خیر و ایمان بہی سلامت ہے

پڑہا کر صدق دل سے رات دن کلمہ محمد کا

چلے گا جسگہڑی تو چہوڑکر یہ عالم فانی ‌ ‌ ‌ پڑی گا قبر کے جاکر اندہیرین ہو ندانی
نکیر و منکر آکر جب کرین گی تجہپہ طغیانی ‌ ‌ ‌ یہی کلمہ کریگا وان تری مشکل کی آسانی

پڑہا کر صدق دلسے رات دن کلمہ محمدؐ کا

اسی کلمہ سنے عزرائیل کی ہیبت کو ٹالا ہی ‌ ‌ ‌ اسی کلمہ نے تنگی کو لحد کی کہول ڈالا ہی
پڑیگا قبر کا تجہپر میان وہ دن جو کالا ہی ‌ ‌ ‌ یہی کلمہ ترا وان بہی اندہیریکا اوجالا ہی

پڑہا کر صدق دلسے رات دن کلمہ محمدؐ کا

صف محشر مین جب بہشت کا تجہپر دار اوتریگا ‌ ‌ ‌ یہی کلمہ ترا اوسجا رفیق و یار اوتریگا
گناہونکا ترے جتنا ہی بوجہہ او بہار اوتریگا ‌ ‌ ‌ اسی کلمہ کی دولت سی میان تو پار اوتریگا

پڑہا کر صدق دلسے رات دن کلمہ محمدؐ کا

میان جب پل صراط او پر تو اپنا پیر ڈالیگا ‌ ‌ ‌ تو وہ تلوار کی ہو دہار تیرا پانون کہالیگا
لگیگا جب وہان گرنے تو یہ کلمہ بچالیگا ‌ ‌ ‌ یہی بازو پکڑ لیگا یہی تجہکو سنبہالے گا

پڑہا کر صدق دلسے رات دن کلمہ محمدؐ کا

سوا نیزے او پر جبکہ ہوگا آفتاب آیا ‌ ‌ ‌ ہر اک گرمی کی تابش سے پہریگا سخت گہبرایا
پڑیگا جب ترے تن پر بہی شعلہ اسکا گرمایا ‌ ‌ ‌ یہی کلمہ چہتر بنکر کریگا تجہپہ وان سایا

پڑہا کر صدق دلسے رات دن کلمہ محمدؐ کا

تلین گے جب وہان سب کے عمل میزان کے پلے پر ‌ ‌ ‌ جو لکہے ہین پڑین سب گے آتشین گرز انکی کلی پر
تجہے تولین گے جب دہر اس ترازو کے محلے پر ‌ ‌ ‌ یہی کلمہ میان وان بہی تری ہوویگا پلی پر

پڑہا کر صدق دلسے رات دن کلمہ محمدؐ کا

جہ پوری ہین میان آنکی تو ہوگی گرم بازاری ‌ ‌ ‌ کمی ہی جنس حسب کی اسکی ہوگی وان بڑی خواری
ترا پلہ بہی جب کرنے لگیگا وان سبکساری ‌ ‌ ‌ یہی کلمہ بناویگا ترے پلے کو وان بہاری

پڑہا کر صدق دلسے رات دن کلمہ محمدؐ کا

پڑیگا تشنگی کا شور اوس میدان مین جب اگر — پہرینگے پانی پانی کرتے مارے پیاس کے اکثر
تیری بہی جب نکلیگی سوکہنے تالو زبان یکسر — یہی کلمہ تجہے پانی پلاویگا میان بہر بہر

پڑہا کر صدق دلسے رات دن کلمہ محمدؐ کا

یہی کلمہ تجہے دیدار حق کا بہی دکہاویگا — محمدؐ کی شفاعت سی بہی تجہکو بخشواویگا
بہشتی کرکے حلّے نور کے تجہکو پنہاویگا — بڑی عزت بڑی حرمت سی جنّت مین لیجاویگا

پڑہا کر صدق دلسے رات دن کلمہ محمدؐ کا

یہی کلمہ سب تجہے وان جام کوثر کا پلاویگا — یہی کلمہ تجہی گلزار جنّت کا دکہاویگا
یہی کلمہ ترا منہہ چاند سا روشن بناویگا — یہی کلمہ ترے ہر وقت پروان کام آویگا

پڑہا کر صدق دلسے رات دن کلمہ محمدؐ کا

یہی کلمہ نجات اور مغفرت کا ہی ترے چارا — اسی کلمہ سے ہوگی روح تیری عرش کا تارا
اسی کلمہ سے ہی ہم سب گنہگار ونگا چہٹکارا — اسی کلمہ سے ہوگا دین اور دنیا کا نستارا

پڑہا کر صدق دلسے رات دن کلمہ محمدؐ کا

میان اب یہ جو کلمہ ہی تو حق کی خاص رحمت ہے — یہ صدقے سے رسول اللہ کے ہم پر عنایت ہے
اسی سے یان نظیر عزت اسی سے وان شفاعت ہے — یہی سب مومنون کے واسطے افضل عبادت ہے

پڑہا کر صدق دلسے رات دن کلمہ محمدؐ کا

ولہ

گر شاہ سر پہ رکہہ کر افسر ہوا تو پہر کیا — اور بحر سلطنت کا گوہر ہوا تو پہر کیا
ماہی علم مراتب پر زر ہوا تو پہر کیا — نوبت نشان نقارہ در پر ہوا تو پہر کیا

سب ملک سب جہانکا سرور ہوا تو پہر کیا

یا رکھ کے فوج لشکر کی سلطنت بناہی — پہیری دوہائی اپنی سے ماہ تا بماہی
جب آن کر فنا کی سر پر پڑی تباہی — پہر سر رہا نہ لشکر نہ تاج بادشاہی

دارا و جم سکندر اکبر ہوا تو پہر کیا

یا ذات مین کہائے نامی اصیل ذاتی — جمشید فر کے پوتے نوشیروان کے ناتی
تہے آپ مثل دولہ اور فوج تہی براتی — جب چل بسے تو کوئی پہر سنگ بہ نہ ساتہی

ملک و مکان خزانہ لشکر ہوا تو پہر کیا

یا راج بنسی ہوکر دنیا مین راج پایا — چتور گڑہ ستارا کالنجر بنایا
جب توپ نے اجل کے آ مورچا لگایا — سب اوٹ گئے ہوا پر کوئی نہ کام آیا

گڑہ کوٹ توپ گولہ سنگر ہوا تو پہر کیا

کتنے دنون یہ غل تہا نواب ہین یہ خان ہین — یہ ابن پنج ہزاری یہ عالی خاندان ہین
جاگیر و مال و منصب سب آج انکی ہان ہین — دیکہا تو اک گہڑی مین نہ نام نہ نشان ہین

دو دن کا شور و چرچا گہر گہر ہوا تو پہر کیا

کہتا تہا کوئی دیکہو یہ ہین امیر خان جی — اور یہ ہین خانخانان اور یہ ہین شیر خان جی
پنجا اوٹہا قضا کا جب آئی شیر خان جی — پہر کس کے میر خانجی کس کے وزیر خانجی

عمدہ غنی تونگر بازر ہوا تو پہر کیا

کہتا تہا کوئی گہوڑا ہی نامدار خان کا — یہ پالکی یہ ہاتہی ہی ذوالفقار خان کا
آیا قدم اجل کے جب تیس مار خان کا — خر بہی کہین نہ دیکہا پہر شہسوار خان کا

جمپان و مینک ڈنبر دریہ ہوا تو پہر کیا

کہتا تہا کوئی یہ ڈیوڑہی ہی خان مہربان کی — یہ باغ یہ حویلی ہی محلدار خان کی
جب راج نی قضا کے کرنی سوئی ٹانکی — اک اینٹ بہی بنائی ہرگز کسی مکان کی

رنگین محل سنہرا گہر در رہا تو پہر کیا

کتنوں نے بادشاہی کیا کیا خطاب پایا
جب آنکر فنا نے نام و نشان مٹایا
مہرین بھی کہداتین سکہ بڑا بنایا
وہ نام اور سکہ ڈہونڈا کہین نپایا

دو دن کا مُہر چہاپا اُور زر ہوا تو پہر کیا

جاگیر مین کسی نے زر ریز ملک پایا
لیکر سند اجل کا جب فوجدار آیا
کر بند و بست اپنا نظم و نسق بٹھایا
اکدن مین حکم حاصل سب ہوگیا پرایا

ہانسی حصار ٹھٹھا بھکر ہوا تو پہر کیا

کہتا تہا کوئی یہ لشکر ہی طرہ باز خان کا
آیا کٹک اجل کے جب یکہ تاز خان کا
یہ خیمہ شامیانہ ہی شہنواز خانکا
سر بہی کہین نہ پایا پہر سرفراز خانکا

سردار میر بخشی بڑہ کر ہوا تو پہر کیا

ہاتھی پہ چڑھکے نکلے یا خاصہ گہوڑے اوپر
پیالے صراحی حقہ دوڑی جلیب اندر
یا پالکی سنبہالی یا پالکی کی جہالر
جب آ اجل پکاری صاحب رہا نہ نوکر

آقا ہوا تو پہر کیا نوکر ہوا تو پہر کیا

پا لیکے اک قلمدان اور رکھہ قلم کو سر پر
جب عمر کی کچہری جہانکی قضا نے آکر
جوڑے حساب لاکھوں چہرے لکھے سراسر
پہر آپ نہ قلمدان کاغذ رہا نہ دفتر

منشی وکیل دیوان مہر ہوا تو پہر کیا

پالے قضا کی خدمت ہو بیٹھی آپ قاضی
اعلام سے قضا کا جب آ فنا پکاری
محضر قبالے لکھے قضیہ چکائے شرعی
پہر محکمہ نہ جہگڑا قاضی رہا نہ مفتی

کوڑا لبسید دستگاہ ور زیر ہوا تو پہر کیا

کوتوال بن کے بیٹھا یا صدر ہو مقرر
آیا قضا کا مردہا حسبہ چھڑی اوٹھا کر
فاسق ڈٹے ہزار وانع رکھنے چوتہر
کتوالی اور صدارت سب ہوگئی ہوا پر

دو دن کا خوف خطرہ اُو ڈر ہوا تو پہر کیا

کہتے تھے کیسے ہم ہیں فن اتمیں کلانجھ
ہم شیخ ہم مغل ہیں ہم ہیں پٹھان ہانجی
جس دم قضا پکاری اب وٹھہ چلو میاں جی
پھر شیخ جی نہ سید مرزا رہی نخانجی

ذات و حسب نسب کا جوہر ہوا تو پھر کیا

لیکے زر جہاں میں کرنے لگے تجارت
یا سیٹھ بن سکے بیٹھے خاصی بنا عمارت
کہو ہیں قضا نے بہیاں جب کرکی اک شارت
سب کوٹھی اور دکانیں کروالیں دم میں غارت

مال اور مکان جواہر اور زر ہوا تو پھر کیا

یا ہو سپاہی بانکا ترچھا بڑا کہایا
بلدار باندہ چیرا طرہ کو جگمگایا
کہیتو میں جاکی کو والا کہونکی تہیں بہگایا
جب منہ اجل کا دیکہا پھر کچھ بھی بن نہ آیا

یکتا شجاع بہادر صفدر ہوا تو پھر کیا

گہوڑا اوٹھاکے ڈوبا فوجوں میں ہو دلاور
مارے تپنچے بہالے کہائے کٹار جمدہر
مارا قضا نے بہالا جس دم فنا کا آکر
پھر مردمی شجاعت سب ہو گیی ہوا پر

خود و سلاح چلتہ بکتر ہوا تو پھر کیا

یا خانہ جنگی لڑکر کہایا بدن میں ٹانکا
موچھونکو تاو دیکر سودوت دات ہانکا
جب گہور کر قضا کی بانکی نی اکی جہانکا
ٹیڑہا رہا نہ ترچھا گنڈا رہا نہ بانکا

تیغا سپر قرابین جمدہر ہوا تو پھر کیا

یا ہو حکیم حاذق کرنے لگے طبابت
مردوں کی تئیں جلایا عیسی کی کی کرامت
کہوتے مرض ہزاروں ہوئی ہر اک کی رحمت
جب آئی سر پہ اپنی پھر کچھ چلی نہ حکمت

لقمان یا فلاطون اگر ہوا تو پھر کیا

یا ہو نجومی کامل تاروں کو چہان ڈالا
سورج گہن بچارے چندر گہن نکالا
برج و ستارے باندہے احکام کو سنبہالا
جب وقت اپنا آیا او سوقت کو نہ ٹالا

جوتش نجوم و پنڈت پڑہکر ہوا تو پھر کیا

یا پڑھ کی دو کتابین اور علم کرکے حاصل — یا بہوت جن آتارے مشہور ہوکے عامل
جب دیوکا اجل کے سایہ ہوا مقابل — ملا رہا نہ سیانا عالم رہا نہ فاضل

تعویذ و فال جادو منتر ہوا تو پہر کیا

ماتھے پہ کھینچ ٹیکا یا ہاتھ لیکے مالا — پوتھی بغل مین دابی زنار کو سنبھالا
پوجا کتھا بکھانی کیا کیا سبد نکالا — کچھ بن سکا نہ آیا جب جان لینے والا

بید و پران پڑھ کر مصر ہوا تو پہر کیا

یا زہد بندگی مین سوکھا ہو کوئی عابد — بیٹھا مصلون اوپر ہو مسجد و نین ساجد
حاضر ہوا قضا کا جب آن کر مجاہد — پہر بوریا نہ بدہنا عابد رہا نہ زاہد

روزہ نماز چلہ اکٹھا ہوا تو پہر کیا

یا پی کی می کسی نی کی عیش کا سیا بی — لوٹا نشہ مین ہر جا کر دل سی بیجا نیے
جسدم قضا نی سے اپنے بہکائی اک گلابی — پہر می رہی نہ مینا نہ مست نہ شرابی

یکدم لبو نیہ می کا ساغر ہوا تو پہر کیا

حسن و جمال پاکر یا خوبرو کہایا — یا عشق مین کسی نی جی جان کو گھٹایا
اگر پڑا سرون پر جسدم اجل کا سایا — دونون مین پہر کسیکو ڈہونڈا کہین نپایا

عاشق ہوا تو پہر کیا دلبر ہوا تو پہر کیا

یا ہوکے پیر زاویے کرنے لگے فقیری — کرکر مرید کتنے کی آنکی دستگیری
جب پیر مین ہا کی کفنی آگر اجل نی چیری — سب اوڑ گئی ہوا پر دم مین مریدی پیری

مرشد فقیر ہادی رہبر ہوا تو پہر کیا

یا سر منڈا کی بیٹھے آزاد ہو نو سیلے — یا خود منڈے کہا کر سو روپ رنگ کھیلے
میلے کیے ہزارون ہوکے فقیر چیلے — جب آ فنا پکاری جا سو رہے اکیلے

تکیہ ہوا تو پہر کیا بستر ہوا تو پہر کیا

جوگی اتیت جنگم یا سیوڑا کہایا ۔ یا کھول کر جٹا کو یا گھونٹ سر منڈایا
ترسول سے قضا کا جب وقت سر پر آیا ۔ نہ بالکے کو تھانبا نہ آپ کو بچایا
نانک کبیر جیسی پھر تھر ہوا تو پھر کیا

یا نیک بن کے بیٹھے اچھی لگی کہانی ۔ یا ہو کے بد ہر اک کے دل کو لگے ستانے
اگر بجے اجل کے جب سر پہ شادیانے ۔ تھے نیک و بد جہاں تک سب لگ گئے ٹھکانے
بہتر ہوا تو پھر کیا بدتر ہوا تو پھر کیا

کیا ہندو اور مسلمان کیا رند و گبر کافر ۔ نقاش کیا مصور کیا خوشنویس شاعر
سب جتنے نظیر یاں ہیں اک دم کے ہیں مسافر ۔ رہنا نہیں کسیکو چلنا ہی سب کو آخر
دو چار دن کی خاطر یاں گھر ہوا تو پھر کیا

ولہ

رہی ہیں ہاتھ پاؤں اس شوخ کی شام و سحر موتی ۔ جبین پہ موتی اور سر میں موتی مانگ پر موتی
ادھر جگنو ادھر کچھ بالیوں میں جلوہ گر موتی ۔ بھری ہیں اوس کے ہیں ہاتھ پاؤں سر موتی
گلے میں کانوں میں نتھ میں جدھر دیکھو ادھر موتی

کوئی اوس چاند سی ماتھے کی ٹکی میں جھلکتا ہی ۔ کوئی بُندو سی ملکر کان کی لو میں ملتا ہی
لپٹ کر دُگدگی میں کوئی سینہ پر مچلتا ہی ۔ کوئی جھمکو میں جھولی ہی کوئی بالی میں ہلتا ہی
یہ کچھ لذت ہی جب اپنا چھداتی ہیں جگر موتی

کبھی وہ ناز میں ہنسکر جو کچھ باتیں بناتی ہی ۔ تو اک اک بات میں موتی کو پانی میں بہاتی ہی
ادا و ناز میں چنچل عجب عالم دکھاتی ہی ۔ وہ سمرن موتیوں کی انگلیوں میں جب پھراتی ہی
تو صدقے اوسکی ہوتی ہیں پرے ہر پور پر موتی

غلط ہی وہ میں لب نگمین کو جو برگ گل سی کیا نسبت ۔ کہ جن کی ہی عقیق اور ہنی اور یاقوت کو حسرت

اوداہٹ کچہہ مسی کی اور کچہہ پان کی نکہت　　وہ ہنستی ہی تو کہتی ہی جو ہے خانۂ قدرت
ادہر لعل اور ادہر نیلم ادہر مرجان ادہر موتی

کبہی جو بال اپنی مین وہ موتی پروتی ہی　　نزاکت سی عرق کی بوند ہی گہبرا کی وہ ہوتی ہی
بدن بہی موتی سر تا پا تو نسبی ہینی ہی تحری ہی　　سراپا موتیونکا ہے تو اک گچہا وہ ہوتی ہی
کہ کچہہ وہ خشک موتی کچہہ پسینی کی وہ تر موتی

گلی مین اوسکی جسدم موتیونکی ہار ہوتی ہین　　چمن کی گل سب اوسکی وصف مین موتی پروتی ہین
نہ تنہا رشک سی قطرات شبنم دل مین روتی ہین　　فلک پر دیکہکر تاری بہی اپنا ہوش کہوتی ہین
پہن کر جس گہڑی بیٹہی ہی وہ رشک قمر موتی

وہ زیور موتیونکا واہ اور کچہہ تن وہ موتی سا　　سہرا اوسپر موتیا کے ہار بازوبند اور گجرا
سراپا زیب و زینت مین وہ عالم دیکہکر اوسکا　　جو کہتا ہون اری ظالم ٹک اپنا نام تو بتلا
تو ہنسکر مجہہ سی یون کہتی ہی وہ جادو نظر موتی

کڑی پازیب توڑے گہنگہرو آپس مین لڑتی ہین　　تو ہر جہنکار مین کس کسطرح باہم جہگڑتی ہین
کسی لسی اکڑتی ہین کسیکی جی پہ لڑتی ہین　　کڑی سونیکی کیا موتی ہی اوسکی پاؤن پڑتی ہین
اگر باور نہین دیکہو مین اوسکی کفش پہ موتی

خفا ہو اندنون کچہہ روٹہہ بیٹہی ہی جو ہمسی وہ　　تو اوسکی غم مین جو ہمپر گزرتا ہی سو مت پوچہو
چلی آتی ہین آنسو دل پڑا ہی ہجر مین غش ہو　　وہ دریا موتیونکا ہمسی روٹہا ہو تو پہر یارو
بہلا کیونکر نہ برساوی ہماری چشم تر موتی

شفق مین اتفاقاً جیسی سورج ڈوبکر نکلی　　دیا ابر گلابی مین کہین بجلی چمک جاوی
بیان ہو کسطرح جیسی آہ اس عالم کو کیا کہیی　　تبسم کی جہلک مین یون جہمک جاتی ہین اوسکی
کسی کی ٹیک سبک جس طور جاتی ہین بکہر موتی

ہمین کیونکر نہ زیبا اوسی کی موتیونکی سہون لہنی　　جڑا او موتیون کی اس غزل پر وار سے گہنی

سخن کی کچھ جو اوسکی دل مین ہی الفت لگی رہنی
نظیر اس ریختہ کو سن وہ ہنسکر یون لگی کہنے
اگر ہوتی تو مین دیتی تجھی اک تہال بہر موتی

ولہ

ہمیشہ چاہت کے وہ مین ہی جسکو دل اسکا ہی مہ نرخو ہالا
لگائی گہتا ہی اکی چیتک جو حسن اسنے ہی دیکھا بہالا
دیا دل اپنا اسیکو ہنسکر جہان مین پری نی یون کہالا
سحر جو نکلا مین اپنی گہرسی تو دیکھا اک شوخ حسن والا
جھلک وہ مکھڑ مین اس صنم کی کہ جیسی سورج مین ہو اجالا

ہلو نہایت حسین مین خوشدل نظر پڑا وہ صنم جو مجکو
صفت کی اسکی جمال کی وہ ان گہڑی ہی مین وہ دلمین خوش ہو
جو دیکھی مینی وہ اسکی خوبی مری بانسی جان وہ کب ہو
وہ زلفین اسکی سیاہ پرخم کہ انکی بل و شکن کو یارو
نہ پہونچی سنبل نہ پہونچی ریحان نہ پہونچی ناگن نہ پہونچی کالا

بہار دیکھی جو اوس صنم کی تو وصف اسکا کہون مین کیا کیا
پری بہی دیکھی تو شرمگین ہو وہ حسن و خوبی بہری سراپا
وہ چال چنچل وہ نظرین جادو وہ پیاری صورت وہ خوب نقشا
اداین بانکی عجب طرح کی وہ ترچھی چتون بہی کچھ تماشا
بہوین وہ جیسی کہنچی کمانین پلک سنان کش نگاہ بہالا

عجب روش کا وہ شوخ گلرو کہون مین کیا کیا کچھ اوسکی خوبی
ہو افزا مین اور چاو وہ طرز اوسکی جو مینی دیکھی
کچھ ایسا مخصوص کچھ ایسا دلبر کہون کہان تک صفت مین اوسکی
وہ انکہین مست اور گلابی اوسکی کہ انکو دیکھی تو دیکھتی ہی
می محبت کا اوسکی دل کو ہو گیا ہی گہر انشہ دوبالا

وہ شوخ چنچل کچھ ایسی ہی ہب کا کہ اوسکا مکھڑا جو کوئی دیکھی
پہری دیوانہ سا ہر طرف وہ اوسکی چاہت مین مدہوش ہوکے
لگاوٹین ہین کئی طرح کی فریب و فن بہی کئی نمط کی
لبون پہ سرخی وہ پانکی کچھ کہ لعل بہی منفعل ہو جس سی
وہ آن ہنسنی کی بہی ہر ایسی کہ جسکا عالم ہی کچھ نرالا

وہ طرز دلبر وہ مہر منظر وہ نسترن پر جو ہمنی دیکھا
بجز اہا نا کچھ اور ہرگز نہ حرف میری بانسی نکلا
ہلو مین صحبت تمکو دیکھتی ہی غلام اوسکی ہر اک ادا کا
وہ جامہ زیبی وہ دلفریبی وہ سج دہج اوسکی وہ قد زیبا

کہ دیکھہ جس پر فدا ہون دل ہی وہ جسکو کہتی ہین سرو بالا

خوش اپنی دلمین تھا بہت مین اوس سی رکھتی کچھ بھی
نثار اوسپر ہوا مین کیا کیا جب اوسکے انداز و ناز دیکھی
جو تو خیال اسمین میری باتین کہانتک اتکا بیان ہو مجھسے
نگہ لڑتی ہی اوسکی جسدم چھپک لیا جب تو دلکو میری

ادا ادا نے ادہر دبوچا پلک پلک نی اودہر اچھالا

جب اوس پری کی تہون آنکہ سنگل وان سی میری دلکی ٹھہری
رہا مین بس کہو عمگین کس سی عجب میری اوس وقت جی پر گذری
ہوئی نہایت جو مجھپہ اوسدم وہ مینہی جانو خبر کسی جی
سجہلے لیا دلکو میری یار وتو اوسنی لی اپنی گہر کی

پڑا اثر ٹپتا مین ہو گیا وان زبان مین آہ اور لبون مین نالا

جب اوس صنم کی اوسنی اوسجا دکہایا اپنا وہ مجکو جادو
پھنسا مین زلفون کی جال مین یار یہ تو تہی عقل و خرد کہو
ہوا مین بیکل پر سنگ بسمل جو ہوش تہا سب ہوا وہ یکسو
بہت پہ مینی تو چاہا یہ چہوڑون نام اسکا ولی وہ کلو

نہ مجھسی بولا نہ کی اشارت نہ دی تسلی نہ کچھ سنبھالا

غرض وہ عیار میرے دلکو جو لیکیا چہل کی ان اوسدم
صبا کی قاصد کو مینی بہیجا کہی یہ باتین سکہا کی پیہم
جو پہونچی وہ ان کی یہ کہیو پہلی تو اوس زبان سی بدیہ ہمدم
یہ مریخ من شکر لب من ومی تو بازآ بہ پیش چشم

بیا و سرو تو بیقرارم مثال عشقت شدہ است بالا

گیا ہی جب سی تو وہ منہ دکہا کر نہین شبا جین مجکو تک یک
کہلی ہین آنکہین نرگس کی بہ رنگ ہو ہون تی یہ ہی آئینہ تک
جہکی کہا جاتا ہی اپنی رخ کے کسی طرح سی تو پہیر ٹک ایک
فدا ہو جسکی عشق شرقا و مغرب و فرق تا پہ فلک

کثیر خبرنا مع الہموما ثقیل بحر او کالجبا لا

ہوئی وہ تقصیر مجھسی کیا اب کہ جسکی باعث جدا ہوئی ہی
مرا تو جان و دل ہی پر تجھی صنم پر فدا ہوا ہے
کسی طرح سی تو ہوا آجا نکلتی منہ سی یہی صدا ہے
تسا ڈی ہلنی تو دل ہی چاہ لی ہی وہ کلان اکہدا ہی

سدا ہی ہون وہی اپنی گہر وچ نہین تو اوتہی اساڈی نالا

تجہی ہین تیا ہی ہیان سرا پنا سکہہ ہی دلمین نہ نیند نیان
تراہی لیتا ہون نام ہر دم جبین مین تجکو بسی ہیان
کہین سے آئی تو مجھسی پیاری جو میری دلکو لگی وہ آوی چہنیان
تمہارے آگی اسا لگی ہی نہ دن تمہاری شتکو تر سیتی نینان

دلاری سندر الوٹھی ابرن اٹسیلی موہن الو کہی لالا

تیری جدائی میں اے ستمگر یہ سختی مجھ پر ہی گذرتی
نہ گھر میں دلکو قرار آوے نہ بیابان کہیں لگی جی
نہیں جو آیا تو اسطرح کو یہ بات کیا تیری دل میں ٹھہرے
ابانی من کو جو بیسون تہن سی ابار کا تن لگائی نہ تی

پہر اٹھیں اگر کہر ہو جہانکی پلک کشا راجو شان نے گہالا

وہ تیری صورت ہے جیسی کبھی تو ہر کرم تہین سے ہی حیران
جو کاکل آتی ہی یاد تیری تو دل ہی تا ہو تہبت پریشان
اری سہیلی اری جہیلی رہی دتیلی کبھی تو آیان
اگن برت ہی سیا مین مو ری مین تو کر من ہو الوان

توری جو بنوائی موہا مہنکو نہ جینون تنکو بہوا دکہالا

گیا ہی جب سے تو دلکو لیکر نہیں ہی مجکو قرار یکجا
امید ملنی کی تیری کہکر ادہر وہ ہر موں میں جاتا آتا
ہوا ہی ایسا یہ حال ابتو تری جدائی میں اے دل آرا
جگت سبہا امت برتکہہ ائک کہو امین کرن کیا

دوانی کیسی تمن میں سجن نہ سدہ کی گڑبڑ نہ بدہ کی جہالا

جو دل پہ گذری ہی ہجر میں تجہہ بیان نہیں ہی کچھ اسکا امکان
یہی تمنا ہی جی میں ہر دم کہ تو پہر آوے کوئی گہری یان
جو تجکو دیکھے تو ہو تسلی جو تجہہ بن ہی تو دل ہو حیران
کبھی تو ہمسنگر ستاکے جا نظر کی ہی طرف تک ریحان

بنا کی سیج دیج پہرا کی دامن لگائی ٹہوکر ہلاکے بالا

ولہ

تہا ہجر میں جیسا دل ویران تہ وبالا
ویسا ہی لیا وصل کا ہوتی ہی اوجالا
ہو جاہ کا رتبہ نہ بہلا کیونکہ دوبالا
پہر آن کے منت سے ملا ہمسے وہ لالا

المنۃ للہ تقدس و تعالےٰ

کچھ غم نہیں گر تو نے لہو میرا بہایا
بسمل کی طرح خاک میں اور خون میں لٹایا
ارمان جو کچھ دل کا مری تہا سو بر آیا
کر قتل مجھے تو نے ہمیشہ کو جلایا

ظالم سے تجھے جیتا رکھے اللہ تعالیٰ

اس عالم لیلی کی ہوئی جب سے مجھے چاہ — تن سوکھ کے کانٹا ہوا اور شکل ہر کاہ
اس حال کو پہنچا ہوں غم و دردسی واللہ — دیکھا ہے تو سے مجھے ہر کوئی کہتا ہی یہی آہ

پھر قبر سے اللہ نے مجنونکو نکالا

آنکھوں میں دم آیا ہی مرا نزع سے اب تو — دنیا سے گذرتا ہوں میں حسرت زدہ ہر دو
اکھڑا ہی دم اور نکلے ہی جی اب کوئی دم کو — مر مر نے مجھے کہتا تھا سو مرتا ہوں یارو

اب لاؤ کہاں ہی مرا کوسنے والا

غنچوں کی طرح دل سے لہو اپنے دہن سے — زخموں کے نشان سب وہ نمایاں ہیں بدن سے
حسرت زدہ گھبرا کے ہر اک اپنے کفن سے — تن تختہ گل آخرش اس خاک چمن سے

نکلا مرے قاتل کے شہیدونکا رسالا

مرتا ہوں تڑپتا ہوں پڑا ہجر میں اوس بن — دن عمر کے بھرتا ہوں شب و روز میں گن گن
ملجاوے کہیں تجھسے وہ کافر جو کسی دن — قاصد تو مرا نام تو لیجو نہ و لیکن

کہنا کوئے مرتا ہی ترا چاہنے والا

کوئی فصل بہار آئی ہی دھوم ہوئی ہی چمن میں — فرقت سے کے غم و درد سے طاقت نہیں تن میں
اور غل میں پڑے بلبل و گل سرو و سمن میں — کیا خاک اڑانے کو چلیں آہ چمن میں

نہ یار نہ ساقی نہ صراحی نہ پیالا

مدت میں کہیں ایک تو آنا ہوا اوسکا — اور آتے ہی قسمت نے مری اوسکو رلایا
رہ رہ کے مجھے اب تو یہی حیف ہی آتا — جیسا کہ وہ ہو کے مجھسے خفا روٹھ چلا تھا

اللہ نے کیوں جب ہی سے مجھے مار نہ ڈالا

یہ نور جو برسے ہی پڑا کوچہ و در سے — یا رب یہ تجلی تو نہ ہو شمس و قمر سے
دل اچھلے ہی دیکھا نہیں جاتا ہی نظر سے — شاید وہی بن ٹھن کے چلا ہی کہیں گھر سے

ہی یہ تو اوسی چاند سی صورت کا اجالا

اوس شوخ کے صورتکو ترستی ہین یہ آنکھین
دریا کیطرح رات بدن بہتی ہین آنکھین
فرقت کا جو ازبسکہ ستم سہتی ہین آنکھین
لے لے کے بلائین مجھی یون کہتی ہین آنکھین
صدقے ترے ہر ایک نظر اوسکو دکھالا

ہی اوسکے تو چہرہ پہ عجب رنگ چمکتا
پر رنگ وہ ایسا ہی کہ سمجھا نہین جاتا
نہ سبز نہ سرخ اور نہ سفید اور نہ سنہرا
دل جانتے ہی اس رنگ کو جو رنگ ہی اوسکا
یون کہنے ہی کہو وہ تو نہ گورا ہی نہ کالا

چلکرتے مرے ہوش کو افلاک کے کھویا
تلووں کے تئین خار بیابان نے پرویا
نہ ابر نہ شبنم نے تنک آنکھونکو بھگویا
صحرا مین مرے حال پہ کوئی بھی نہ رویا
گر رویا کسی نے تو مرے پانونکا چھالا

کل تینے جو کی بادہ کشی صبح سی تا شام
اور پیکے چلے ساتھ شکر کے کئی جام
اس ضد کا بھلا کیون نہ اوسی دیجیی الزام
اور ونکو تو گرنے بھی نہ پائی جو لیا تھام
ہم گر بھی پڑے تو بھی نہ ظالم نے سنبھالا

کیا کیا نہ ستم تونے سہے عشق مین جانکاہ
آنکھون مین دم آیا تر اتن غم سے ہوا کاہ
اب حسینی کا ترے کوئی چارہ نہین وﷲ
ہم سمجھے اسی روز کو روتے تھے نظیر آہ
کیون تونے پڑھا عشق و محبت کا رسالا

ولہ

حسد نسے دو مجھکو اوس بت کی لگی پیاری
اور چھپ گئی آنکھون مین چنچل سے کی طرحداری
دل ہنس گیا زلفون مین اوس شوخ کی اکباری
دیوانگی آپہونچی جاتی رہی ہشیاری
کیا کیجے ہوئی اتو یان دلکی گرفتاری

ملتا ہون جو ٹک جاکر تو مجھسے وہ لڑتا ہی
کچھ بات جو کہتا ہون جھنجلا کے جھگڑتا ہی
گر ونکو پکڑے میرے سر کو بھی رگڑتا ہے
جو جو وہ دکھاتا ہی سب سہنا پڑتا ہی

کیا کہیے ہوئی اب تو یہاں دل کی گرفتاری

اک چاہ کے دریا میں دن رات میں بہتا ہوں — غوطہ ہی جو کھاتا ہوں تو کچھ نہیں کہتا ہوں
ہر دم کے ستم اوسکے میں کھینچتا رہتا ہوں — جو ظلم وہ کرتا ہی ناچار میں سہتا ہوں

کیا کہیے ہوئی اب تو یہاں دل کی گرفتاری

صورت جو کبھی اوسکی ٹک دیکھنے جاتا ہوں — تیوری وہ چڑھاتا ہی میں خوف میں آتا ہوں
جھڑکی ہی خفا ہوکر جب حال دکھاتا ہوں — وہ گالیاں دیتا ہی میں سر کو جھکاتا ہوں

کیا کہیے ہوئی اب تو یہاں دل کی گرفتاری

دل دیکے مجھے یارو کچھ درد ہوا اہا — پلکوں نے ستمگر کی اب دلکو میرے اہا
روتا ہوں تو کہتا ہی کیوں تونے مجھے چاہا — جتنا وہ ستاتا ہی کہتا ہوں اہا ہا ہا

کیا کہیے ہوئی اب تو یہاں دل کی گرفتاری

کہتا ہوں تجھے میں تو حیران کراؤں گا — کچلو لگا تیرے دلکو او جسکو جلاؤنگا
کوچہ سے نکالونگا ہر وقت ستاؤں گا — میں اوس سے یہ کہتا ہوں جی سب اپنے اٹھاؤنگا

کیا کہیے ہوئی اب تو یہاں دل کی گرفتاری

تقصیر نہ ہووےگی کچھ خدمت سامی میں — ہوگا وہی آویگا جو رای گرامی میں
اینکی نہیں خاطر ہرگز مری خامی میں — حاضر ہی نظیر ایجان اسوقت غلامی میں

کیا کہیے ہوئی اب تو یہاں دل کی گرفتاری

ولہ

ہی دید فقط منظور جنھیں وہ ہوکر جب بیکل نکلے — آنکھوں ہی اونکی کوچے میں جو لیکر دل چنچل نکلے
کیا کام انہیں جو ہنس بولیں یا شوخ جنھیں اچپل نکلے — ہی مقصد جنکی دیکھنی ہی وہ گھر سے جب اک پل نکلے

ٹک دیکھ لیا دلشاد کیا خوش وقت ہوئے اور چل نکلے

نہ پوچھا اوسنے کون ہو تم نہ اپنی جی کی بات کہی — نہ کرنا کچھ انکار پڑا نہ کہنا ٹھہرا یوہیں سہی

جب چھوڑی خواہش بوسہ کی پھر کاہے کو دشنام سہے
جب ٹک منہ ہو گئی چنچل سی سب چھو ہو تن تا بہر رہے
ٹک دیکھ لیا دلشاد کیا خوشوقت ہوئے اور چل نکلے

بیچین ہوا دل سینہ میں کچھ دیکھنے میں کچھ دیر ہوئی
بازار گلی اور کوچہ میں ہر ساعت پھر اپھیر ہوئی
گھبرا کے نکلے نے لبس ہوا اور شوق کی گھیرا گھیر ہوئی
تھی چاہ نظر بھر دیکھنے کی جس جا کچھ پر بیٹ بھیر ہوئی
ٹک دیکھ لیا دلشاد کیا خوشوقت ہوی اور چل نکلے

نہ خواہش بلیں چھانکی نہ منت زلف کھلانی کے
ہی جی میں چاہ بھری ایسی جو شمع سی ہو پروانی کی
نہ غرض مستی کے ملنے کی نہ محبت پان چبانے کی
جس جا کچھ پر ٹک بھیڑ ہوئی ہی طرز یہی تکجانے کی
ٹک دیکھ لیا دلشاد کیا خوشوقت ہوی اور چل نکلے

بیتابی سے لکھی پیچ رکھی تو چار طرح آیات رکھی
یکطرف ملائے ہونٹوں پر دامن دیکھنے کی دزدات رکھی
نہ کام رکھا مل بیٹھنے سے اور مطلب کی گھات رکھی
جب سامنے آگئے دلبر کے منظور یہی یکبات رکھی
ٹک دیکھ لیا دلشاد کیا خوشوقت ہوی اور چل نکلے

یک آن نہیں کل پڑتی ہی آنکی چھیتک لانے میں
نہ ایما نہ تصریح رہی کچھ دل کا حال جتانے میں
نہ داخل جھڑکی کھانے میں نہ شامل ناز اوٹھانے میں
بس یک غرض ہم رکھتے ہیں یہ اوس تک آنے جانے میں
ٹک دیکھ لیا دلشاد کیا خوشوقت ہوی اور چل نکلے

ہی حسن بھلا دیکھانا بھر اور آن ادا بھی بھائی ہی
جب گھر سی وہ دلبر نکلی دل دیکھنی کا شیدائی ہی
سر پانون سی پائی اس چنچل میں سو زینت اور زیبائی ہی
ہمکو تو نظیر اس الفت میں یہ طرز یہی من آئی ہی
ٹک دیکھ لیا دلشاد کیا خوشوقت ہوی اور چل نکلے

ولہ

ہی دام بچھایا اسکے زلفوں نکے ہر ایک بل میں
سرپانو نسے شوخی ہی دھن چلبلی چنچل میں
جادو ہی نگاہوں میں اور سحر ہی کاجل میں
جینو کی لگاوٹ نے یک آن کے چھل بل میں
پلکوں کی جھپک دکھلا دل چھین لیا ایک پل میں

کرنے سے خبرداری ہرگز نہ ہوا لا ہا — اور اک سے کے سینہ کو عیار سے کے نے راہا
اوس شوخ ستمگر نے غمزے سے جو نہین چاہا — کی یارو یہ کچھہ پھرتی کیا کہئیے اہا ہا ہا

پلکو نکی جھپک دکھلا دل چھل لیا یک پل مین

کیا پیتین سے چلے اوس سے یون ناز بھرا جو ہو — کس طور سرک جاتے ہونا جو کچھہ سو ہو
یہ گھات یہ چنچل پن کب یاد پری کو ہو — اسڈھب کنٹین یارو دیکھو تو آہو ہو ہو

پلکو نکی جھپک دکھلا دل چھل لیا یک پل مین

ہنس ہنس کے لگا جسدم وہ ناز و ادا کرنے — جی اوسکے لگاوٹ سے یکلخطہ لگا ڈرنے
ہر آن سے لگے اوسکے سو مکر سے دم بھرنے — کیا کام کیا یارو اوس شوخ ستمگر سینے

پلکو نکی جھپک دکھلا دل چھل لیا اک پل مین

ڈرتے تھے بہت ہم تو اوس شوخ لڑاکے سے — اور خوف مین تھے اوسکے ڈھب آن و اداکی سے
آیا جو ادھر پھرتا عیار لباکے سے — نظرونکے ملاتے ہی چنچل نے جہپاکے سے

پلکو نکی جھپک دکھلا دل چھل لیا ایک پل مین

کہتے تھے بہت ہم تو ہر آن کی ہشیار سے — خوبان سے نکلتے تھے تو ہونہ گرفتار ہی
آج اوس بت پرفن نے اگر بطرحداری — چل دیکے ہمین لب چھپ کی کچھہ کی یہ فسونکاری

پلکو نکی جھپک دکھلا دل چھل لیا یک پل مین

سمجھے تھے اوسے ہم تو محبوب یہ بھولا ہی — جو مکر ہی اور فن ہی ہرگز نہین آتا ہے
یہ بات نسمجھے تھے جو سحر کا نقشا ہے — کیا کہئیے نظیر اگے یہ زور تماشا ہے

پلکو نکی جھپک دکھلا دل چھل لیا یک پل مین

ولہ

چلا جب گھر سے یک دلبر دلونکو حسن سے چھلنے — عرقکو رخ سے پلکو نکی جھپک پنکھا لگی جھلنے
لکھے تصویر کے سو نقش اور تعویذ ہیکل سے — لگا یا دام زلفونکے شکن نے پیچ نے بل نے

بنایا پان سے نے رنگ اور سنبھالا سحر کاجل سے نے

وہ مکھڑی کی جھلک آئینہ جسکو دیکھہ ہو حیران
وہ کاکل کی کہلت جسپر فدا ہو سنبل و ریحان
مسی کا و پان سے بھی منفعل ہوں لالہ نافرمان
مرا دل دیکھتے ہی اوس صنم کو ہوگیا شادان

نگاہیں دمبدم سو عیش و عشرت سے لگے ملنے

کئی بار اوسکی جانب مین نے جب بھر کر نظر دیکھا
وہ عالم حسن کا اوسکے بہت مجکو پسند آیا
وہ پیاری پیاری آنین اور وہ بھولا بھولا رخ اوسکا
کبھی خوش ہوگی ہو ہو کی کبھی بولا ا ہا ہا ہا

عجب لوٹے مزے اوس وقت نظارہ کی اٹکل سے لینے

ہوئی دل کو مرے اوس آن حاصل کیا ہی خوش وقتی
اوسے بھولا سمجھ کر مین نے دیکھی ہر ادا اوسکی
کبھی رخ پہ کبھی زلفوں کی جانب ٹکٹکی باندہی
نہ بولا منہ سے ہرگز دیکھکر وہ خوشدلی میری

مگر کچھہ کچھہ تبسم سے کے شکر لب سے لگا ملنے

وہ جسدم مسکرایا پھر تو مین خوش ہو کے کھل کھیلا
ہوا دلکو یقین میرے کہ یہ محبوب ہے بھولا
نہ یان کچھہ خوف تیوریکا نہ یان خطرہ ہی جھڑکیکا
مجھے مکر و حیل سے غافل بھولی صورتکا بنا نقشا

کیا یکبار منہ غصہ سے سرخ عیار اچپل سے نے

مرے ہوش اوڑ گئے یارو جب اوسکی شکل یہ دیکھی
وہیں گھبرا گیا اور سٹ پٹایا عقل سب بھولی
کہا دلمین کروں اب کیا سمجھہ تو ہوگئی اولٹی
اب اوس ظالم کے ہاتھوں سے بچاؤں کیونکر اپنا جی

اٹھا کر جب قدم وانسے لگا گھر کی طرف سے چلنے

جب اوس عیار نے دیکھا کہ یہ اب یانسے چل نکلا
کہا ہنسکر ارے پرفن کہاں تو جانے پاویگا
یہ سنکر اور بھی گھبرا گیا مین خوف سے اوسکا
چلا ڈرتا جو آگے کو تو وہ پھر ہنس کے یوں بولا

اوڑا کر مفت نظارے بچا تم اب سے لگے ٹلنے

کہا جب اوسنے یہ پھر تو حواس اپنے مجھے بھولے
ٹھٹھک کر رہگیا اور سچ نہ ہرگز چل سکا آگے
دکھائی عاجزی منت بھی کی اور ہاتھ بھی جوڑے
ادب سے یوں کہا اب تو ہوئی تقصیر یہ مجھسے

لگے قطرے پسینے کے سر مونھ سے وہین ڈہلنے

نہ آیا رحم کچہ اوسکو بہت سے مینے سماجت کی — نگہ نے سامنے آتے ہی سینہ مین سنان جڑدی
کمند زلف پُر خم سے بہی گردن دلکی پہر جکڑی — لگے مونھ سے لگانے تیر اودہر دکہلا کے سو پہرتی

اودہر سے تیغ ابرو کی بہی پہر کیا کیا لگے چلنے

اودہر آن واداے لٹکے کرشمون سے اودہر گہیرا — اودہر پلکون سے نوکون نے چہبویا دلمین نشتر سا
اوہہ انداز نے وہ پیچ کی کیا دیوانہ و شیدا — اودہر آنکھون کے جادو نے بنایا باولا کیا کیا

اودہر کین پہرتیان کیا کیا نگاہون کی بہی چہل بل سے نے

کہے کیا وان کوئی جسنجا یہ صورت آنکر ٹہہرے — بچا ہے دلکو پہر کیونکر کرے کیا اور کسے رو کے
کہون کیا اسگہڑی کچہ بن نہ آیا دوستو مجہ سے — دکہا کر مجکو اپنے وان بر دستی سے یہ نقشے

وہین دل لے لیا جہٹ پٹ **نظیر** اوس شوخ چنچل نے

ولہ

سیلے کا تیرے رکہتے ہین ہم دہیان ادہر دیکہ — بہاتی ہی بہت ہم کو تیری آن ادہر دیکہ
ہم چاہنے والے ہین ترے جان ادہر دیکہ — ہولی ہی صنم ہنس سے تو اک آن ادہر دیکہ

ای رنگ بہرے نو گل خندان ادہر دیکہ

ہم دیکہنے تیرا یہ جمال اسگہڑی ایجان — آئے ہین یہی سوچ کے خیال اسگہڑی ایجان
تو دل مین نرکہہ ہمسے ملال اسگہڑی ایجان — مکھڑے یہ ترے دیکہہ گلال اسگہڑی ایجان

ہولی بہی یہی کہتے ہے ای جان ادہر دیکہ

اب زرد یہ جیرا جو ترے سر پہ سجا ہی — اور اوسپہ یہ طرہ جو زری کا بہی دہرا ہے
نیمہ بہی ترا رنگ سے کیسر کے بہرا ہے — پوشاک پہ تیرے گل صد برگ فدا ہے

نرگس تری آنکہون پہ ہی قربان ادہر دیکہ

ہولی کی طرب ہی جو ہر اک جا پہ نمودار — سنتے ہین کہین راگ کہین می سے ہین سرشار

ہی دلمین ہمین تو ترے نظرونسے سروکار
پچکاری ہمارے تو لگایا نہ لگا یار
ہمکو تو فقط ہی یہی ارمان ادہر دیکھہ

ہی دہوم سے ہولی کے کہین شور کہین غل
دف بجتی ہین سب ہنستے ہین اور دہوم ہے بالکل
ہوتا نہین کچھہ رنگ چھڑکنے مین تامل
ہولی کی خوشی مین تو نکر ہم سے تغافل
ایجان ہمارا بہی کہا مان ادہر دیکھہ

ہی دید کی ہر آن طلب دل کو ہمارے
ہین یان جو کھڑے آنکے اس شوق کے مارے
بس جیتے ہین فقط تیری نگاہونکے سہارے
ہم ایک نگہہ کے ترے مشتاق ہین پیارے
ٹک پیار کے نظرون سے مری جان ادہر دیکھہ

ہر چار طرف ہولی کی دہوم مین ہین اہا ہا
ہر آن جھمکتا ہی عجب عیش کا چرچا
دیکھو جدہر آتا ہے نظر زور تماشا
ہولی کو نظیر اب تو کھڑا دیکھے ہی یان کیا
محبوب یہ آیا ارے نادان ادہر دیکھہ

ولہ

یون دل سے اپنے نکلے ہی اب بار بار آہ
عالم نے کیا ہی عیش کی لوٹی بہار آہ
کرتا ہی جسطرح کہ دل بیقرار آہ
ہمسے تو آج بہی نہ ملا وہ نگار آہ
ہم عید کے بہی دن رہے امیدوار آہ

ہو جی مین اپنے عید کی فرحت سے شادکام
خوبان سے اپنے اپنے لیے سب نے دل کے کام
دل کھول کھول سب سے ملے آپسمین خاص عام
آغوش خلق گلبدنون سے بہرے تمام
خالی رہا پر ایک ہمارا کنار آہ

کتنا ہی جستجو مین پہرے ہم ادہر ادہر
کیا پوچھتے ہو شوق سے ملنے کی اب خبر
لیکن ملا نہ ہمسے وہ عیار فتنہ گر
ملنا تو یکطرف ہے عزیزو کہ بھر نظر
پوشاک کی بہی ہمنے نہ دیکہی بہار آہ

رکھتے تھے ہم امید یہ دلمین کہ عید کو ۔۔۔ کیا شاد ہو ملین گے گلے سے ز ما ہر د
سو تو وہ آج بھی نہ ملا شوخ حیلہ جو ۔۔۔ تھی آس عید کی سو گئی وہ بھی ذ دستو

اب دیکھین کیا کرے دل امیدوار آہ

اس سنگدل کی ہم نے غرض جب سے چاہ کی ۔۔۔ دیکھا نہ اپنے دلکو کبھی اکدم خوشی
کچھ اب ہی اسکے جور تعدی نہیں نئے ۔۔۔ ہر عید مین ہمین تو سدا یاس ہی رہی

کافر کبھی نہ ہمسے ہوا ہمکنار آہ

اقرار ہمسے تہا کئی دن آگے عید سے ۔۔۔ لینے کہ عیدگاہ کو جاوین گے تمکو لے
آخر کو ہمکو چہوڑ گئے ساتہ اور کے ۔۔۔ ہم ہاتہ ملتے رہ گئے اور راہ دیکھتے

کیا کیا غرض سہا ستم انتظار آہ

کیون کر لگین نہ دلمین مرے حسرتون کے تیر ۔۔۔ دن عید کے ہی مجھسے ہوا وہ کنارہ گیر
اس درد کو وہ سمجھے جو ہو عشق کا اسیر ۔۔۔ جس عید مین کہ یار سے ملتا نہو نظیر

اوسکے اوپر تو حیف ہے اور صد ہزار آہ

ولہ

یون تو اکثر اودہر آجاتے ہین شان کئی ۔۔۔ چاک ہو جاتے ہین اُنپر سے گریبان کئی
پر کہون کیا کہ بنا حسن کے سامان کئی ۔۔۔ ویسے آج جو نکلے ہت و پشان کئی

لے گئے صبر کئی دل کئی ایمان کئی

اپنے ہچشم تو یان خون گئے ہین رو رو ۔۔۔ مین بہی لایا ہون پر اس کام کو اب اس حد کو
ایک شمہ تو یہ رونے کا مرے ہی سنلو ۔۔۔ اتنا رویا ہون کہ اب لخت جگر کے پار د

ڈہیر مین چشم سے لے تا سر دامان کئی

آہ جو جو گئے تھے حسرت دیدار مین مر ۔۔۔ سب تڑپتی تہی وہ بیتاب زمین کے اندر
آخرش ہو کے پریشان ہمہ تن چشم و نظر ۔۔۔ اب تو ٹک منہ کو دکہا یار کہ نرگس بنگر

نکلے ہین خاک چمن سے ترے حیران کئے

آوے گر باد صبا اسکے گلی سے تو ملون — سو تمنا سے مین نقش قدم آغوش مین لون
چشم حیرت زدہ کے کفش کے نعلون سے ملون — آنکھ کے داہن سے لگون پاؤن پڑون ساتہ چلون

خاک ہون تو بہی مرے جی مین ہین ارمان کئے

ہان کہتا مرا ای شوخ ہٹیلے چنچل — گو کہ اب قمری و بلبل مین پڑی ہی ہل چل
منہ دکہانے مین غریبونکے بس اتنا نہ مچل — آخر آیا ہی تو گلشن مین بہی ٹک اب تو چل

یان بہی بیٹھے رہین ترے چاک گریبان کئے

ہان کہانا ہی ترا قتل کے عالم کا نشان — او خوبان کیطرحسے اپنے تو ہنسنے کو نہ جان
دیکھہ کہتا ہون ستمگر مری اس عرض کو مان — ہان کہا کہا کے نہ ہنس اسقدر ای دشمن جان

ابہی بہر جا ینگے خونین لب و دندان کئے

جب سے اوس شوخ کی ابرو نے کیا تیغ کو مات — بیگناہونکے سر اوپر ہی نہایت آفات
اب کہون کیا مین بہلا اس ستم و ظلم کی بات — نظر آتے ہین مجہے اوسکی گلی مین ذرات

ٹکڑے ٹکڑے کئی بسمل کئی بیجان کئے

یہ وہ جا کہ ہی کہ اس جا مین تو بن ٹہن کے نہ آ — اور جو آوے تو رقیبونکی تئین ساتہہ نہ لا
آہ جاگین گے تو پہر حشر کرین گے برپا — آن کر گور غریبان مین قیامت نہ مچا

ابہی سوئے ہین ترے بے سر و سامان کئے

جب سے اوس خسرو خوبان نے کیا مجکو اسیر — جی بہی بیٹہا د مرا دل بہی ہی سو عیش پذیر
کیونکر اس خاک نشینی کو سمجہون نہین سریر — بادشہ کو نہ لکہا رقعہ کبہی جسنے نظیر

اوس شہ حسن کے آئے نہ مجہے فرمان کئے

ولہ

نقش یان جس کے میان ہاتہ لگا پیسے کا
گہر بہی پاکیزہ عمارت سے بنا پیسے کا
اوسنے تیار ہر اک ٹہاٹہ کیا پیسے کا
کہانا آرام سے کہا نیکو ملا پیسے کا
کپڑا انکو بہی ملا زیب فزا پیسے کا

جب ہوا پیسے کا اید وستوا گر سنجوگ
کہائے جب مال پوے دودہ دہی موہن بہوگ
عشرتین پاس ہوئین دور ہوئی تنکے روگ
دلکو آنند ہوئی بہاگ گئے روگ اور دہوگ
ایسی عزلی ہی جہان نام ہوا پیسے کا

ساتہہ کی دوست کے یکدن جو مین گلشن مین گیا
پوچہا اوس سے کہ یہ ہی باغ بتاؤ کسکا
واسکے سرو و سمن و لالہ و گل کو دیکہا
اوسنے جب گل کی طرح ہنس دیا اور مجہسے کہا
مہربان مجہسے یہ تم پوچہو ہو کیا پیسے کا

یہ تو کیا اور بڑے ایسے ہین جو باغ و چمن
حوض فوارے ہین جنکو نہین بہی پرو چلون
ہین کہلے کیاریون مین نرگس و نسرین و سمن
جا بجا قمری و بلبل کی صدا شور افگن
وان بہی دیکہا تو فقط گل ہی کہلا پیسے کا

وان کوئی آیا لیے ایک مرصع پنجرا
اوسمین یک بیٹہی ہی مینا کہ ہو بلبل بہی فدا
لالہ دستار دوپٹہ بہی ہرا جون طوطا
مینے پوچہا یہ تمہارا ہی رہا وہ چپکا
نکلی منقار سے مینا کی صدا پیسے کا

وانسے نکلا تو مکان یک نظر آیا ایسا
سیم جہین نکلے جگہہ اوسکے تہا انٹہو لینے لگا
در و دیوار و نسے چمکے تہا پڑا آب طلا
واہ وا کرکے کہا مینے یہ ہوگا کسکا
عقل نے جب مجہے چپکے سے کہا پیسے کا

روٹہا عاشق سے جو معشوق کوئی ہٹ کا بہرا
خوبیان پیسے کی ای یار و کہون مین کیا کیا
اور وہ منت سے کسیطور نہین ہی منتا
دل اگر سنگ سے بہی اوسکا زیادہ تہا کڑا
موم سا ہو گیا جب نام سنا پیسے کا

جگمگی ہوتی ہی ایدوستو پیسے کی نمود — ہر طرح ہوتی ہی خوشوقتی و خوبی بہبود
خوشدلی تازگی اور خرمی کرتی ہی ورود — جو خوشی چاہیے ہوتی ہی وہین آ موجود
دیکھا یارو تو یہ ہی عیش ومزا پیسے کا

پیسے والے نے اگر بیٹھ کے لوگون مین کہا — جیسا چاہون تو مکان ویسا ہی ڈالون بنوا
حرف تکرار کسیکے جو زبان پر آیا — اوسنے بنوا کے دیا جلدی سے ویسا ہی دکہا
اوسکا یہ کام ہی ایدوستو پیسے کا

ناچ اور راگ کی بہی خوب سے تیاری ہے — حسن ہی ناز ہی خوبی طرحداری ہے
ربط ہی پیار ہے اور دوستی ہی یاری ہے — غور سے دیکھا تو سب عیش کی بسیاری ہے
روپ جسوقت ہوا جلوہ نما پیسے کا

دام مین دام کے یارو جو مرا دل ہی اسیر — اسلیے ہوتی ہی یہ میری زبان سے تقریر
جی بہی خوش رہتا ہی اور دل بہی بہت عیش پذیر — جسقدر ہو سکا مین نے کیا تحریر نظیر
وصف آگے مین لکھون تا بکجا پیسے کا

ولہ

برسات کا جہان مین لشکر پہسل پڑا — بادل بہی ہر طرف سے ہوا پر پہسل پڑا
جہڑیونکا زور بہی آگے سراسر پہسل پڑا — چہتا کسیکا شور مچا کر پہسل پڑا
کوٹھا جہکا اٹاری گری در پہسل پڑا

جنکے نئے نئے تہے مکان اور محل سرا — انکی چہتین ٹپکتی ہین چہلنی ہو جا بجا
دیوارین بیٹھتی ہین چہلونکا غل مچا — لاٹھی کو ٹیک کر جو ستون ہی کہڑا تو کیا
چہجا گرا منڈیر کا پتہر پہسل پڑا

جہڑیون نے اسطرح کا دیا آکے جہڑ لگا — سُنیے جدہر ادہر کو دہڑاکے کی ہی صدا
کوئی پکارے ہی مرا دروازہ گر چلا — کوئی کہے ہی ہای کہون کسسے اب مین کیا

تم ور کو چھینکتے ہو گہر سے پھسل پڑا

بلدان جب اگے پختہ مکان تئین ہلائے — کچا مکان پھر اسکے بھلا کیونکہ تاب لائے
ہر جھونپڑے مین شور ہی ہر گھر مین وائے وائے — سکتے ہین یار دوڑیو جلد سے ہائی ہائے
پاکے بہیت سو گئے چھپر پھسل پڑا

آ کر گرا ہی کسبی جو رنڈی کا اب مکان — اور اسکے آشنا کی ہی چھت گرتی ہی جہان
کہتا ہی ٹھٹھے باز ہر اک اسنے آگے وہان — کیا بیٹھے چھت کو روتے ہو تم ایسیان یہان
وان چھت لگن کا آ کے سب گھر پھسل پڑا

یان تک ہر اک مکان کی پھسلنے کی ہی زمین — نکلے جو گھر سے اسکو پھسلنیکا ہے یقین
مفلس غریب پر ہی یہ موقوف کچھ نہین — کیا فیل کا سوار ہی کیا پالکی نشین
آیا جو اس زمین کے اوپر پھسل پڑا

دیکھو جدہر جدہر کو یہی غل پکار ہے — کوئی پھسا ہی اور کوئی کیچڑ مین خوار ہی
پیادہ اٹھا جو مر کے تو پھسلا سوار ہے — گرنے کی دہوم دہام یہ کچھ بیشمار ہی
جو ہاتھی رپٹا اونٹ گرا خر پھسل پڑا

چکنی زمین پہ یان تئین کیچڑ سے بیشمار — کیسا ہی ہوشیار پہ پھسلے ہے ایکبار
نوکر کا بس کچھ اہمین نہ آقا کا اختیار — کوچے گلی مین ہم نے جو دیکھا ہی کتنی بار
آقا جو ڈگمگائے تو نوکر پھسل پڑا

کیچڑ مین کوئی اور کوئی بازار مین گرا — کوئی گلی مین گر کے ہی کیچڑ مین لوٹتا
رستے کے بیچ پانون کسیکا رپٹ گیا — اس سب جگہ کے گرنے سے آیا جو بچ بچا
وہ اپنے گھر کے صحن مین آ کر پھسل پڑا

دلدل جو ہو رہی ہی ہر اک جا پہ سر بسر — مر مر اٹھا ہی مرد تو عورت رہی پھنسی
کیا سخت مشکلات ہی کیا سخت نے کسی — اوسکی بڑی خرابی ہوئی اور بڑی ہنسی

جو اپنے جا ضرورت کے اندر پھسل پڑا

رنڈی جو ناچنے کو چلی کوئی خوش جمال
بھڑوا بھی ساتھ اوسکے چلا ساز کو سنبھال
آیا قدم تلے جو پھسلنے زمین کا ڈھال
رنڈی اودھر کو اودھی سے کر کر گری نڈھال
بھڑوا ادھر کو آہ سے کر کر پھسل پڑا

کیچڑ سے ہر مکان کے تو بچتا بہت پھرا
پر جب دکھائی دی کھلے بالونکی یک گھٹا
بجلی بھی چمکی حسن کی مینھ برسا ناز کا
پھسلن جب ایسی آئی تو پھر کچھ نہ بس چلا
آخر کو وان نظیر سے آگر پھسل پڑا

ولہ

چمن میں انکو جو یکدم قدم وہ سے چلتے ہین
تو پھول آنکھوں سے تلوے انہونکے ملتے ہین
خوشی سے غنچے بھی ہر شاخ پر اوچھلتے ہین
وہ چاندنی مین جو ٹک سیر کو نکلتے ہین
تو مہ کے طشت مین گھی کی چراغ جلتے ہین

سحر کی نور تجلی کے انتخاب کو دیکھ
اور اپنے پھیکے سے چہرے کے آب و تاب کو دیکھ
ہزار رشک سے عشرت کے پیچ و تاب کو دیکھ
چراغ صبح یہ کہتا ہے آفتاب کو دیکھ
یہ بزم تمکو مبارک ہو ہم تو چلتے ہین

جہان تلک ہین یہ بیدرد و خوبرو دلبر
سب اپنے چاہنے والونکا کاٹتے ہین سر
غرض یہ ظلم تو دیکھا کیے ہین ہم اکثر
فدا جو دل سے ہین ان شوخ سبز رنگون پر
یہ کافر انکے بھی چھاتی پہ مونگ دلتے ہین

گلی مین یار کے مین آہ کسطرح جاؤن
نہین ہے اتنی بھی طاقت جو یکقدم کو رکھون
نہ تن مین خون ہی باقی نہ اب رگونمین خون
ہلا ہون خشک مین یا تنک کہ حضرت مجنون
یہ مجھسے کہتے ہین اور اپنے ہاتھ ملتے ہین

ہمارے تم تو ہو ہر رنگ ظاہر و باطن
اٹھائے تمنے بھی غم زور عشق کے گن گن

یہ التجا ہی ہماری کہ خوش ہو آجکل دن　　کوئی تو گھڑی ہوتا ہی یار سے لیکن

میان نظیر صاحب [illegible] تحریر

چہرے پہ سیہ ناگن چھوٹی ہی جو لہرا کر　　کس پیچ سے آئی ہی رخسار پہ بل کھا کر
جس کاکل مشکین مین پھنستے ہین ملک آکر　　اوس زلف کے پھندون نے کہان مجھے لبھا کر
دل بند ہوا یارو دیکھو تو کہان جا کر

جس دن سے ہوا آکر اوس زلف کا زندانی　　اک ہو گئی میری خاطر کے پریشانی
پھر عمر بجاوے گی اب جی سے پشیمانی　　افسوس کہون کس سے مین اپنی یہ نادانی
دل بند ہوا یارو دیکھو تو کہان جا کر

جو وقت لکھی ہووے قسمت مین گرفتاری　　کچھ کام نہین آتی پھر عقل کی ہشیاری
یہ قید مرے اوپر ایسی ہی پڑی بھاری　　رونا مجھے آتا ہے اس بات پہ ہر باری
دل بند ہوا یارو دیکھو تو کہان جا کر

اوس زلف کے ہر مو نے لاکھون کے تئین مارا　　اللہ کی خواہش سے بندے کا نہین چارا
کچھ بن نہین آتا ہی طاقت ہی نہ کچھ یارا　　اب کاہے کو ہوتا ہی اس قید سے چھٹکارا
دل بند ہوا یارو دیکھو تو کہان جا کر

اوس زلف تلک مجکو کا ہیکو رسائی تھی　　قسمت نے مری خاطر زنجیر بنائی تھی
تقدیر مرے آگے جس دم اوسے لائی تھی　　شاید کہ اجل میری بن کر وہی آئی تھی
دل بند ہوا یارو دیکھو تو کہان جا کر

گر چاہ زنخدان مین مین ڈوب کی دکھ پاتا　　یوسف کی طرح اک دن آخر مین نکل آتا
اوس زلف کی زندانی کچھ پیش نہین جاتا　　آخر یہی کہہ کہہ کر پھرتا ہون مین گھبراتا
دل بند ہوا یارو دیکھو تو کہان جا کر

اسکو تو مسے لگے ڈسنے کی شتابی ہے　　اور جس کی وہ ناگن ہے وہ مست شرابی ہی

اس غم سے لہو رو کر یہ چشم گلابی ہے ۔ کیا ظرفہ مصیبت ہی کیا سخت خرابی ہے

دل بند ہوا یارو دیکھو تو کہاں جاکر

ہر چند مری تن کا اس قید مین گلتا ہے ۔ سر پانو سے جکڑا ہون کچھ بس نہین چلتا ہے
جی سینہ مین تڑپے ہی اشک آنکھ سے ڈہلتا ہے ۔ ہر وقت یہی مصرع اب منہ سے نکلتا ہے

دل بند ہوا یارو دیکھو تو کہاں جاکر

اس قید کے سختی مین سنبھلا ہون نہ سنبھلونگا ۔ اس کالی بلا سے مین جو بچ کے کیا لونگا
اس موذی کی چنگل سے چھوٹا ہون نہ چھوٹونگا ۔ آخر کو یہی کہہ کہہ یکروز مین جی دونگا

دل بند ہوا یارو دیکھو تو کہاں جاکر

یہ قید فرنگ ایسی دنیا مین بری شئے ہے ۔ چھوٹا نہ اسیر اسکا اس قید کی وہ رہی ہے
اب چشم کا ساغر ہی اور خون جگر مے ہے ۔ کچھ بن نہین آتا ہی کیا فکر کرون ای ہے

دل بند ہوا یارو دیکھو تو کہاں جاکر

کہنے کو مرے یارو مت دل سے بھلا دیجو ۔ زنجیر کوئی لاکر پانون مین پہنا دیجو
مرجاؤن تو پہر میرا آثار بنا دیجو ۔ مرقد پہ یہی مصرع تم میرے کہدا دیجو

دل بند ہوا یارو دیکھو تو کہاں جاکر

اوس لف کے پھندے مین یون کون اٹکتا ہے ۔ جون چور کسی جاگہہ رستے مین لٹکتا ہے
کانٹے کیطرح دل مین غم آکے کھٹکتا ہے ۔ یہ کہہ کے نظیر اپنا سر غم سے پٹکتا ہے

دل بند ہوا یارو دیکھو تو کہاں جاکر

ولہ

آہ یہ کس شعلہ رو سے طبع اب مانوس ہے ۔ جو سپند آسا جگر اس آگ کا مایوس ہے
اور تب غم کی تپش چہرے اوپر محسوس ہے ۔ کسکی نیرنگی یہ برق شعلہ فانوس ہے

جو شرر دل سے اوٹھا سو جلوہ طاؤس ہی

بزم میں تیرے صنم جب دم بہ چشم تر گئے
مر گئے پہر جی اٹہے ہر بار کیے دکہہ بہر گئے
دیکہہ تیرے عشق مین کیا کیا ہوا ہی گہر گئے
صبر اور تسکین بہانے کوچ کب کی کر گئے
اب وداع ننگ ہی اور رخصت ناموس ہے

ہمنشین احوال اپنا کوئی کیا تجہسے کہے
آدمیت سے گئے سودا ہوا رسوا ہوئے
خود بخود بیخود یہ دل مین اب خیال اوٹہنے لگے
کل ہوس اسطرح سے ترغیب دیتی تہی مجہے
کیا ہی ملک روم ہی اور سر مین روس ہی

جانیے جب ان تو کس راحت سے کیجے زندگی
مثل گل کے نزہت و فرحت سے کیجے زندگی
سب طرح سے خرمی حشمت سے کیجے زندگی
گر میسر ہو تو کس عشرت سے کیجے زندگی
اسطرف آواز دہل اودہر صدائے کوس ہی

یہ خیال خام اپنے دل مین بندہتے تہے پڑے
کہل رہے ہی عیش و عشرت کے طبیعت پر دریے
جب زبان دل سے باہم یہ سخن ہونے لگے
سنتے ہی عبرت پکاری ایک تماشا مین تجہے
چل دکہاؤن تو جو حرص و آز کا محبوس ہے

لیجئے جا ہمسے چلیگی یہ گلستان کی طرف
یا کنار آب یا خرم بیابان کی طرف
نہ صحرا لے گئی نہ باغ و بستان کی طرف
لے گئی یکبارگی گور غریبان کیطرف
جس جگہہ جان تمنا سو طرح مایوس ہے

مین جو وان آیا تو اُسجا ڈہیر دیکہے خاک کی
کوئی لی سایہ کہین سایہ کسی پر کیا کو سے
اتنے مین عبرت پکڑ کر ہاتہہ میرے خوف سے
مرقدین دو تین دکہلا کر لگی کہنے مجہے
یہ سکندر ہی یہ دارا ہی یہ کیکاؤس ہی

یہ وہ ہی جسکو کہ ہفت اقلیم دیتے تہے خراج
یہ وہی جسکو کہ ہفت افلاک سے اترا تہا تاج
یہ وہی جسکا فرشتہ سے نکلتا تہا مزاج
پوچہہ تو انسے کہ مال و حشمت دنیا سے آج
کچہہ بہی انکے پاس غیر از حسرت و افسوس ہی

کرو یا ہی عشق کے غم نے تو بیطاقت تجھے
اس مرض کی بسطرح پلٹی ہے اب آفت تجھے
بس یہ کہتا ہی نظیر اب نکتۂ حکمت تجھے
گر نہ بخشی شافع محشر شفا قدرت سے تجھے
اوسکی قدرت دیکھکر حیران جالینوس ہے

ولہ

ہے اب تو کچھ سخن کا مرے اختیار بند
رہتی ہی طبع سوچ مین لیل و نہار بند
دریا سخن کے فکر کا ہی موجدار بند
ہو کسطرح نہ منہ مین زبان بار بار بند
جب آگرے کی خلق کا ہو روزگار بند

بے روزگاری نے یہ دکھائی ہے مفلسی
کوٹھے کی چھت نہین ہی یہ چھائی ہے مفلسی
دیوار و در کے بیچ سمائی ہے مفلسی
ہر گھر مین اسطرح سی بھر آئی ہے مفلسی
پانی کا ٹوٹ جاوے ہی جون ایکبار بند

کڑیان جو سال کی تھین بکی دو تو اگلے سال
لاچار قرض و دام سے چھپر لیے ہین ڈال
بہوسا او رٹھٹہیرے اُسکے ہین جو بن کی کھری ہال
اس نے بکھیر بہوس سے ہی یا اون چھپرونکو حال
گویا کہ اونکے بہول سے گئے ہین چار بند

دنیا مین اب قدیم سے ہے زر کا بند و بست
اور سنے زمین گھر کا نہ باہر کا بند و بست
آقا کا انتظام نہ نوکر کا بند و بست
مفلس جو مفلسی مین کرے گھر کا بند و بست
مکڑی کے تار کا ہی وہ ناستوار بند

کپڑا نہ گٹھری بیچ نہ تھیلی مین زر رہا
خطرہ نہ چور کا نہ اُچکے کا ڈر رہا
سب بیچنے کو بیچ کوا ڑ کا پہوٹا کھنڈر رہا
کہنکار جاگنے کا نہ مطلق اثر رہا
آتے ستے ہی جو ہو گئے چوکیدار بند

اب آگرے مین جتنے ہین سب لوگ ہین تباہ
آتا نظر کسیکا نہین ایک دم نباہ

ناگو عزیز و ایسے بچے ہے وقت سے پناہ　　وہ لوگ ایک کوڑی کے محتاج اب ہین آہ

کسب و ہنر کے یاد ہین جنکو ہزار بند

صراف بنیے جوہری اور سیٹھ ساہوکار　　دیتے تھے سبکو نقد سو کہاتے ہین اب ادہار

بازار مین اوڑتے ہی پڑی خاک بیشمار　　بیٹھے ہین یون دکانون مین اپنے دوکاندار

جیسے کہ چور بیٹھے ہون قیدی قطار بند

سوداگرون کو سود نہ بیوپاریکو فلاح　　بزاز کو ہی نفع نہ پنساری کو فلاح

دلال کو ہی یافت نہ بازاری کو فلاح　　دکہیا کو فایدہ نہ پسنہاری کو فلاح

یہان تک ہوا ہے آنکے لوگونکا کار بند

مارے ہین ہاتھ ہاتھ پہ سب یان کے دستکار　　اور جتنے پیشہ دار ہین روتے ہین زار زار

کوٹے ہے تن لہار تو پیٹے ہی سر سنار　　کچہہ ایک دو کے کام کا رونا نہین ہی یار

چہتیس پیشہ والون کا ہی کاروبار بند

زرکے بھی جتنے کام تھے وہ سب وبک گئے　　اور ریشمی قوام بہی یک سر چٹک گئے

زردار اٹھہ گئے تو بٹیئے سرک گئے　　چلنے سے کام تار کشون کے بھی تھک گئے

کیا بال ستلی کہینچین جو ہو جاوی تار بند

بیٹھے بساطی راہ مین تنکے سے چنتے ہین　　جلتے ہین نان بائی تو بھڑ بہوبجے بھنتے ہین

بنیے بہی ہاتہ ملتے ہین اور سر کو دھنتے ہین　　روتے ہین وہ جو مشروع ودارائی بنتے ہین

اور وہ تو مر گئے جو بنین تھے ازار بند

کر گاغذی سے کیے حال کے کاغذ کو دیکھیے　　مطلق اوسے خبر نہین کاغذ کے بہاؤ سے

ردی قلم دوکان مین نہ گٹے ہین ٹاٹ کے　　یانتک کہ اپنی چٹہے کے لکھنے کیو اسطے

کاغذ کا مانگتا ہی ہر اک سے اودہار بند

لوٹین ہین گرد پیش جو قزاق راہ مار　　بیوپاری آتے جاتے نہین ڈر سے زینہار

کوتوال رو دین خلک اوڑاتے ہین چوکیدار — ملاحونکا ہی کام نہین چلتا میرے یار

آوین ہین گہاٹ گہاٹ کے سب بیوپار بند

ہردم کمان گر ونکے اوپر پیچ و تاب ہین — صحاف اپنے حال مین غم کی کتاب ہین

مرتے ہین بیا ساز مصور کباب ہین — نقاش اون سبہو سے زیادہ خراب ہین

رنگ و قلم کے ہوگئے نقش و نگار بند

بیچین سے تہے جو گوندہ کے پہولونکے بدہی ہار — مرجہا رہی ہی دل کی کلی جی ہی داغ دار

جب آدہی رات تک نہ بکے جنس آب دار — لاچار پہر وہ ٹوکری اپنی زمین پہ مار

جاتے ہین کر دوکان کو آخر وہ ہار بند

حجام پر بہی یہان تئین ہی مفلسی کا زور — پیسا کہان جو سان پہ ہوا استرونکا شور

کاٹے ہی سر ہنگوتے ہوے اوسکے پور پور — کیا بات ایک بال کٹے یا ترا شے کور

یہان تک ہی استرے و نہرنی کی دہار بند

ڈہرو و نجاکے وہ جو اوتارے ہین زہر مار — آبہی وہ کہیلتے ہین ہلا سر زمین پہ مار

منتر تو جب چلے کہ جو ہو پیٹ کا آدہار — جب مفلسی کا سانپ ہو اوڈنکے گلے کا ہار

کیا خاک پہر وہ باندہین کہین جا کی مار بند

نٹنے روزگاریون نے دیے ایسے ہوش کہو — روٹی نہ پیٹ مین ہو تو شہوت کہان سے ہو

دیکہے نہ کوئی ناچ نہ رنڈی کی سو نگہے بو — یانتک تو مفلسی ہی کہ کسبی کا رات کو

دو دو مہینون تک نہین کہلتا ازار بند

گر چہ ہے بند نوچی ہی کسبی کی رشک ماہ — کہتی ہی اوس کی نائکا بہر بہر کی سرد آہ

کوئی سوار دہی پیادہ کہے اسکو خواہ مخواہ — یارب تو جلدی کہولدی روزی کی اسکے راہ

مت کام اسکا رکہہ مرے پروردگار بند

وہ باکرہ بہی مانگے ہی دل مین یہی دعا — یارب تو میرے موتکو جلد لیے اب چہدا

کچھ اچھا کھاؤن پہنون جو ہو زیست کا مزا ۔ کنکر یون آنسوؤن کے سی آنکھون مین ڈبڈبا
ہون جسطرح صدف مین گہر آبدار بند

بہ کسبی کہیے کیا ہین جو اس غم سی ہین تباہ ۔ کہتے ہین یون وہ کرکے فلک کی طرف نگاہ
ایسی ہی تاب جو بند رہے گی ہماری راہ ۔ تو گھاس پھوس بیچکے کوئی ٹکے بیچ آہ
ہو جاوینگی کلیر وہ سو اندار بند

کھائیان بھی دیکھ کمائی کی بندیان ۔ کھوتے مین اپنی روزیکو روتی ہین خندیان
کہتے ہین دیکھے آہ جگر کو بلندیان ۔ مرتے ہین یا الٰہی تری گندی بندیان
ہو گئے ہمارے بشنی سکے والے بار بند

لونڈا جو لونڈے باز کے شب کے وقت آئی ۔ غالب ہی یہ کہ دیکھ وہ لونڈے کو بھاگ جائے
چھاتی پہ ہاتھ پھیرے نہ بوسہ کو منہ جھکائے ۔ دم مارنے کی بات نہین کیا کہون مین ہائے
اغلام کا بھی کام ہوا نابکار بند

لذت ہی جنکو حسن کے نقش و نگار سے ۔ محبوب ہین جو غنچہ دہن گلعذار سے
آوین اگر وہ لاکھ طرح کی بہار سے ۔ کوئی نہ دیکھے اونکو نظر بھر کے پیار سے
ایسے دلونکے ہو گئے آئین کار بند

پھرتے ہین نوکریکو جو بن کر رسالدار ۔ گھوڑے کیے ہی لگام نہ اونٹونکے ہے مہار
کپڑا نہ لتا پال نہ پرتل نہ بوجھ بھار ۔ یون ہر مکان مین سے اگے اوترتے ہین سوگوار
جنگل مین جیسے رہتے ہین لاکر ازار بند

کوئی پکارتا ہی پڑا بھیج اسے خدا ۔ اب تو ہمارا کام تھکا بھیج اسے خدا
کوئی کہے ہی ہاتھ اوٹھا بھیج ای خدا ۔ لے جان اب ہماری تو یا بھیج اے خدا
کیون روزی تو نہین کی مری پروردگار بند

محنت سے ہاتھ پاؤن کی کوڑی نہ ہاتھ آئی ۔ بیکار کب تلک کوئی قرض و ادھار کھائے

دیکھوں جسے وہ کرتا ہی رو رو کے ہای ہای ۔ آتا ہی ایسے حال پہ رونا ہمیں تو ہاے
دشمن کا بھی خدا نکرے کاروبار بند

آمد نہ خادموں کی تئیں مقبروں کی بیچ ۔ بہمن بھی سر پٹکتے ہیں سب مندرونکے بیچ
عالم ہیں علم والے بھی سب مدرسونکے بیچ ۔ حیران ہیں پیرزادے بھی اپنے گھرونکے بیچ
نذر و نیاز ہو گئے سب ایک بار بند

اس شہر کے فقیر بھکاری جو ہیں تباہ ۔ جس گھر پہ جا سوال وہ کرتے ہیں خواہ مخواہ
سوکھے ہیں کچھ نہ بھیجیو بابا خدا کی راہ ۔ واں سے صدا یہ آتی ہے پھر مانگو جب تو آہ
کرتے ہیں ہونٹھ اپنے وہ ہوشیار بند

کیا چھوٹے کام والے وکیا پیشہ و نجیب ۔ روزی کے آج ہاتھ سے عاجز ہیں سب غریب
ہوتی ہی بیٹھے بیٹھے جب آ شام عنقریب ۔ اوٹھتے ہیں سب دکان کو کہکر کے یا نصیب
قسمت ہماری ہو گئی بے اختیار بند

قسمت سے چار پیسے جنہیں ہاتھ آتے ہیں ۔ البتہ روکھی سوکھی وہ روٹی پکاتے ہیں
جو خالی آتے ہیں وہ قرض لینے جاتے ہیں ۔ یوں بھی نپایا کچھ تو فقط غم ہی کھاتے ہیں
سوتے ہیں کر کواڑ کو ایک آہ مار بند

دیکھے ہیں ہند اپنے جو وہ کاروبار کو ۔ سودا سا ہو گیا ہے ہر اک دل فگار کو
یاں تک تو ہجو اسی سے ہے ہر بیقرار کو ۔ جو موتتے ہیں بھول گئے دھوتی ازار کو
کھولے ہی انگرکھے کی کھڑا بار بار بند

کیونکر بھلا نہ مانگیے اسوقت سے پناہ ۔ محتاج ہو جو پھرنے لگی دربدر سپاہ
یہاں تک امیرزادے سپاہی ہوئے تباہ ۔ جنکے جلو میں چلتے تھے ہاتھی گھوڑے آہ
دوڑتے ہیں اور کی پکڑے شکار بند

ہیں جن سپاہیوں کنے بندوق اور سنان ۔ گر گئے کا انکے نام نہ چلے کا بھی نشان

نبٹے کے ہند تار تو پتیل کے ہین کمان — لاچار اپنے روزیکا باعث سمجھ گئے ہان

رسی کے انمین باندہین ہین پیادے سوار بند

جو گھوڑا اپنا بیچ کے پینکو گرو رکھین — یا تیغ او سپر کو لیے چوک مین پھرین

ٹکا جو کبہا آوے تو کیا خاک دیکھ لین — جب پیش قبض بک گئے پڑی رولی پیٹ مین

پھر اسکا کون مول لیے وہ کچھی دار بند

جتنے سپاہی یہان تھے نجانے کدہر گئے — دکھن کے تئین نکل گئے یا پیشتر سے گئے

ہتیار بیچ بیچ کے گدا گہر بگہر گئے — جب گھوڑے نہالے والے بھی یون مر گئے

پھر کون پوچھے اونکو جواب ہین کنار بند

ایسا سپاہ مرد کا دشمن زمانہ ہے — روٹی سوار کو ہے نہ گھوڑے کو دانا ہی

تنخواہ نہ طلب ہی نہ پینا نہ کھانا ہے — پیادے دوال بند کا پھر کیا ٹھکانا ہے

دردر خراب پھرنے لگے جب نقار بند

جتنے ہین آج آگرہ مین کارخانجات — سب پر پڑی ہی آکے روزیکی مشکلات

کس کس کے دکھ کو روئیے اور کسکی کہیی بات — روزی کے اب درخت کا ہلتا نہین ہی پات

ایسی ہوا کچھ آکے ہوئی ایک بار بند

ہی کونسا وہ دل جسے فرسودگی نہین — وہ گہر نہین کہ روزی کی نابودگی نہین

ہرگز کسی کے حال مین بہبودگی نہین — اب آگرے کے نام کو آسودگی نہین

کوڑی کے آگے ایسی ہوئی رہگذار بند

ہین باغ جتنے یان کے سو ایسے پڑے ہین خوار — کانٹے کا اونمین نام نہین پہل ورکشار

سوکھے ہوئے کھڑے ہین درختان میوہ دار — کیاری مین خاک دہول روش پر پڑی غبار

ایسی خزاں انکے ہاتہون ہوئی ہی بہار بند

دیکھے کوئی چمن تو پڑا ہی اوجاڑ سا — غنچہ نہ پہل نہ پہول نہ سبزا ہرا بہرا

آواز قمریوں کی نہ بلبل کی ہی صدا ۔۔۔ نہ حوض میں ہی آب نہ پانی ہی نہر کا
چادر پڑی ہی خشک تو ہی آبشار بند

سنے دا سنی سی آگرا ایسا ہوا تباہ ۔۔۔ پہوٹی حویلیاں ہیں تو ٹوٹی شہر پناہ
ہوتا ہی باغبان سے ہر اک باغ کا نباہ ۔۔۔ وہ باغ کسطرح نہ لٹے اور نہ اجڑے آہ
جسکا نہ باغبان ہو نہ مالک نہ خار بند

کیوں یارو اس مکان میں یہ کیسی چلے ہوا ۔۔۔ جو مفلسی سے ہوش کسیکا نہیں بجا
جو ہی سو اس ہوا میں دوانہ سا ہو رہا ۔۔۔ سودا ہوا مزاج زمانہ کو یا خدا
تو ہی حکیم کہو سکے اب اسکے چار بند

ہی میری حق سے اب یہ دعا شام اور سحر ۔۔۔ ہو آگرے کی خلق پہ پہر مہر کی نظر
سب کہاویں پیویں یاد رکہیں اپنے اپنے گہر ۔۔۔ اس ٹوٹے شہر پر ہی الٰہی تو فضل کر
کہل جاویں ایک بار تو سب کاروبار بند

عاشق کہو اسیر کہو آگرے کا ہی ۔۔۔ ملا کہو دبیر کہو آگرے کا سے ہے
مفلس کہو فقیر کہو آگرے کا ہی ۔۔۔ شاعر کہو نظیر کہو آگرے کا ہے
اسواسطے یہ اپنے لکہے پانچ چار بند

ولہ

ولا تو سکھنے کو میرے یقین جان میان ۔۔۔ جو بات تجہی کہوں میں اسے تو مان میان
نکہو تو عمر کو غفلت میں ہر زمان میان ۔۔۔ دہن میں پہرتی ہی جبتک تری زبان میان
خدا کا نام لیا کر تو آن آن میان

ملی جہاں میں سمجہے یہ جو زندگانی سے ہے ۔۔۔ یہ چند روزہ ہی ایجان نہ جاودانی سے ہے
عبادت اسکی نہان ولیں جسنے ٹہانی سے ہے ۔۔۔ اوسی کو دو نو جہان بیچ شادمانی سے ہے

وہی تو کر جو رہی تو بھی شادمان میان

جو ہر طرح تو عبادت مین دل لگاوے گا
تو یہان بھی خوش رہیگا وہان بھی خوش تو جاویگا
ہزارون فائدے و لخواہ اس مین پاویگا
اور اپنی عمر جو غفلت مین تو گنواوے گا
تو اس مین ہوگا نہایت ترا زیان میان

نماز پڑھ کے ذرا صنع کے چمن کو دیکھ
بہار باغ عنایات ذوالمنن کو دیکھ
ریاض روح کو اور گلستان تن کو دیکھ
نعیم و راحت و آرام و پیرہن کو دیکھ
کہ ہین خدا کے یہ الطاف بیکران میان

لبون کو زیب دے قرآن کی تلاوت سے
خبر جو ہوے تجھے افضال کی بشارت سے
خوشی ہو دل کو ترے خلد کی طہارت سے
بدن کا حسن بڑہا طاعت و عبادت سے
اسی مین خوبی ہی تیری ہر مکان میان

کیے گناہ جو رنج و عذاب دیکھے گا
بروز حشر بہت پیچ و تاب دیکھے گا
وگر صواب کرے گا صواب دیکھے گا
خوشی سے اپنے تئین کامیاب دیکھے گا
ہمیشہ حسن عمل سے لگا تو رہیان میان

یہ زندگی ہی غنیمت اسے تو مفت نہ کھو
خدا کا شکر بجا لا ہر اک طرح خوش ہو
یہ دنیا مزرع عقبےٰ ہی اس مین نیکی بو
اکہا نظیر نے جو کچھ تو یاد رکھ او سکو
اسی مین تیری سعادت کا ہی نشان میان

ولہ

میان مین کیا کہون احوال کی اپنے پریشانی
لگا ڈہلنے مری آنکھون سے اکدن خون و یانی
یکا یک آپڑی اوسدم مرے دل پر یہ حیرانی
کہ جس کی ہوس ہی یہ جو ہر اک جاتا خوانی
کسی صورت سے اسکو دیکھیے کیسا ہی وہ جانی

چڑھا اس فکر کا دریا پھر اس جوش مین آ کر — گرا اک لہر اسکی سے اڑایا لا ہوا اوپر
قرار و ہوش و عقل و صبر و دانش بہ گئی یکسر — اکیلا رہ گیا عاجز غریب و بیکس و بے پر

لگا رونے کہ اس مشکل کی ہو اب کیسی تہانی

یہ صورت تھی اسی مین دلمین دھن یک اور لا ڈالی — لنگا تھوڑا سا گیروا اور وہین کفنی رنگا ڈالی
بنا مندرے سے گلے مین ڈال سیلی برملا ڈالی — لگا منہ پہ بھبھوت اور شکل جوگی کی بنا ڈالی

ہوا اودہوت جوگی جوگیون مین آپ گو گیانی

پھر اس سامان مین یارو یکایک کچھ جو جوش آیا — بٹاری درد کی تھی سو تو کاندھے پر لیے لٹکا
اوٹھا کر پھاوڑی اور دھیان مین منکا پھرا منکا — لیا سینہ ورا اور ماتھے پہ کھینچا اسقدر قشقا

کہ جسکی نور سے جلنے لگی جبن شمع پیشانی

اوٹھائی چاہ کی جھولی پیالا چشم کا کھپر — بنا کر عشق کا کنٹھا طلب کا سیپر کہہ چکر
منڈاسا گیروا باندھا رکھا ترسول کاندھے پہ — لگا جوگی ہو پھیرنے ڈھونڈتا اس یار کو گھر گھر

دوکان بازار کوچہ ڈھونڈنے کی دلمین پھر ٹہانی

یہ ساوہا جوگ سب نے پھر کہو کیسا ہوا جوگی — کوئی دنیا مین کاہیکو غرض ایسا ہوا جوگی
کہون کیا واہ وا اسوقت مین کیسا ہوا جوگی — محبت مین کسی سے ڈھونڈ کر ایسا ہوا جوگی

کہ میری شکل بھی ہرگز کسی نے پھر نہ پہچانی

لگی تھی دلمین یک آتش دھوان آہون کا اوٹھتا تھا — تماشے کے لیے حلقہ بندھا تھا ساتھ لوگون کا
طلب تھی یار کی اور گرم تھا بازار باتون کا — نہ کچھ سر کی خبر تھی اور نہ تھا کچھ ہوش پاؤن کا

نہ کچھ بھوجن کا اندیشہ نہ کچھ فکر جل پانی

تو پھر اس جوگ کا تھا عجب کچھ آن کر نقشا — جو آیا سامنے میرے تو کہتا اوس سے سنتا جا
کہو پیارے ہمارے یار کو تمنے کہین دیکھا — جو کچھ مطلب کے وہ بولا تو اوس سے اور کچھ پوچھا

وگر وہ نہین لگک کہنے تو پھر دینا اناکانی

کبھی نالا سے کہتا تھا کہ گر جب سے ای نالا
ہوا ہوں جب سے بیکل تو گی تو ہی اوس یار کو بتلا
کبھی گھبرا کے ہنستا تھا کبھی لی سانس روتا تھا
لبوں سے آہ آنکھوں سے بہا پڑتا تھا دریا سا

عجب جنجال میں جگر کے ڈالی ہی پریشانی

کوئی کہتا تھا بابا جی ادہر آؤ ادہر بیٹھو
پڑے پہرتے ہو ایسے رات دن ٹک بیٹھو ستاؤ
جو کچھ درکار ہو میوہ مٹھائی حکم فرماؤ
نہ کہنا اس سے لے آؤ نہ کہنا اوس سے منگاؤ

خبر ہرگز نہتی کچھ اس گھڑی اپنی نہ بیگانی

بڑی دبدہا میں تہا اوس دم کہاں جاؤں کہاں دیکھوں
کسے دیکھوں کسے پوچھوں کدہر جاؤں کہاں ڈھونڈوں
کروں تدبیر کیا جس سے میں اوس دلدار کو پاؤں
نشان ہرگز نہ ملتا تھا پڑا پھرتا تھا جوں مجنوں

عجب دریا ہی حیرت کی ہوئی تہی کی طغیانی

اوسکو ڈہونڈتا پہرتا ہوا مسجد میں جا پہونچا
جو دیکھا وہاں بہی ہی روزے نماز و نکاح ہی یک چرچا
کوئی جبہ میں اٹکا ہی کوئی داڑہی میں ہی الجہا
تسلی کچھ نہ پائی جب تو آخر وہاں سے گھبرایا

چلا روتا ہوا باہر با حوال پریشانی

یہی دل میں کہا کہ مدرسے کو جہانکیے چل کر
بہلا شاید اسی میں ہو نظر آجاوے وہ دلبر
گیا جب وہاں تو دیکھی واہ وا کچھ وہاں سے بہی بدتر
کتابیں کھل رہی ہیں مچ رہی ہی شور و غل یکسر

ہر اک مسئلہ پہ فاضل کر رہی ہیں بحث نفسانی

چلا جب وہاں سے گھبرا کر تو پھر یہ آگئی جی میں
کہ یہ جاگہہ تو دیکھی اب چلو ٹک دیر بہی دیکھیں
گیا جب وہاں تو دیکھا مورت او گہنٹوں کی جہنکاریں
پکارا جب تو رو کر آہ کس پتھر سے سر ماریں

کہیں ملتا نہیں وہ شوخ کافر دشمن جانی

کہا دل میں کہ اب ٹک تیرتہوں کی سیر بہی کیجے
بہلا وہ دلربا شاید اوسی جاگہہ پہ ملجاوے
بہت تیرتہ نہائے او گئے درشن بہی بہتیرے
تسلی کچھ نہ پائی تب تو ہو لاچار پہر وہاں سے

محبت چھوڑ کر بستی کی لی راہ بیابانی

گیا جب دشت صحرا مین تو رویا آہ کیا کرتے ‌ ‌ کہان تک ہجر مین اوس شوخ کی روتے کے دن بہرتے
کدہر کو جب جائیے اور کسکے اوپر آسرا دہرتے ‌ ‌ یہی بہتر ہی اتبو ڈوبیے یا زہر کہا مرتے
بہلا جی جان سے کے جانے مین تہا اپنی جانی

رہا کتنے دنون وو تا بہ پہر وحشت مین نالان ‌ ‌ غریب و بیکس و تنہا مسافر بیوطن حیران
پہاڑون سے بہی سر پٹکا پہرا شہر و بنون ہو گریان ‌ ‌ پہرا بہوکا پیاسا ڈہونڈہتا دلبر کو سرگردان
نکہانے کو ملا دانہ نہ پینے کو ملا پانی

پڑا تہا ریت مین اور دہوپ مین سورج سے جلتا تہا ‌ ‌ لگین تہین دل کی آنکہین یار سے اور جی نکلتا تہا
اوسی کی شکل دیکہنے کے دہیان مین ہر دم نکلتا تہا ‌ ‌ ملے محبوب سے کچہہ ہائی میرا بس نہ چلتا تہا
پڑے بہتے تہے آنسو لالہ گون لعل بدخشانی

جب اس احوال کو پہنچا تو وہ محبوب بے پروا ‌ ‌ وہین سو بیقراری سے سر بالین پہ آپہنچا
اوٹہا کر سر مرا زانو پہ اپنے یہ کہکے فرمایا ‌ ‌ کہا لے دیکہہ لے جو دیکہنا ہی اب مجہی اسجا
عیان ہین اس گہڑی کرنے تیری یہ بہید پنہانی

یہ سن کہہ پہلے ہم عاشق کو اپنے آزماتے ہین ‌ ‌ جلاتے ہین ستاتے ہین رولاتے ہین بلاتے ہین
ہر اک احوال مین جب خوب ثابت اوسکو پاتے ہین ‌ ‌ اوسی سے آگے ملتے ہین اوسی کو منہ دکہاتے ہین
اوسے پورا سمجہتے ہین ہم اپنے دہیان کا دہیانی

صدا محبوب کی آئی جو نہین کانون مین ہان میرے ‌ ‌ بدن مین آگیا جی اور وہین دکہہ درد سب بہولے
پہر آنکہین کہول کر دلبر کے منہ پہ ٹک نظر کرکے ‌ ‌ زمین و آسمان چودہ طبق کے کہلگئے پردے
مٹی اک آن مین سب کچہہ خرابی اور پریشانی

ہوئی جب آگہی یکتائی دوئی کا اوٹہگیا پردا ‌ ‌ جو کچہہ وہم و دغا تہے اوڑ گئے یکدم مین بیچارا
نظیر اوسدن سے ہم نے پہر جو دیکہا خوب پرکہا ‌ ‌ وہی دیکہا وہی سمجہا وہی جانا وہی پایا
برابر ہوگئے ہندو مسلمان گبر و نصرانی

ولہ

لگایا تھا دل ہم نے تم سے جو آہ
یہ جانا تھا کچھ تم کرو گے نباہ
سو تم نے نہ دیکھا کبھی بھر نگاہ
زمانے میں کیا یوں نہیں ہوتی ہے چاہ
میاں واہ وا واہ وا واہ واہ

کہا تھا کہ ہم رات آوینگے آہ
رہے ساتھ غیروں کے تا صبح گاہ
ٹک اس سر کو ہم رو گئے دیکھ راہ
بڑے تم بھی جھوٹوں کے ہو بادشاہ
میاں واہ وا واہ وا واہ واہ

ایک پہلے الفت میں دل کو لگا
بلا کر پھر آخر کو غوطہ دیا
اگر تھی تمہارے یہ دل میں دغا
تو کیوں ہم کو ناحق میں رسوا کیا
میاں واہ وا واہ وا واہ واہ

ملے غیر کو آہ اور ہم پھسین
خوشی ہو وین اغیار ہم غم سہین
تمہیں دیکھ کر سات تک تک رہین
غرض تم سے بس اور تو کیا کہین
میاں واہ وا واہ وا واہ واہ

رقیبوں کو ساتھ اپنے لے آئیے
ہنسا کر انہیں ہم کو رلوائیے
یہی جی میں آتا ہے مر جائیے
تمہیں آفرین ہے یونہیں چاہیے
میاں واہ وا واہ وا واہ واہ

ادھر کیطرف دیکھیے میری جان
خدا کو دیا کس نے تھا درمیان
وہ قول اور اقرار اب ہیں کہان
بھری ہیں غرض تم میں سب خوبیان
میاں واہ وا واہ وا واہ واہ

تمہاری دغا کی یہ ہی داستان
کہوں تو نہیں چلتی منہ میں زبان
لکھوں تو قلم سے کہیں آنسو روان
کروں کس طرح میں نظیر اب بیان
میاں واہ وا واہ وا واہ واہ

وله

کہاں وہ کیقبادی کارخانہ — کہاں وہ مئی وہ جام خسروانہ
کہوں کیا اب تجھے اے یار یگانہ — سحرگاہانہ مخمور شبانہ
گرفتم بادہ با چنگ و چغانہ

پڑا جب گوش میں وہ نالۂ نے — تو سوجھی ادہر ہی عالم کی یک شے
ہوئی مستی و مدہوشی جو در پے — نہادم عقل را رہ توشہ از مے
بملک عاقبت کردم روانہ

کیا پہلے ہی ساغر نے یہ دل شاد — کہ سر اپنا رہا مجھ کو نہ یاد
تو مجھ کو کر کے اور اک جام امداد — نگارے مے فروشم عشوہ داد
کہ ایمن گشتم از مکر زمانہ

ہوا جب میں نہایت شاد و خرم — تو رکھکر سر قدم پر اوسکے ہر دم
کہا مینے اوسے اے ساقی جم — بدہ کشتی مے تا خوش سر آیم
درین دریای ناپیدا کرانہ

کیا ہی گر مجھے منزل سے محرم — تو رستے میں نہ چھوڑ اے خضر عالم
کہا جب مینے یہ نکتہ تو اوسدم — ز ساقی و کمان ابرو شنیدم
کہ ای تیر ملامت را نشانہ

یہ رہ باریک ہی اور تو ہی فربہ — کمان اس عزم سے ہرگز نکر زہ
گمان و وہم کی جا کچھ نہیں یہ — برو این دام بر مرغ دگر نہ
کہ عنقا را بلند ست آشیانہ

اگر ہی تجکو اس رہ سے سروکار — تو ہو سب ماسوا سے تارک ای یار
نہ رکھیو بو خودی کی کچھ خبردار — نہ بندی زانمیان طوق کمروار

اگر خود را نہ بینی در میانہ

وہی عاشق وہی معشوق دل جوست | وہی تو اور وہی مغز اور وہی پوست
وہی حامی وہی دشمن وہی دوست | شراب و شاہد و ساقی ہمہ اوست

خیال آب و گل در رہ بہانہ

نظیر اب جو نہ شد ایست حافظ | تن خاکی عجب جا ئیست حافظ
نہ دریا و نہ صحرا ئیست حافظ | وجود ما معما ئیست حافظ

کہ تحقیقش فسونست و فسانہ

ولہ

تہا وصل کا جسطور نشا دل مین دوبالا | ویسا ہی فلک نے یہ خلل ہجر کا ڈالا
کیونکر نہ بہے چشم سے اب اشک کا نالا | پہر ہوکے خفا روٹہہ گیا ہمسے وہ لالا

اے داغ مبارک ہو تجھے منصب والا

قصہ کو مرے سامنے ہرگز نہ بکہانو | اثبات جو کرنا ہی تو اسبات کو چہانو
یہ جہوٹہہ نہین تم اسے مانو کہ نہ مانو | شیرین کے در او پہ یہ عجب شیر بچانو

فرہاد کے لوہو کا جہلکتا ہی یہ نالا

بہر عمر کبہی ہمسے ہوا تہا نہ جدا وو | کل آکے یہین سے لگے گیا ایک شوخ جفا جو
جیتا ہی خدا جانئے وہ یا مر گیا رو رو | کیا جانئے وہ کس حال مین ہووےگا عزیزو

دل آج مرا سلمہ اللہ تعالےٰ

ہی گرچہ لڑکپن مین ابہی شوخ وہ مشہور | ہر دم مین کسیکے نہین آتا ہے بمقدور
کیا کیا مین کرون اوسکے اب عیار کیا زور | بوسہ کی طلب کی تو کہا ناز سے چل دور

اور دل کو کہا لے تو وہین ہنسکے کہالا

دل سب سے اٹہا جان تجھے سینے جو چاہا | جو ظلم و ستم تونے کیا سب وہ اوٹھایا

اب نزع مین ہون تیرے تغافل سے اہا ہا — رگ رگ مین شرر ہجر مین آ رشک مسیحا

مرتا ہون کوئی اب مرے جینے کی ہوا لا

اوس شوخ کو یارو یہ کوئی جا کے سناؤ — یعنے کہ مجھے اس ہجر کی زندانسے چھڑاؤ
کچھ باقی نہین مجھسے تم اب ہاتھ اٹھاؤ — مجھ ضعف کے مارے کو نہ زنجیر پہناؤ

کافی ہی مرے قید کو اک تار کا جالا

کل ہو جو گیا اوس صف مژگان کے مقابل — بسمل سا تڑپتا تھا سر شام سے گھائل
چپ ہونے سے اب مجکو یقین ہو گیا حاصل — شاید کہ سوا رات کو سینہ مین مرا دل

نہ آہ نہ زاری نہ دم سرد نہ نالا

نہ زور ہی مرے پاس جو اوس شوخ کو دیکھون — نہ زور کہ دہمکا کے اوسے پاس بلاؤن
کچھ بن نہین آتا ہی کسی جا کے سناؤن — گر بس ہو مرا تو مین کسی چوڑے سے کہدون

جا آج پلنگ اوسکے تو سوتے کو اٹھا لا

دنیا مین جو کرتا ہی کسیکے کوئی اب چاہ — سب ناز اوٹھاتا ہی وہ اوس شوخ کے دلخواہ
خوبون کے مزاجون سے ابھی تو نہین آگاہ — وہ آپ سے روٹھا نہین منے کا نظیرا

کیا دیکھے ہی چل پاؤن پڑ اور اوسکو منا لا

ولہ

تہانا منہ کو دیکھ جگر گل کا پھٹ گیا — قد کی بھی شان دیکھ کے سر سرو کٹ گیا
قاصد تو بات کہتے ہی بس گھر کو سٹ گیا — جب مین سنا کہ یار کا دل مجھسے ہٹ گیا

سنتے ہی اسکے میرا کلیجہ الٹ گیا

لائے ہو کیون طبیب کو تم میرے پاس آج — یارو کہین بھی عشق کی دارو کا ہی رواج
پوچھو نہ مجھسے ہر گھڑی تم صحت مزاج — مین عشق کا جلا ہون مرا کچھ نہین علاج

وہ پیڑ کیا ہرا ہو جو جڑ سے اکھٹ گیا

اس عاشقی کی ہاتھ سے مر مر کے ہون قریب … قسمت مین عاشقون کی سدا دکھہ ہی یا نصیب
مت پوچھہ حال دلکا مرے آگے ای حبیب … فرہاد تہا تو شیرین کے غم مین موا غریب
لیلی کے غم مین آکے مجنون ہی لٹ گیا

مجھکو تو یار و حسن پرستی کا ہی مزا … خوبانکا دیکھنا ہی مرد کے لگے ہی دوا
مین تو اوسکو دوست سمجھتا ہون واہ وا … اتنا کوئی کہے کہ دیوانے پڑا ہے کیا
جا دیکھہ ابھی اودہر کوئی پریونکا غٹ گیا

اوس شوخ کے نگہہ مین دغا آن مین فسون … کب تک مین اوسکے ہاتھ سے بچتا ہوا پہرون
تو واقعی اوسکے حسن کی کیا کیا بیان کرون … چھینا تہا دلکو چشم نے لیکن مین کیا کرون
اوپری اوپر اوس صف مژگان مین بٹ گیا

وہ شوخ توکرے ہی دغا آنکھون آنکھون مین … لیتا ہی دل نگہہ سے چرا آنکھون آنکھون مین
جادوگری ہی کرتا ہوا آنکھون آنکھون مین … کیا کھیلتا ہی نٹ کی کلا آنکھون آنکھون مین
دل صاف سے لیا ہی جو پوچھا تو نٹ گیا

انگیا کے حسن کی جو نظر آگئے بھڑک … یک آگ دلکی بیچ گئی اوسگھڑی بھڑک
سورج کی اب جھلک کہون بجلی کی یا چمک … آنکھون مین میرے صبح قیامت گئی جھلک
سینہ سے اوس کے پہ جو پردہ الٹ گیا

اکدن کہین وہ سیر کو نکلی تہی مہ جبین … کی عرض اوس سے مینے کہ ای میرے دلنشین
یہ کیا ہوا ہی مجھسے جو تم بولتے نہین … سنکر لگی یہ کہنے وہ عیار نازنین
کیا بولین چل ہمارا تو دل تجھسے ہٹ گیا

مجکو تو اوسکے روٹھنے کا کچھہ نہ تہا دہیان … یہ بات سن مین رہگیا حسرت سے نیم جان
ہاتھون کو جوڑ چشم سے آنسو کو کر روان … جب مینے اوس صنم سے کہا کیا سبب ہی جان

اخلاص سے ہمسے کم ہوا اور پیار گھٹ گیا

ایسا تو اب غضب نکرو یار دلربا — کس بات سے ہوا ہی مزاج آپکا خفا
مین جانتا نہین ہون تمہین مجکو دو بتا — ایسی وہ بہاری مجھسے ہوئی کونسی خطا

جس سے یہ دل اداس ہوا جی اچٹ گیا

مین تو تمہارے پیار سے جیتا ہون ناتوان — دیکھے سے تمکو جانمین آتی ہی میری جان
اسدم جو تم خفا ہو تو مین کیا کرون بیان — آنکھین تمہاری کیا پہرین اسوقت میرجان

سچ پوچھیے تو سب مجھسے زمانہ الٹ گیا

تم پہ تو مین نثار سدا صبح و شام ہون — تم آب زندگی ہو تو مین تشنہ کام ہون
ہردم تمہاری چاہ کا دل سے غلام ہون — عشاق جان نثار و یقین مین تو امام ہون

یہ کہکے مین تو اوسکے گلے سے چمٹ گیا

یہ جو جھیلا اوس سے ہوا آکی یک بیک — بالا سا وہ جگر وہین اوسکا گیا دہڑک
جھڑ جھڑ مین لپٹا اوس سے وہ بولی کہ چل سرک — کتنا ہی اسنے تنکو چھڑایا جھڑک جھڑک

پر مین بہی قینچی باندہ کے ایسا چمٹ گیا

گتھتی سی پہر تو ہونے لگے سا کے یکدگر — بازو چھڑائی اوسنے تو جا پکڑی مین کمر
وہ کہینچے مجکو مین اوسے کہینچون تہا سبر — یہ کشمکش ہوئی کہ گریبان مرا ادہر

ٹکڑے ہوا اور اوسکا دوپٹہ بہی پہٹ گیا

اوسنے بہی میری ضد سے گریبان لیا تہا چیر — سینے بہی اوسکے کرتی کی پہاڑی کئی دہجیر
پہر تو وہ ہنسکے میرے گلے لگ گئی شتاب — آخر اسے بہانہ ملا سیٹرے سے نظیر

کپڑے پھٹے بہت سے گئے سودا تو پٹ گیا

وله

یارب تجھ مین جو یہ حسن ہی زیبائی سے ہے — کیا ہوا تو نے اگر آن و ادا پائی سے ہے

مین تو ملنے کی میان تیرے قسم کہائی ہی	یہ بڑا عیب ہے تجہہ مین کہ تو ہرجائی ہے
تلون پر تلون اب تو یہ ٹھہرائی ہی	
تو نے کیا کیا نہ کیا غمسے مرا حال تباہ	دل لیا ہوش لیا صبر لیا سب ای آہ
لیچکا دل تو نکی میری طرف تو نے نگاہ	اب یہ رکہہ یاد ستمگر کبہی سب تجہسے واللہ
تلون پر تلون اب تو یہ ٹھہرائی ہی	
کون سنتا ہی تری بات تو کہتا ہی کسسے	اب جو تو چاہیے کرے دل تیئن بیچ مین سے
اب تری شکل سے یانتک میان نفرت ہی مجہے	غیر کے پاؤن پڑون جاکے ولیکن تجہ سے
تلون پر تلون اب تو یہ ٹھہرائی ہی	
اب تری ضد سے میان دل کسی مشکل کو دون	جو وہ بہلائے تو بیٹہون اور اٹہاوے تو اٹہون
اوسکی کفشون کے تئین جہاڑکے آنکہو نپہ رکہون	تو جو منت سے بلاوے تو بہی تجہسے کہون
تلون پر تلون اب تو یہ ٹھہرائی ہی	
اور جس یار کہ جس بزم مین پاؤن تجکو	شمع کیطرح سے محفل مین جلاؤن تجکو
اس نئے شوخ کو دکہلاکے جلاؤن تجکو	دیکہہ کر اوسکے تئین اور ستاؤن تجکو
تلون پر تلون اب تو یہ ٹھہرائی ہی	
اور تو جس بزم کو جا بیٹھے وہین آ بیٹھون	تجہسے منہہ پہیرلون اور اس سے ہنسون اور بولون
تو سہی رشک سے دلکو تری پامال کرون	جب اٹہون وہان سے تو ظالم یہی کہتا اوٹہون
تلون پر تلون اب تو یہ ٹھہرائی ہی	
میری نظرون سے تو ای یار یہانتک ہی گرا	کہ تجہے دیکہتے ہی دل ہی مرا رک جاتا
خواب مین تو جو مرے پاس کبہی ہی آتا	تو مری روح وہان تجکو یہی دی ہی ستا
تلون پر تلون اب تو یہ ٹھہرائی ہے	
مجکو باور نہین گر لاکہہ تو قسمین کہائے	تو خفا ہوکے مگر مرنے کا تو خط دکہلاوے

اور جو یہ لوگوں تئیں میرے لیے بھوا دیے — مد تو یا تنگ ہی اگر آپ تو لینے آوئے

تلون پہ تلون اب تو یہ ٹھہرائی ہے

اب تجھی یار کبھی منہ نہ دکھاوے گا نظیر
ہر جگہ ہر کہیں ہر طور ستاوے گا نظیر
کوئی دن تیرے تئیں خوب جلاوے گا نظیر
جو ملیگا تو یہی بات سناویگا نظیر

تلون پہ تلون اب تو یہ ٹھہرائی ہے

ولہ

جب آئی ہولی رنگ بھری سو ناز و ادا سے مٹک مٹک
اور گھونگھٹ کے پٹ کھول دیے وہ روپ دکھایا چمک چمک
کچھ مکھڑا کرتا دمک دمک کچھ ابرن کرتا جھلک جھلک
جب پاؤں رکھا خوش وقتی سے تب پایل باجی جھنک جھنک

کچھ اچھلیں سینیں ناز بھریں کچھ کودیں آہیں تھرک تھرک

یہ روپ دکھا کر ہولی کی جب نین رسیلی ٹک مٹکے
منگوائے تھال گلالوں کے بھر ڈالے رنگوں سے مٹکے
پھر سوانگ بہت تیار ہوئے اور ٹھاٹھ خوشی کے جھرمٹ کے
غل شور ہوئے خوشحالی کے اور ناچنے گانے کے کھٹکے

مردنگیں باجیں تال بجے کچھ کھنک کھنک کچھ دھنک دھنک

پوشاک چھڑکواں سے ہر جا تیاری رنگیں پوشوں کے
اور بھیگی جاگہ رنگوں سے ہر کنج گلی اور کوچوں کے
ہر جاگہ زر کے لباسوں سے ہوی زینت سب آغوشوں کے
سو عیش و طرب کے دھومیں ہیں اور محفل میں مے نوشوں کے

مے نکلی جام گلابی سے کچھ لہک لہک کچھ چھلک چھلک

ہر چار طرف خوش وقتی سے دف باجے رنگ اور رنگ ہوئے
کچھ دھومیں فرحت عشرت کی کچھ عیش خوشی کے رنگ ہوئے
دلشاد ہوئے خوشحالی سے اور عشرت کے سو ڈھنگ ہوئے
یہ جھمکے رنگت ہولی کے جو دیکھنے والے دنگ ہوئے

محبوب پہ یوں ہی نکلی کچھ جھجک جھجک کچھ ٹھٹک ٹھٹک

جب خوباں آئے رنگ بھری کیا کیا ہولی جھمک اوٹھی
کچھ حسن کی جھمکیں ناز بھریں کچھ شوخی ناز و ادا ڈھنگ کی
سب جھانکنے والے گرد کھڑے نظارہ کرتے ہنسی خوشی
محبوب نشہ کی خوبی میں ہر عاشق اور گھڑی گھڑی

ہیں تکتے چہرے سرخی کی کچھ لپک لپک کچھ جھپک جھپک

ہی دہوم خوشی کی ہر جا بجا و کثرت ہی خوش وقتی کی ۔۔۔ ہین چرچے ہو رہے فرحت کے اور عشرت کی ہی دہوم مچی
جو بانکے رنگین چہرون پر ہر آن نگاہین ہین لڑتی ۔۔۔ محبوب بہگو دین عاشق کو اور عاشق ہنسکر انکو بہی
خوش ہوکر اونکو بہگو دین ہین کچھہ اٹک اٹک کچھہ ہمک ہمک

وہ شوخ رنگیلا جب آیا یہان ہولی کی کر تیاری ۔۔۔ پوشاک سنہری زیب بدن اور ہاتھہ چمکتی پچکاری
کی رنگ چھڑکنے سے کیا کیا اس شوخ نے ہر دم عیاری ۔۔۔ ہم نے بہی **نظیر** اس چنچل کو پہر خوب بہگویا ہر باری
پہر کیا کیا رنگ ہی اس دم کچھہ ڈہلک ڈہلک کچھہ جھپک جھپک

ولہ

چمن مین آج نسیم بہار آ پہونچے ۔۔۔ نوید نکہت گل بیشمار آ پہونچے
صدای قمری و صوت ہزار آ پہونچے ۔۔۔ جنون سے فوج کی دل پر پکار آ پہونچے
ہزار شکر کہ فصل بہار آ پہونچے

گئی نسیم کے ہاتھون نکل کے باد سموم ۔۔۔ گھٹائین ابر بہاری کی تل رہی ہین جہوم
تمام صحن چمن مین عجب مچی ہے دہوم ۔۔۔ ادہر گلون کے اوپر بلبلین کرے ہین ہجوم
ادہر سے مست صف گلعذار آ پہونچے

چمن کی سیر کو آئی ہین ملکے مینوشان ۔۔۔ ہوا ہی بادہ کشی کا بہی خوب سا سامان
نکالتے ہین نشے ہی کے دلکا سب ارمان ۔۔۔ ہوئی ہی گرم چمن بیچ مغبچون کی نشان
شراب شیشہ و ساغر کی بار آ پہونچے

کہلے ہین چارون طرف زور تختہ گلزار ۔۔۔ سے چلے ہی سرد صبا اور نسیم عنبر بار
خبر سنے ہی کہ آتا ہے وہ گل میخوار ۔۔۔ گئی مصیبت روز فراق سب یکبار
کہ اب قریب شب وصل یار آ پہونچے

کوئی ہی وصف کرے گل کی تاجداری کا ۔۔۔ کسیکو ذکر ہے بلبل کی بیقراری کا
نہین یہ وقت مری جان انتظاری کا ۔۔۔ نہین یہ وقت مری جان آہ و زاری کا

خوشی ہوا ب کہ حسد نکلا آئے نہیے

ولہ

قمر خجل ہوا خون سے کے تہاتک نہ دیکھہ سکا | سنہری رنگ کی کندن ڈہلک نہ دیکھہ سکا
گہر ہی لب کے سخن کی ڈہلک نہ دیکھہ سکا | ترے جمال کی سورج جہلک نہ دیکھہ سکا
کہلے نقاب سے ہے جب تلک نہ دیکھہ سکا

تری الم مین نہو دخل سو مہورت کو | نہ ہمسری ہو کبہی صاف سی کدورت کو
ملاپ تجہسے کہان آب وگل کی مورت کو | تو وہی نور سراپا کہ تیری صورت کو
بشر تو کیا ہی میرے سبحان ملک نہ دیکھہ سکا

غم فراق مین جلنے سے ہم جو اگتائے | نزان یار کے کوچے مین جا کے کام آئے
تو وان بہی ذرے ہمارے ہوانے اور اڑائے | گلی کی خاک بہی ہو کر نہ ٹہیرنے پائے
ہمین تو آہ فلک یان تلک نہ دیکھہ سکا

ہوا ہون سوکہہ کے کانٹا مین ہجر مین رو رو | نہ بال اور نہ کمر اب مرے مقابل ہو
کمال ضعف کا اپنے کہون مین کیا یارو | یہ ناتوان ہون کہ آیا جو یار ملنے کو
تو صورت اوسکی اٹہا ہی پلک نہ دیکھہ سکا

پڑا ہے آہ مجہے جب سے شوخ سے پالا | نہ جیکو چین ہوا اور نہ دل نے سکہہ پایا
لگے لگاگے نگاہون کا تیر اور بہالا | گہڑی تو دل کو پرو یا گہڑے جگر چہیدا
کبہی خوشی سے مجہے وہ پلک پلک نہ دیکھہ سکا

ابہی تو آہ خمون مین شراب ہی باقے | سبہونکی عیش کی یان ہو رہی ہی بیباسقے
ہماری بار کو ظالم بعین مشتاقے | لگا گہٹانے جوابی می کو دمبدم ساقی
ہماری جام کی شاید جہلک نہ دیکھہ سکا

کبہی ادہر کو جو قاصد ترا گذر ہووے | ویا کہ راہ مین جاتے کہین وہ تجہسے ملے

تو آہ بھر کے یہ کہیو تو اوس پہ پروسے	نظیر	تیرے نہ تھا کبھی جدا پیارے
	پہ کیا کرے کہ ملاپ فلک نہ دیکھہ سکا	

ولہ

گر بادشاہ ہو کر عمل ملکوں پھرا تو کیا ہوا	دو دن کا نرسنگا بجا بھوں بھوں ہوا تو کیا ہوا
عمل شور ملک و مال کا کوسوں ہوا تو کیا ہوا	یا ہو فقیر آزاد کے رنگوں ہوا تو کیا ہوا
گریوں ہوا تو کیا ہوا اور روں ہوا تو کیا ہوا	
دو دن تو یہ چرچا ہوا گھوڑا ملا ہاتی ملا	بیٹھا اگر ہودے اوپر یا پالکی میں جا چڑھا
آگے کو نقارہ نشان پیچھے کو فوجوں کا پرا	دیکھا تو پھر اک آن میں ہاتی نہ گھوڑا نہ گدھا
گریوں ہوا تو کیا ہوا اور روں ہوا تو کیا ہوا	
یا دولت و اقبال ہی پہنا زری اور بادلا	مسند سنہری دی بچھا کمخواب کے تکیے لگا
آخر نہ وہ دولت رہی نہ آپ نہ وہ گھر رہا	مسند کہیں جاتی رہی تکیہ کہیں پھرتا پھرا
گریوں ہوا تو کیا ہوا اور روں ہوا تو کیا ہوا	
یا عشرتوں کے ٹھاٹھہ تھے اور عیش کے اسباب تھے	ساقی صراحی گلبدن جام شراب ناب سے تھے
یا بیکسی کے درد سے بیحال تھی بیتاب سے تھے	آخر جو دیکھا دوستو سب کچھ خیال و خواب تھے
گریوں ہوا تو کیا ہوا اور روں ہوا تو کیا ہوا	
تھا ایکدن وہ دھوم کا نکلے تھا جب اسوار ہو	ہر دم پکارے تھا نقیب آگے بڑہو پیچھے رہو
یا ایکدن دیکھا اونسے تنہا پڑا پھرتا ہی وہ	بس کیا خوشی کیا ناخوشی یکساں ہے سب ایدوستو
گریوں ہوا تو کیا ہوا اور روں ہوا تو کیا ہوا	
جب حشمتوں کی شان میں کرتا تھا کیا کیا شیخیاں	ہر دم تکبر کے سخن ہر آن میں مغروریاں
اور آگئی دولت یہ پھر اسباب کی سختی کہاں	آگر فنا حاضر ہوی سب مٹ گئے نام و نشان
گریوں ہوا تو کیا ہوا اور روں ہوا تو کیا ہوا	

یا نعمتین کہاتا رہا دولت کے دسترخوان پر
یا باندہ جہولی بہیک کی ٹکرون سے اوپر دہر نظر
میوے مٹہائی یا نرے حلوے تر شیر و شکر
یا ہو کر گدا پہرنے لگا ٹکڑے کے خاطر در بدر

گر یون ہوا تو کیا ہوا اور وون ہوا تو کیا ہوا

یا دولتون کا سامنے اک تہا یک دریا بہا
یا ہو کے مفلس پہرتا ہی جو آنے مانگتا
لے کر زمین تا آسمان دولت مین پہرتا تہا پڑا
جب آگئی سر پر اجل یکدم مین سب کچہ مٹ گیا

گر یون ہوا تو کیا ہوا اور وون ہوا تو کیا ہوا

گر ناز و نعمت مین رہا یعنی کہ وہ زردار تہا
جب وقت سے چلنے کا ہوا نہ یہ رہا نہ وہ رہا
یا مفلسی کے ہاتہ سے محتاج ہو در در پہرا
آیا تہا جس احوال سے ویسا ہی آخر چل بسا

گر یون ہوا تو کیا ہوا اور وون ہوا تو کیا ہوا

گر یک مصیبت مین رہا اور دوسرا دلشاد ہی
یا لذتین یا راحتین یا ظلم یا بیداد ہے
وہان عیش و عشرت کے مزے یان نالہ و فریاد ہی
کچہ رہ نہین جاتا میان آخر کو سب برباد ہی

گر یون ہوا تو کیا ہوا اور وون ہوا تو کیا ہوا

جو عشرتین آکر ملین تو وہ بہی کر جانا میان
یا سکہہ مین یا دکہہ مین غرض یانسے گذر جانا میان
جو درد و دکہہ آکر پڑین تو وہ بہی سہہ جانا میان
یان چار روز کی زندگی آخر کو مر جانا میان

گر یون ہوا تو کیا ہوا اور وون ہوا تو کیا ہوا

اب دیکہہ کسکو شاد ہو اور کس پہ آنکہین نم کرے
یا دلکو روتے بیٹہہ کر یا درد دکہہ کو کم کرے
یہ دل بچارا ایک ہی کس کس کا اب ماتم کرے
یا انکا ہی طوفان ہی اب کس کی جوتی غم کرے

گر یون ہوا تو کیا ہوا اور وون ہوا تو کیا ہوا

گر تو **نظیر** اب مرد ہی تو جال مین بہی شاد ہو
آزادگی بہی دیکہہ لے جنجال مین بہی غلو ہو
دستار مین بہی ہو خوشی رومال مین بہی شاد ہو
اسحال مین بہی شاد ہو اوسحال مین بہی شاد ہو

گر یون ہوا تو کیا ہوا اور وون ہوا تو کیا ہوا

ولہ

کہتا ہی سے تجہے کون کہ عاشق کو ستا
مدت سے رہا ہی تو تجہے غمسے رلا سو
اور شمع نمط اسکے کلیجہ کو جلا سو
جاتی ہی بہار عمر کی آنسو ہی مین آ سو
آسو ارے آسو ارے آسو ارے آسو

کر ذبح مرے دلکو جو تو نے کہین پہینکا
کیا تجہسے کہون پیارے مین احوال اب اوسکا
وہ خستہ جگر لوٹتا پہرتا ہے اہا ہا
بسمل سا تڑپتا ہے نہ مرتا ہے نہ جیتا
شاید کہ گئے سے مرے نصیبونسے قضا سو

مجکو تو نہین چین ذرا یا رو اب اوس بن
عیار کی گہات تو نے کبہی رات کبہی دن
کاٹون ہون سدا رات بہی گہریونکو مین گن گن
یون چور ترے اوس پاس مین سوتا ہون ولیکن
کافر نے کبہی آپسے ہرگز نکہا سو

ہی اب تو ترے حسن کی آنکہون مین لگی چاہ
ای درد تو کاسے کو ہمین چہوڑیگا واللہ
اور آن پڑا در پہ ترے عشق کی ہمراہ
یارو دیکہیں کے یا سوینگے یا جا گینگے کر آہ
کیا تجکو پڑی ہی تو مری جان پڑا سو

غیرونکا اوسے خوف تہا اور کچہ سے وسواس
اب یارو بہلا آہ مری ٹوٹی نہ کیون آس
تو بہی وہ صنم میرے لیے جاگا کیا پاس
مین جب کے رقیبونسے گیا جہگڑ ہی اوس پاس
یہ دیکہیں قسمت کہ اوسی وقت گیا سو

گلشن مین کہلے پہول سحر ہونے کو آئی
خورشید کی کرنین بہی لگے دینے دکہائی
تارے بہی چہپے چاندنی صورت بہی چہپائی
ابتک بہی مرے پاس وہ بیوا سکی نہ لائی
شاید کہ کہین آج گئی باد صبا سو

وعدہ تو سر شام سے آنیکا کیا تہا
شاید کسی دشمن نے دیا کچہ اوسے بہکا
اور رات ڈہلی آدہی تو اب بہی نہین آیا
دشمن کی بہی تقصیر نہین سچ ہون مین کہتا

پلرو مری تقدیر و نصیبا ہی گیا سو

یکعمر مین نکلا ہی مری دل کا یہ ارمان — جو آج ہوا ہی تو مرے آنگے مہمان
باتون ہی مین مت رات گذارے مری مرجان — ٹک پیار سے سینہ سے لپٹ کر مری اس آن

یک پہر نہ سو دے تو گھڑی بہر تو بہلا سو

جس تس سے وہ اقرار یوہین کرتا ہی دلخواہ — اور آتا نہین پاس کسی ایک کی گمراہ
اس جھوٹے دغاباز کی کیا دیکھیے اب راہ — زنہار وہ عیار نہ آوے گا نظیر آہ

اب اسکے تو غم مین تو بڑا جاگیو یا سو

وله

خدا جہانکا گر اس صنم کو کبھی مدار المہام کرتا — تو اک نظارے مین وہ ستمگار کام سب کا تمام کرتا
نہ کوئی جیتا نہ کوئی رہتا جو اپنے ضد کا وہ کام کرتا — بتونکی مجلس مین شب کو مہر جو اوڑ ٹک بھی قیام کرتا

کنشت ویران صنم کو بندہ برہمنون کو غلام کرتا

فلک نے اپنے تمام خلقت مین مجکو سمجکو کیا نرالا — نہ مجہا عاشق نہ سمجہا معشوق مین نے عالم کو دیکھ ڈالا
غریب حیران اسیر گریان نہ جسمین طاقت نہ لب مین نالا — خراب خستہ سمجھ کے تو نے پیارے مجھکو عبث نکالا

جو سنے دیتا تو گلرخون مین قسم ہی تیری مین نام کرتا

جہانکی وسعت مین جو کہ پہکتا اندھیرا ہوتا تمام دوران — درخت اکھڑتے ستارے گرتی فلک زمین جو رین فرشتے ترسان
زمین اولٹتی سپہر گرتا پہاڑ اڑتی روئی سے یکسان — کرورون دل جو موے بری مین نکلتی خونین کفن سے لاش

قیامت ہو جاتی جو وہ قامت گلی مین سیتے خرام کرتا

یکایک آگر یہ اضطرابی ملا جو مجہسے وہ ماہ پیکر — کہا کہ خوب ہی لگا ہی جہگڑا کہا رقیبونسے سینے جاکر
ہی اب وہ دشمن ہی انکا خونی کہا یہ مین نے کہ اے ستمگر — نہ اتنے قصے نہ جنگ ہوتی پیارے تیرے ملاپ اوپر

رقیب آپہی سے زہر کہاتی جو وصل کا تو پیام کرتا

ذرہ ہو دنکی نثار تو نسی اگل جو پڑتی مژہ کی خنجر — تڑپتے لاکھون برنگ بسمل خوشی سی ہو کر شہید اکبر

نہ باغ میں تھا نہ باغبان سے بحال ہوتا پہر اسد م اگر   وہ سرو قامت جو مسکرا کر چمن میں جاتا جو مسکرا کر

تڑپتی بلبل سسک کے پھری گلو نہ پہ مینا حرام کرتا

ہماری جانب سے منہ چھپا کر جو بیٹھا مجلس میں آ کر تو   حواس و ہوش و قرار اپنے تو دم میں سب اڑ گئے ہوا پہ ہر سو

رہا تھا جی باقی ایک نالان سو وہ بھی اٹکا تھا آ کے جون تون   بھلا ہوا جو نقاب تو نے اٹھایا چہرے سے ہی پری رو

وگرنہ سینہ سے دل تڑپ کر نگہ میں آ کر مقام کرتا

کیا ہی کاکل کی موج نے تو ہمارے دل پر ادھر کو شبخون   ادھر سے چہرے کی ہی چڑھائی عجب ہین سیل و نہار میں ہون

غلط سمجھا نواب اسکو یارو قسم ہی تم سی ہین ست کہہ دون   جو زلفین مکھڑے پہ کھول دیتا صنم ہمارا تو پھر یہ گردون

نہ دن دکھاتا نہ شب بتاتا نہ صبح لاتا نہ شام کرتا

عجب وہ تھا جو میکدہ میں جو سی تھی بادہ پرست بیخود   رفیقون اوپر نشے سے ہر دم صنم کی چلتی تھی دست بیخود

ہر اک پڑا تھا سر اپنا خم سے کرے تھا ہر ایک جست بیخود   وہ بزم سا اپنے تھی میخوری کی فرشتے ہو جاتی مست بیخود

جو شیخ جی وہ انسی نکلی آتی تو پھر میں اونکو سلام کرتا

ہماری حق میں جو تیری آگے ہر ایک نکتہ سی چین ہا ہی   سنے سے جسکے فلک بھی ظالم اپنا سر تسلیے دہن ہا ہی

ترا سبب ہی جو یہ ہیں ہی اگرچہ سن سن کی سن سا ہی   نظیر تیرے اشعار تو نے یہ آئین غیر ونکی سن ہا ہی

وگرنہ کس میں تھی تاب و طاقت جو مجھسی آ کر کلام کرتا

ولہ

جب آدمی کی حال پہ آتی ہے مفلسی   کس کس طرح سے اوسکو ستاتی ہی مفلسی

پیاسا تمام روز بٹھاتی ہے مفلسی   بھوکا تمام رات سلاتی ہی مفلسی

یہ دکھ وہ جانے جسپہ کہ آتی ہی مفلسی

کہیے تو اب حکیم کی سب سے بڑی ہی شان   تعظیم جسکے کرتی ہین نواب اور خان

مفلس ہوئے تو حضرت لقمان کیا ہین یان   عیسی بھی ہو تو کوئی نہین پوچھتا میان

حکمت حکیم کی بھی ڈوباتی ہی مفلسی

جو اہل فضل عالم و فاضل کہاتے ہین
مفلس ہوئے تو کلمہ تلک بھول جاتے ہین
پوچھے کوئی الف تو اوسی نے بتاتے ہین
وہ جو غریب غربا کے لڑکے پڑھاتے ہین
انکی تو عمر بھر نہین جاتی ہے مفلسی

مفلس کرے جو آنکے مجلس کے بیچ حال
سب جانین روٹیونکا یہ ڈالا ہی اسنے جال
گر گر پڑے تو کوئی نہ لیوے اوسے سنبھال
مفلس مین ہووین لاکھہ اگر علم اور کمال
سب خاک بیچ آکے ملاتی ہی مفلسی

جب روٹیون کے بٹنے کا آکر پڑے شمار
مفلس کو دیوین ایک تونگر کو چار چار
گر مانگے اور وہ تو اوسے جھڑکین بار بار
اس مفلسی کا آہ بیان کیا کرون مین یار
مفلس کو اس جگہہ بھی چباتی ہی مفلسی

مفلس کی کچھہ نظر نہین رہتی ہی آن پر
دیتا ہی اپنی جان وہ ایک ایک نان پر
ہر آن ٹوٹ پڑتا ہی روٹی کے خوان پر
جسطرح کتے لڑتے ہین ایک استخوان پر
ویسا ہی مفلسونکو لڑاتی ہی مفلسی

کرتا نہین حیا سے جو کوئی وہ کام آہ
مفلس کرے ہی اسکے تئین التزام آہ
سمجھے نہ کچھہ حلال نہ جانے حرام آہ
کہتے ہین جسکو شرم و حیا ننگ و نام آہ
وہ سب حیا و شرم اوٹھاتی ہی مفلسی

یہ مفلسی وہ شی ہی کہ جس گھر مین بھر گئے
پھر جتنے گھر تھے سب مین اسی گھر کے در گئی
زن بچے روتے ہین گویا نانی گذر گئی
ہمسایہ پوچھتے ہین کہ کیا دادی مر گئی
بن مردہ گھر مین شور مچاتی ہی مفلسی

لازم ہی گر غمی مین کوئی شور و غل مچائے
مفلس بغیر غم کے ہی کرتا ہی ہای ہاے
مر جاوے گر کوئی تو کہان سے اسے اوٹھائے
اس مفلسی کی خواریان کیا کیا کہون مین ہاے
مردے کو بن کفن کے گڑاتی ہی مفلسی

کیا کیا میں مفلسی کی کہوں خواریاں پھکڑیاں | جھاڑو بغیر گھر میں بکھرتی ہیں جھکڑیاں
کونوں میں جالے لپٹے ہیں چھپر میں مکڑیاں | پیدا نہووین جنکے جلانیکو لکڑیاں

دریا میں انکے مردہ بہاتی ہے مفلسی

بی بی کی تھنہ لڑکونکے ہاتھوں کڑے رہے | کپڑے میاں کے بنیئے کے گھر میں پڑے رہے
جب کڑیاں بک گئیں تو کھنڈر میں آ رہے | زنجیر نہ کوار نہ پتھر گڑے رہے

آخر کو اینٹ اینٹ کھداتی ہے مفلسی

نقاش پر بھی زور جب آ مفلسی کرے | سب رنگ دم میں کر دے مصور کے کرکرے
صورت بھی اسکی دیکھ کے منہ کھنچ رہے پرے | تصویر اور نقش میں کیا رنگ وہ بھرے

اسکے تو منہ کا رنگ اڑاتی ہے مفلسی

جب خوبرو پہ آنکے پڑتا ہے دن سیاہ | پھرتا ہے بوسے دیتا ہر ایک کو وہ خواہ مخواہ
ہرگز کسیکے دلکو نہیں ہوتی اسکی چاہ | گر حسن ہو ہزار روپے کا تو اسکو آہ

کیا کوڑیوں کے مول بکاتی ہے مفلسی

اوس خوبرو کو کون دے اب دام اور درم | جو کوڑی کوڑی بوسہ کو راضی ہو دمبدم
ٹوپی پرانی دو تو وہ جانے کلاہ جم | کیونکر نہ جی کو اس چمن حسن کے ہو غم

جسکی بہار مفت لٹاتی ہے مفلسی

عاشق کے حال پر بھی جب آ مفلسی پڑے | معشوق اپنے پاس نہ دے اسکو بیٹھنے
آوے جو رات کو تو نکالے وہیں اسے | اس ڈر سے یعنی رات کو اندا کہیں نہ دے

تہمت یہ عاشقونکو لگاتی ہے مفلسی

کیسی ہی دھوم دھام کی رنڈی ہو خوش جمال | جب مفلسی کا آن پڑے سر پہ اسکے جال
دیتے ہیں اسکے ناچ کو ٹھٹھے کی بیچ ڈال | ناچے ہے وہ تو فرش کے اوپر قدم سنبھال

اور اسکو انگلیوں پہ نچاتی ہے مفلسی

اوسکا تو دل ٹھکانے نہین بھاؤ کیا بتائے
جب ہو پھٹا دوپٹا تو کاہے سے منہ چھپائے
لے شام سے وہ صبح تلک گو کہ ناچے گائی
اوروں کو آٹھ سات تو وہ دو ٹکے ہی پائے
اس لاج سے اسے بھی لجاتی ہی مفلسی

جس کسبی رنڈی کا ہو فلاکت سے دل حزین
رکھتا ہی اوسکو جب کوئی آکر تماش بین
یک پون پیسے تک بھی وہ کرتی نہین نہین
یہ دکھ اوسی سے پوچھیے اب آہ جسکی تیز
آسن مین ساری رات جگاتی ہے مفلسی

وہ تو یہ سمجھے دلمین ادھیلا جو پاؤن گی
دمڑی کے پان دمڑی کی مسی منگاؤن گی
باقی رہی چھدام سو پانی بہراؤن سکے
پھر دلمین سوچتی ہی کہ کیا خاک کھاؤنگی
آخر چبینا اوسکو چباتی ہے مفلسی

جب مفلسی سے ہووے کلاونت کا دل اداس
پھرتا ہی لے طنبورے کو ہر گھر کے آس پاس
یک پاؤ سیر آٹے کی دل مین لگا کے آس
گوری کا وقت ہووے تو گاتا ہی وہ بہاس
یان تک حواس اوسکے اوڑاتی ہی مفلسی

مفلس جو بیاہ بیٹی کا کرتا ہی بول بول
پیسا کہاں جو جا کے وہ لاوے جہیز مول
جورو کا وہ گلا ہی کہ ہو جیسا پھوٹا ڈھول
گھر کی حلال خوری تلک کرتی ہی ٹھٹھول
ہیبت تمام اسکی اٹھاتی ہے مفلسی

بیٹے کا بیاہ ہووے تو بیاہی نہ ساتھی ہی
نہ روشنی نہ باجے کی آواز آتی ہے
ماں پیچھے ایک میلی چدر اوڑھے جاتی ہے
بیٹا بنا ہی دولہ تو باوا براتی ہے
مفلس کی یہ برات چڑھاتی ہی مفلسی

گر بیاہ کر چلا ہے سحر کو تو یہ بلا
شہدا زنانہ ہیجڑا اور بھاٹ منڈچڑا
گھیرے ہوئے اوسے چلے جاتے ہین جا بجا
وہ آگے آگے لڑتا ہوا جاتا ہی چلا
اور پیچھے تھپڑیونکو بجاتی ہی مفلسی

دروازے پر زنانے بجاتے ہین تالیان
اور گھر مین بیٹھی ڈومنی دیتی ہی گالیان
مالن گلے کے ہار ہو توڑے ہی ڈالیان
سقہ کھڑا سناتا ہی باتین رزالیان
یہ خواری یہ خرابی دکھاتی ہی مفلسی

کوئی شوم بیحیا کوئی بولا نکھٹو ہے
بیٹے نے جانا باپ تو میرا نکھٹو ہے
بیٹی پکارتی ہے کہ بابا نکھٹو ہے
بی بی یہ دل مین کہتی ہی بھڑوا نکھٹو ہے
آخر نکھٹو نام دھراتی ہے مفلسی

مفلس کا درد دلمین کوئی ٹھانتا نہین
مفلس کی بات کو بھی کوئی مانتا نہین
ذات اور حسب نسب کو کوئی جانتا نہین
صورت بھی اوس کی پھر کوئی پہچانتا نہین
یانتک نظر سے اوسکو گراتی ہی مفلسی

جسوقت مفلسی سے یہ اگر ہوا تباہ
پھر کوئی اوسکے حال پہ کرتا نہین نگاہ
دالیدری سے کہے کوئی ٹہراوے رو سیاہ
جو باتین عمر بھر نہ سنے ہوون اوسنے آہ
وہ باتین اوسکو آگے سناتی ہی مفلسی

چولہے توا نہ پانی کے مٹکے مین آبی ہی
پینے کو کچھ نہ کھانے کو اور نہ رکابی ہے
مفلس کے ساتھ سب کے تئین بیحجابی ہے
مفلس کی جورو سچ ہی کہ یان سبکی بھابھی ہے
عزت سب اوسکے دل کی گنواتی ہی مفلسی

کیسا ہی آدمی ہو پر افلاس کے طفیل
کوئی گدھا کہے اسے ٹہراوے کوئی بیل
کپڑے پھٹے تمام بڑھے بال پھیل پھیل
منہ خشک دانت زرد بدن پر جما ہی میل
اب شکل قیدیون کی بناتی ہی مفلسی

ہر آن دوستون کی محبت گھٹاتی ہے
جو آشنا ہین اونکی تو الفت گھٹاتی ہے
اپنونکی مہر غیر کی چاہت گھٹاتی ہے
شرم و حیا و عزت و حرمت گھٹاتی ہے
ہان ناخن اور بال بڑھاتی ہی مفلسی

جب مفلسی ہوئی تو شرافت کہان رہے	وہ قدر ذات کی وہ نجابت کہان رہی
کپڑے پھٹے تو لوگون مین عزت کہان رہے	تعظیم اور تواضع کی بابت کہان رہے

مجلس کی جوتیون پہ بٹھاتی ہی مفلسی

مفلس کسیکا لڑکا جو لے پیار سے اوٹھا	باپ اوسکا دیکھے ہاتھ کو اور پاون کا کڑا
کہتا ہی کوئی جوتی نہ لیوے کہین چرا	نٹ کھٹ اُچکا چور دغا باز گٹھ کٹا

سو سو طرح کی عیب لگاتی ہی مفلسی

رکھتی نہین کسیکے یہ غیرت کی آن کو	سب خاک مین ملاتی ہی حرمت کی شان کو
سو محنتون مین اسکے کھپاتی ہی جان کو	چوری پہ آکے ڈالے ہی مفلس کے دہیان کو

آخر ندان بھیکھ منگاتی ہی مفلسی

دنیا مین لیکے شاہ سے ای یارو تا فقیر	خالق نہ مفلسی مین کسیکو کرے اسیر
اشراف کو بناتی ہی اک آن مین حقیر	کیا کیا مین مفلسی کی خرابی کہون نظیر

وہ جانے جسکے دلکو جلاتی ہی مفلسی

ولہ

اس ارض و سما کے عرصہ مین یہ جتنا کچھ کچا ہی	یہ ٹھاٹھ تجھی نے باندھا ہی یہ رنگ تجھی نے رچا ہی
حیوان پکھیرو نر ناری کیا بوڑھا بالک بچا ہے	کیا دانا بینا ہوش بھرا کیا بھولا نادان کچا ہی

کل عالم تیری یاد کرے تو صاحب سبکا سچا ہی

کوئی خالق باری رب مولا رحمان رحیم اللہ تکبیری	کوئی الکھ روپ کرتار کہی نرکال نرنجن نردھاری
کوئی رام رام کہکر سمرے کوئی بولے شیو شیو ہر ہر ہی	کوئی داتا دینت دیواٹل کیا اجس وبوت جن پہ سرے

کل عالم تیری یاد کری تو صاحب سبکا سچا ہی

پھلواری ہی یہ باغ چمن ہی سبکو یاد تری سے بھلے	تو مالی والی رکھوالی کیا برچھ بھلے کیا پیڑ ملے
کوئی مالا پھیر کوئی سمرن ہی سبکے دلین یاد تری	کیا جوٹی جڑ کیا پھل کونپل کیا ٹہنی پتا کلی کلی

کل عالم تیری یاد کرے تو صاحب سب کا سچا ہے

دریا و سمندر جھیل نہر ندی نالے ڈبرے جوہر | سیپی گھونگھی کوڑ موتی گھڑیال اور ناگے سوس مگر
جونکیں بھینسیں گوہیں جھینگے مرغابی بطخ بگل انبر | کیا لاچی پردی اور بھنور کیا کچھ مچھ بلاجی جھنستر

کل عالم تیری یاد کرے تو صاحب سب کا سچا ہے

ہشیار و دانا مست سٹر عیار نظر ناقص کامل | سردار غریب اونچے ادنی زیرک سیانا نادان غافل
رمال نجومی گھڑیالی ملا برہمن پنڈت عاقل | کیا بید مہندس ابجد دان کیا عالم فاضل کیا جاہل

کل عالم تیری یاد کرے تو صاحب سب کا سچا ہے

سیار ثوابت لوح و قلم جنات عدن فردوس فلک | خورشید سے لے مہتاب تلک مہتاب سے لے خورشید تلک
آثار طبائع قوس جدی میزان اسد سرطان ہر یک | کیا رضوان غلمان جنت کے کیا عرش بریں کیا حور و ملک

کل عالم تیری یاد کرے تو صاحب سب کا سچا ہے

ہیں دشت بیابان اور وادی عرصہ میدان صحرا جنگل | ویرانہ پربت جھاڑ شجر بوٹی جھاڑی پیڑ جھل
پیلو یا کھرنا سنبل کچنار سنبھالو بڑ پیپل | کیا ابر ہوا کیا برق گھٹا کیا دل بادل کیا جل اور تھل

کل عالم تیری یاد کرے تو صاحب سب کا سچا ہے

رابیل نگیر مولسری بدمالت بیلا اور سمن | دوپہری گیندا گل لالہ نافرمان کرنا بان مدن
جائی جوہی شبو نرگس سنگار چنبیلے سیم بدن | کیا پھول گلابی گل طرہ کیا ڈیلا بانسہ سکھ درسن

کل عالم تیری یاد کرے تو صاحب سب کا سچا ہے

انگور سنگترہ نارنگی بر بیر سدا پھل سیتا پھل | نارنج جھنبیلی اور کولے کھٹے میٹھے کمرکھ کلکل
آنبہ املی جامن ملکری بادام چھاری اور جاپھل | کیا گولر کھٹے مولسری کیا شفتالو کیا کٹھل کیا بڑہل

کل عالم تیری یاد کرے تو صاحب سب کا سچا ہے

گدھ پنکھہ کلنک اور باز کوئی سارس بگلا کویل تیتر | شہ جاپ ترمتی زاغ زغن سیمرغ اور سارس مور سفر
بھری لگڑ طوطا مینا ہدہد شکری باشی تیتر | کیا بلبل قمری لعل بیا کیا مگھی بھنگا اور مچھر

کل عالم تیری یاد کرے تو صاحب سبکا سائیں

کچھ گیندا ناشیر پلنگ آہو ہنی روباہ گیدڑ
سیہی نیولا سانڈا بچھو افعی بیل چیتے اژدر

کچھ کوہی یابو اگرگ چرخ گرگٹ چل پا سانپ گرا
کیا جل مانس کیا بن مانس کیا ہاتی گھوڑا اونٹ شتر

کل عالم تیری یاد کرے تو صاحب سبکا سائیں

ابدال قطب اور غوث ولی ہی دھیان میں تیرے دل سبکا
کیا گیانی دھیانی نارد من کیا جوگی جنگم گرو چیلا

تو پالنے والا ہی سبکا اور سبکا تجھ سے دھیان لگا
کیا شاہ نظیر اور کیا راجہ کیا مفلس کیا کنگال گدا

کل عالم تیری یاد کرے تو صاحب سبکا سائیں

ولہ

میاں میں کیا کہوں یک روز اپنے دل کی حیرانی
پڑی جب ہجر کی آکر مرے دلپر پریشانی

نہ خوش آیا مجھے گلشن نہ آبادی نہ ویرانی
اوٹھا کر ہاتھ جی سے اور دل میں مصلحت ٹھانی

کسی صورت سے چلکر دیکھیے کیا ہی وہ جانی

پھرا یا سوچ دلمیں اگر یوں ہی چلے چلیے
جو وہ پہچان جاوے وان تو ناحق مفت میں مریے

مگر ایسا کوئی بہرو پیے کا سوانگ اب کیجے
کہ جسکو دیکھیے بہی خوب اور جی کو بہی رکھ لیجے

جہانمیں زندگانی بہی میاں مشکل ہی بہر پانی

یہ کہتا تہا میں جی میں عشق نے یہ بات لا ڈالے
مگا تہوڑا سا گیروا اور پہن کفنی رنگا ڈالی

اٹہا منہ سے گلے کے بیچ سیلی ہر ملا ڈالے
لگا منہ سے بہبوت اور شکل جوگی کی بنا ڈالی

ہوا سر پاؤں سے اوہ دہوت جوگی جوگ کا گیانی

بنا باہونکا اٹہ وا کہوا بال اور موہ کے منوالا
چبا آکہ اور دہتورا کر دیا آنکہونکو گل لالہ

بہتوتی کو اور کانڈی سے کے اور یرکہہ مرگ چہالا
پہرا ہاتوں میں سمرن اور گلے میں ڈالکر مالا

چلا پرتا ہوا گور کا سبد اور ناتہہ کی بانی

جب آیا یار کے در پر تو دان سنکہہ آنکر بجوکا
صدا سنتے ہی وہ محبوب گہبراکر نکل آیا

ولیکن دیکھتے ہی مجکو اوس عیار نے تاڑا | پکارا آؤ جوگی جی بڑی کی آج تو کرپا

جو کچہہ درکار ہو لیجے منگا دیونگی جل پانی

مرا دل خوش ہوا یعنے مجھے اسنے نہین جانا | اور اوس عیار نے پہلے ہی یہ مجکو پہچانا
کہا جوگی جی کس نگری مین ہی اب آپ کو جانا | کبھی آئے تھے آگے یا ابھی اس جا ہوا آنا

لگا عیار گی سے جانکر دینی انا کانی

پھر اسمین کھلکھلا کر ہنسدیا اور دیکھکر مجکو | کہا جوگی جی اب تم ٹک ہمارے پاس آ بیٹھو
ذرا کپڑے اتارو جوگ کے اور منہ کو دہو ڈالو | بھبوت ایسی ہی ملنی ہی تو پھر منہ سے لگا لیجو

یہ کہکر اور وہین لا رکھدیا آگے مرے پانی

جو مین پانی وہ منہ دہونیکو اوس کافر نے رکھوایا | وہین دہڑکا مرا دل اور پکارا لو غضب آیا
کہا ناحق کے جوگی تونے یہ بیچ پہاڑ لگوایا | مجھے آتی ہی کہو یا سبھی اپنا مفت کہوایا

بھلا اب مجکو چھوڑیگا وہ قاتل دشمن جانی

یہ کہتا تھا مین جیمین اسمین قاتل کھینچ کر تیغا | پکارا کیون سنے جوگی تونے اتک منہ نہین موڑا
نہا میرے تصدم مین دم ولیکن ہوش جب آیا | زمین پر لوٹ سب کچھہ پھینک اپنا وانسے بھاگا

کہ جیسے چھوٹکر بھاگے کوئی وحشی بیابانی

پکارا دیکھیو جانے نپاوے دوڑیو لیجو | ولیکن مین جو بھاگا پھر کہان پاوے کوئی مجکو
لگی کہنے کبھی آنا ادہر کو پھر بھی جوگی ہو | سمجھنا ہی کسی دن سے آنکے تونے مین یہ کیے جو جو

بھلا سب تیری شوخی شرارت ہم نے پہچانی

نظیر اسدم مجھے جب بھاگنے کی گھات یاد آئی | چھٹا ظالم کے پھندے سے دوبارہ زندگی پائی
جہان سیحا کے سیری بھی خبر جس جسنے پہنچائی | ہر اک غمخوار نے مجسے کہا آ کر کے ای بھائی

خدا کے واسطے ایسی نکیجو پھر تو نادانی

ولہ

خونریز کرشمہ ناز ستم غمزونکی جھکاوٹ ویسی ہی
مژگان کی سنان نظرونکی انی ابرو کی کھچاوٹ ویسی ہی
قتال نگہہ اور دشت غضب انکھونکی لگاوٹ ویسی ہی
پلکونکی جھپک پتلی کی پھرت سرمہ کی گھلاوٹ ویسی ہی
عیار نظر مکار ادا تیوری کی چڑھاوٹ ویسی ہی

بیدرد ستمگر بے پروا بیکل چنچل چٹکیلی سی
دل سخت قیامت پتھر سا اور باتیں نرم رسیلی سی
آنکھونکی بان ہٹیلی سی کاجل کی آن کٹیلی سی
وہ انکھیاں مست نشیلی سی کچھ کالی سی کچھ نیلی سی
چتونکی دغا نظرونکی کپٹ سینونکی لڑاوٹ ویسی ہی

تھی خوب وہ ٹیکہ کی سیر سنجاف تمامی کی الٹی
بلدار لٹیں تصویر جبیں چکری مینڈھی سجی کھسکی
دل لوٹ نجات سے اب کیونکر اور دیکھہ سکے کیونکر جی
ورات اندھیری بالوں کی وہ مانگ چمکتی بجلی سی
زلفونکی کھلت پٹی کی جمت چوٹیکی گندھاوٹ ویسی ہی

اس کان و بینی او رنتھہ کی انداز قیامت شان بھری
اور گہری چاہ زنخداں میں سو آفت کی طوفان بھرے
وہ نرمی صاف ستارا سی اور موتی سی دامان بھرے
وہ کان جواہر کان بھرے کن پھولوں با جان بھرے
بندیکی لٹک جھمکے کی جھمک بالی کی ہلاوٹ ویسی ہی

چہرہ پہ حسن کی گرمی سی ہیراں چمکتے موتی سے
خوشرنگ پسینے کی بوندیں سو بار جھلکتی موتی سی
ہنسنے کی ادا میں پھول جھڑے باتوں میں ٹپکی موتی ہی
وہ پتلے پتلے ہونٹ غضب وہ دانت چمکتی موتی سی
پانونکی رنگاوٹ قہر ستم دھڑیونکی جماوٹ ویسی ہی

اوس سینے کا وہ چاک ستم اس کرتی کا تن زیب غضب
اوس قد کی زینت قہر و بلا اوس کافر جیب کا زیب غضب
ان ڈبیونکا آزار بلا ان گیندونکا آسیب غضب
وہ چھوٹی چھوٹی سخت کچیں وہ کچے کچے سیب غضب
انگیا کی بھرک گوٹونکی جھمک بندونکی کساوٹ ویسی ہی

تھی پہنی دونو ہاتھوں میں کافر جو کڑے گنگا جمنی
کچھ شوخ کڑونکی جھنکاریں کچھ جھمکے جوڑی ہاتھونکی
یہ دیکھ کے حالم عاشق کا سینہ میں تڑپے کیونکر جی
وہ پتلی پتلی انگشتیں پوروں پہ وہ نازک نازک سی
مہندیکی رنگت فندق کی بنت چھلونکی چھلاوٹ ویسی ہی

تقریر بیان سی باہر ہی وہ کافر حسن اہا ہا ہا
کچھ آپ نئے کچھ حسن نیا کچھ جوش جوانی اٹھنے کا
لیکن جھمکیں ان باہونکی یارو آہ کہوں کیا کیا
وہ بانکی یارو ہوش ربا عاشق سے کھیلے بانک بنا
پونہچی کی پہونچ پونہچے پہ غضب گونکی بندوٹ ویسی ہی ہا

وہ کافر دہج جی دیکھہ جسے سو بار قیامت کا لرزی
پازیب کڑے پایل گھنگرو کڑیاں چھڑیاں گجر توڑے
ہر جنبش مین سو جھنکارین ہر ایک قدم پر سو جھمکی
وہ چنچل چال جوانی کی اونچی ایڑی سے نیچی پہنچی
گھنگھرون کی کھنک وہ من کی جھنک ٹھوکر کی لگاوٹ ویسی ہی

یک شور قیامت ساتھہ چلے نکلے کافر جسدم بن ٹھن
بلدار کمر رفتار غضب لگی قاتل جی کی دشمن
مذکور کرون کیا اب یارو اس شوخ نکی کیا کیا چنچل پن
کچھہ ہاتھہ ہلین کچھہ پانون ہلین پھڑکے بازو تھرکے سب تن
کالی وہ بلا بالی وہ ستم انگلی کی نچاوٹ ویسی ہے

یہ ہوش قیامت کافر کا جو بات کہون وہ سب سمجھی
سو ٹہٹھے نہ مچلے سو انگ کرے باتوں مین اڑے نظروں مین لے
یہ شوخی پھرتی بیتابی یک آن کبھی چنچلی سے
یہ چنچل چپل سے شکلے پہ جھٹکے سر کھولے ڈہانکے ہنس ہنس کر
قہقہے کی ہنساوٹ اور غضب ٹھٹھونکی اڑاوٹ ویسی ہی

کبھی یار نے جھکی سی لیلے چھیڑ چھڑ کے دیوے گالی
ہر آن جو خوش ہر دم اچھا ہر بات خوشی کی چہل بھرے
نظروں مین صاف اڑا لے دل اس ڈھب کی کافر عیاری
او ہٹ جاؤ سوکو سر پہ گرے بات کہون کچھہ مطلب کی
رس رنگ کے ضلعے غمزوں کی جگت ٹھٹھونکی اڑاوٹ ویسی ہی

قاتل ہر آن نئے عالم کافر ہر آن نئی جھمکیں
بانکی نظریں ترچھی پلکیں بھولی صورت میٹھی باتیں
دل بس کرنے لاکھوں ڈھب جی لینے کی سو گھاتیں
ہر وقت پھبن ہر آن سجن ہر دم مین بدلے لاکھ سجین
باہونکی جھمک گھونگھٹ کی ادا جوبن کی دکھاوٹ ویسی ہی

جو اس پر حسن کا عالم ہی وہ عالم حور کہاں پاوے
گر پردہ ہنسے سے دور کرے خورشید کو چکر آجاوے
جب ایسا حسن بھبوکا ہو دل تاب بھلا کیونکر لاوے
وہ مکھڑا چاند کا ٹکڑا سا جو دیکھہ پری کو غش آوے
گالونکی دمک چوٹی کی جھمک رنگونکی گھلاوٹ ویسی ہے

تصویر کا عالم نکھہ سکھہ سے چھب تختی صفا پر کی سی — کچھہ چین جبین پر اینٹھہ رہی اور منھہ ٹھونین کچھہ گالی سی

بیدردی سختی بہتیری اور مہر محبت تھوڑی سے — جھوٹی عیاری ناک چڑھی بھولی سنبھالی کچی پیسی

باتونکی لگاوٹ قہر ستم نظرونکی ملاوٹ ویسی ہی

کچھہ ناز و ادا کچھہ مغروری کچھہ شرم حیا کچھہ بانک بنا — کچھہ آمد حسن کے موسم کی کچھہ کافر حسن رہا گدرا

کچھہ شور جوانی اٹھنے کا چھپتا ہی بند کر جوبن دیا — وہ سینہ ابھرا جوش بھرا وہ عالم جسکا جھوم رہا

شانونکی اکڑ جوبنکی تکڑ سج دہج کی سجاوٹ ویسی ہی

یہ کافر گدی کا عالم گھبرائے پری بھی دیکھہ جسے — وہ گورا صاف گلا ایسا بہ جاوے موتی دیکھہ جسے

دل لوٹ تڑپے ہاتھہ ملے اور غش کھاوے جی تکیہ جسے — وہ گردن اونچی حسن بھری کٹ جاوے صراحی دیکھہ جسے

داہنی کی مورت بائیں کی پھرت ہونٹونکی کھچاوٹ ویسی ہی

جب ایسے جھنکا دریا ہو کس طور نہ لہرون میں بہیئے — گر مہر و محبت ہو بہتر اور جور و جفا ہو تو سہیئے

دل لوٹ گیا ہی غش کھا کر بس اور تو آگے کیا کہیئے — مل جاوے نظیر ایسی جو پری چھاتی سی لپٹ کر سو رہیئے

پہونچی جب پیک بغلونکی لپک سینونکی ملاوٹ ویسی ہی

ولہ

رکھہ بوجھہ سر پہ نکلا اشتر ملا تو ایسا — گھیرا خرابیون نے لشکر ملا تو ایسا

بڑھ گئے جو بال سر کے افسر ملا تو ایسا — مفلس کا زرد چہرہ جو زر ملا تو ایسا

آنسو جو غم سے ٹپکا گوہر ملا تو ایسا

جب مفلسی کا اگر سر پر پڑے ہی سایہ — پھرتا ہی مرد کیا در در خراب و رسوا

بنتا ہی مفلسی میں مفلس کا آئینہ نقشا — پھر راہ ہنر جو سیکھا تو بھیکھہ مانگنے کا

یہ بد نصیبی دیکھو جوہر ملا تو ایسا

مفلس نے گرچہ مرکر کی نوکری کسی کی — کیسی ہی محنتیں کین لیکن طلب نہ پائے

جیدھر کو ہاتھہ ڈالا پائی نہ پھوٹی کوڑی — کی عاشقی تو سر پر یک ہی سر ایسی ٹوپی

سودہ بھی اس سے لے لے دلبر ملا تو ایسا

آخر کو تنگ ہو کر جب مفلسی کے مارے
چیلا ہوا کسیکا اور سب پہنے سیلی تاگے
وٹا انہنے سو لنگوٹی ہرگز نہ پائی اپنے
ونکو ملائے جہاڑو شبکو منگائے ٹکرے

مفلس کو پیر و مرشد رہبر ملا تو ایسا

آٹا ملا تو اینڈہن چولہا توا ندارد
روٹی پکاوے کس پر گھر میں توا ندارد
گر ٹھیکرے پہ تھوپے تو پھر مزا ندارد
تو چھید پیندی غائب جسپر گلا ندارد

پانیکا گر سبو میں جھجر ملا تو ایسا

قلیے پلاؤ زردے دودھ اور ملائی کھوئے
پوری کچوری لڈو سب مفلسی نے کھوئے
جب کچھ ہوا میسر ونرات روئے دھوئے
یا خشک ٹکڑے چابے پانیکے پانی بھگوئے

سوکھا ملا تو ایسا اور تر ملا تو ایسا

کمخواب تاش مشروع تن زیب خاصہ ململ
سب مفلسی کے ہاتوں گئی اپنے ہاتھ مل مل
پگڑی رہی نہ جامہ پٹکا رہا نہ آنچل
لے ٹاٹ کی قبا پر جوڑا پرانا کمبل

ابرا ملا تو ایسا استر ملا تو ایسا

نہ جھاڑو جھاڑنیکی پیوند کی نہ سوئی
دالان نہ صحن چھتی نہ طاق نہ بخاری
اپلا نہ آگ پانی چولہا توا نہ چکلے
ٹوٹا سا ایک اوسارا دیوار جھانکٹوں کی

قسمت کی بات دیکھو جو گھر ملا تو ایسا

ہو صبح اور سورج جب آکے منہہ دکھاوے
لے شام تک اسی کے گھر بیچ دھوپ جاوے
آندھی چلے تو گھر میں سب خاک دھول جاوے
برسے جو مینہہ تو باہر اک بوند پھر نجاوے

پھوٹے نصیب دیکھو چھپر ملا تو ایسا

جس وقت لے چلے یے اور پردن مفلسی کے آئے
پھر دوڑ بھاگے اوس سے سب اپنے اور پرائے
آخر کو مفلسی نے یہ دکھ اسے دکھائے
کھانا جہاں تہا بٹتا واں جاکے وے بھی کھائے

کمبخت کو جو کھانا اکثر ملا تو ایسا

تعظیم تھی ہر اکجا تھا پاس جب تلک زر
مفلس ہوا تو کوئی دیکھے نہ پھر نظر بھر
کپڑے پھٹون سے بیٹھا جس بزم مین وہ جاکر
سب فرش سی اوٹھا کر ٹھلایا جوتیون پر

مفلس کو ہر مکان مین آدر ملا تو ایسا

گر مفلسی مین اوسنے دو تین لڑکے پائے
اور کنبے والے لڑکے وان کھیلنے کو آئے
دیکھ انکے گہنے پاتے انکھونمین آنسو لائے
سر کی کو چھیل سچے تھے اور کڑے بنائے

بدبخت کے بچونکو زیور ملا تو ایسا

اسباب تھا تو کیا کیا رکھتے تھے لوگ رشتہ
مفلس ہوئے تو ہرگز رشتہ رہا نہ ناتا
نہ بھائی بھائی کہتا نہ بیٹا کہتا بابا
اسپر نظیر مجکو رونا بہت ہی آتا

اس مفلسی زدے کو ٹبر ملا تو ایسا

غزل

دیکھ عقد ثریا ہمین انگور کی سوجھے
کیون بادہ کشو ہمکو بھی کیا دور کی سوجھی
موسیٰ کے تئین گو شجر طور کی سوجھے
پر ختم رسالت کو بہت دور کی سوجھی
ہمنے تو اسے دیکھ کے جانا کہ پری ہی
پریون نے جو دیکھا تو اونہین حور کی سوجھی
خوش کہا کے گرا پہلے ہی شعلہ کی جھلک سے
موسیٰ کو بھلا کہیے تو کیا دور کی سوجھی
دیکھا جو نہانی مین وہ گورا بدن اسکا
بلور کی چوکی پہ جھلک نور کی سوجھی
سر پانون سے جب بھنس گئے اوس زلف سیہ مین
تب ہمکو سیاہی شب دیجور کی سوجھی
جنت کے لیے شیخ جو کرتا ہی عبادت
کی غور جو خاطر مین تو مزدور کی سوجھے

مصنوع مین صانع نظر آوے تو نظیر آہ
نزدیک ہی کیا ہی کہ جہان دور کی سوجھے

ولہ

کہتے ہین یان کہ تجھسا کوئی مہ جبین نہین
پیارے جو ہمسے پوچھو تو یان کیا کہین نہین

تجھسا تو کوئی حسن مین یان نازنین نہین
یون نازنین بہت ہین پہ ناز آفرین نہین

ساقی کو جام دینے مین اوس خوش نگہہ کو آہ
ہر دم اشارتین ہین کہ اسکے تئین نہین

اتنا تو چھیڑتا ہون کہ کہتا ہی جب وہ شوخ
بندہ تو میرا مول خریدا نہین نہین

جب اس نہین کے کہنے سے تانے ہی وہ برا
آبھی پھر اسکو کہتا ہون ہنسکر نہین نہین

ساقی تجھے قسم ہی جو دے جاتے مجھے تو جام
یان دم مین دم ہی ہوتی نہین جب نہین نہین

پوچھے ہی اس سے جب کوئی قتل نظیر کو
کہتا ہی ہم نے مارا ہی ہان ہان نہین نہین

ولہ

کرون احوال کا اپنے بیان کیا تجھسے مین یارا
ہمارا جی نقد دل جسدن بساط عشق مین ہارا

پھرا از بس جو کوہ و دشت مین راتون کو آوارا
سحر آیا جو ہین مین کلبۂ احزان مین بیچارا

وہین یکبارگی جوش جنون نے دلکو للکارا

کہ بس کیا کر چکا عمر اپنی صرف اے شعلۂ آتش
دیا آیا تری گرمی مین حرف ای شعلۂ آتش

نہین نالا تو ہی دریائی ژرف اے شعلۂ آتش
پڑا ہی کیا فسردہ مثل برف اے شعلۂ آتش

بہار آئی دکھا گر تجھہ مین ہی کچھہ قوت و یارا

یہ سنتے ہی بھبوکا ہو گیا دل طیش مین آکر
لیا ایک ایسا چکر جسطرح پھرتا ہی گھن چکر

کنار و جیب سے سب دھجیان کر ڈالین سر تا سر
اڑا کر گرد ملکر خاک نکلا گھر سے پھر باہر

پڑا یہ نیند اور ٹھوکر سے کی نعرہ آہ کا مارا

چنان اکنون ز خود رفتم نمیدانم کجا ہستم
برنگی جان گذشتم او کہ راہ از کہ پیوستم

ز رہ بگرفت اکنون این زمان شور جنون دستم
ز ہجوم محشرم ہنگامہ ام دیوانہ ام مستم

نہ از پا می شناسم سر نمیدانم ز سر پا را

یہ پڑہتے ہی ہوئی پہر تو جنون کی اور رسائی
عجب دیوانہ پن کی آگے موج آنکھون مین لہرائی
جو ہین و یا ر ساہی ل نے آگے پہر سے چلنے کی ٹہرائی
قضا نے لا وہین اک اسقدر زنجیر پہنائی
کہ جسکے غل کا پونہچا عرش کے کانون مین جہنکا ر ا

خدا جانے اڑا لائی قضا جاکر کہان سے وہ
زمین سے نکلے کا فریاکہ اوتری آسمان سے وہ
نرالی تہی غرض ای یارو زندان جہا نسے وہ
گہسیٹے دور تک جاتی تہی اس شور و فغان سے وہ
مگر گرجا زمین سے کے رعد سے کے نوبت کا نقارا

گریبان چاک سر عریان پریشان سنہہ برہنہ پا
جگر مین شور محشر اور زبان اوپر اہا ہا ہا
لگا پہرنے جو ہین شعلہ ہر اک سے کے گہر مین ہر اکجا
محلے مین پڑا غل دوڑیو چلیو غضب آیا
دوانہ ہو گیا ہی پہلوان یارو جنون مار ا

مچا بید او فریاد و اسقدر او الامان جب ہان
کوئی بہاگا کا کہین جاکر ہوا کوئی کہین پنہان
تو پہر اس حال سے آخر نکل کر وہان سے سرگردان
گیا یک دیر مین اور وہان جو لعبت گر او ٹہے ہان ہان
تو نکلا وہانسے گہبرا کر بتون کا باندہ پشتا را

عجب عالم ہوا اوسدم کہین ہو حق کہین ہو ہا
اوسی انبوہ سے جاکر پہر اک مسجد کو جا گہیرا
موذن بہاگے اور عابد چہپے حجرون مین اپنے جا
مصلا پہاڑ سبحہ توڑ سے لوٹے پہوڑ کر اوس جا
بکئی زاہد کچل ڈالے کیا واعظ کا سر پارا

جنون نے پہر کڑک اور تہر تہرا کر وہا نسے مارے پیر
تو آپونہچا اسی عالم سے اک میخانہ کے اوپر
مغان و مغبچہ بہاگے شرابی کانپ اوٹہے تہر تہر
خم و قرابہ مینا و ساغر توڑ کر یکسر
زمین میکدہ سب می سے کردی خونکا گا را

چمن کے دیکہنے کی پہر ہوئی اسجا سے تیاری
کچل مارے تمامی پہول پہل اور تختہ و کیاری
ستم یہ دیکہہ اک آتش زدے بلبل جو جہنکاری
تو لی پہر راہ جنگل کی نکل اسطور یکبار ہے
بگولا باد کا یا برق یا آتش کا انگا را

فضا دیکھی جو صحرا کی تو زنجیرین تڑا ڈالین | بلند و پست پیدا تو نکی سب گردین اُڑا ڈالین
ہجوم جوش سے ہر کوہ کی کمرین ہلا ڈالین | تو پہر اس کوہ و صحرا مین عجب دہومین مچا ڈالین
کبھی فرہاد کو گہیرا کبھی مجنونکو جا مارا

چلا اسمان سے ایسا ہوا کا آگے اک جہوکا | کہ اس شور جنون کا آہ سب عالم گیا گذرا
چڑہا اس جوش سے آنکہونمین اگر اشک کا دریا | کہ لڑیان سب نکلے کا فراور سرشک گانسے یون اچہلا
گویا چہوٹا ہزار اسانون اور پہاڑونکا فوارا

گہٹا اٹہی جنونکی اور دہوان آہونکا آ گمڈا | کڑک نالے کی بجلی نے پہر اس عالم کو چمکایا
تماشا دیکھنے کو اوس گھڑی اک عالم آ امڈا | لگا یون منہہ بسنے ہر طرف لڑکونکے پتہرونکا
پڑے ہی جیسی جہڑیان باندہکر اُولونکا بوچہاڑا

بڑہا پہر تو جنون کے جوش کا اس جوش پر سامان | جبہی سی کہل گئی شور قیامت کی بہی اگر وہان
پڑے تہے اشک کے موجون سے نالونکے نشان اور بان | نقیب یہ آہ کہتا تہا بڑہے جا ناٹک ای یاران
کوئی پامال ہو جاوے تو پہر اپنا نہین چارا

زمین سے آسمان تک بندہ گیا ایسا سمان آکر | ہجوم خلق سے جین بہین مچی ہی کوٹہے کوٹہے پر
وحوش و طیر نکلے کانپ اوٹہے دیوار و در تہر تہر | ہوا سناٹی لیتی تہے فلک کو آگیا چکر
تماشا دیکھین تہین حورین ملک کرتے تہے نظارا

عجب دیوانگی نے پہر تو کین گہری ملاقاتین | کبھی دائین کبھی بائین کہاتین وہ رہی گہاتین
اوڑا اوپر تو کر آیا فلک سے کاٹمن باتین | کہڑا رہتا تو پڑتی تہین زمین کو فرق پہ لاتین
جو چلتا تہا تو پہر پامال تہا کیا سنگ کیا خارا

میان پہر تو جنون کے بندہ گئین ہان تعدد جہلین | کہ ٹہٹہے کے ٹہٹہے ہوئے خلقت کے اور بند ہو گئین راہین
جو اسمین کوچہ دلدار کی دلکو ہوئین چاہین | تو لے بہاگا جنون وانسے گلے مین ڈال کر بانہین
لی آیا وہان کہ تہا جس جا وہ برج حسنکا تارا

کیا آگر جنون نے دلکا وہان یہ غلغلہ برپا | کہ بن گرگ اور خس بس جلا یا گھر قیسیون کا
نہ وہ انبوہ رہا نہ وہ مزا نہ دہوم نہ چرچا | نظیر آیا جو ہین پہر ہوش مین تو کہہ کے یہ بولا

کہ آخر ہر کمالی را زوالی یہ شنودیا ر ا

ولہ

ہین مرد اب وہی کہ جنہو نکا سبہی فن درست | حرمت انہون کے واسطے جنکا چلن درست
رہتا نہین کسیکا سدا مال و دہن درست | دولت رہی کسی کی نہ باغ و چمن درست

جتنے سخن ہین سب مین یہی ہی سخن درست
اللہ آبرو سے رکہے اور تندرست

دنیا مین اب انہون کو تئین سکہیے بادشاہ | جنکے بدن درست ہین دن رات سال و ماہ
جس پاس تندرستی و حرمت کی ہو سپاہ | ایسی پہر اور کون سی دولت سہے واہ واہ

جتنے سخن ہین سب مین یہی ہی سخن درست
اللہ آبرو سے رکہے اور تندرست

جو گہر مین پانے امیری وہ حشمت پناہی سہے | بن تندرستی سب وہ خرابی تباہی سہے
یہ تندرستی یارو بڑی بادشاہی سہے | سچ ہے جو پوچھیے تو عین یہ فضل آلہی ہے

جتنے سخن ہین سب مین یہی ہی سخن درست
اللہ آبرو سے رکہے اور تندرست

گر دولتو نسے اسکا بہرا ہی تمام گہر | بیمار ہی تو خاک سے بدتر ہی سب وہ زر
ہو تندرست گرچہ یہ مفلس سہے سر بسر | پہر نہ کسیکا خوف نہ ہرگز کسیکا ڈر

جتنے سخن ہین سب مین یہی ہی سخن درست
اللہ آبرو سے رکہے اور تندرست

عاجز ہو یا حقیر ہو پر تندرست ہو | بے زر ہو یا امیر ہو پر تندرست ہو

قیدی ہو یا اسیر ہو پر تندرست ہو
مفلس ہو یا فقیر ہو پر تندرست ہو

جتنے سخن ہین سب ہین یہی ہی سخن درست
اللہ آبرو سے رکھے اور تندرست

اسمین تمام ختم ہین عالم کی خوبیان
ہو تندرستی اور سلے حرمت سے آب و نان
قسمت سے جب یہ دونون میسر ہون پھر تو ہان
پھر ایسی اور کون سی نعمت ہی میرجان

جتنے سخن ہین سب ہین یہی ہی سخن درست
اللہ آبرو سے رکھے اور تندرست

پروا نہین اگرچہ لکھا یا پڑھا نہو
محتاج حق سوا یہ کسی اور کا نہو
حسن و جمال و علم و ہنر گو ملا نہو
اک تندرستی چاہیے کچھ ہووے یا نہو

جتنے سخن ہین سب ہین یہی ہی سخن درست
اللہ آبرو سے رکھے اور تندرست

بیمار گرچہ لاکھ طرح سے ہو بادشاہ
تو اوسکو جانیے کہ گدا سے بھی ہی تباہ
ہم تو اوسی کو شاہ کہین اور جہان پناہ
اب جسکا تن درست ہو حرمت سے ہو نباہ

جتنے سخن ہین سب ہین یہی ہی سخن درست
اللہ آبرو سے رکھے اور تندرست

ہون گرچہ لاکھ دولتین بیمار کے سے گنے
اور نعمتون کے ڈھیر لگے ہون بنے ٹھنے
بہتر ہین مفلسی سے کے میان چابنے سے چنے
جو تندرست ہین وہی دولہ ہین اور سبنے

جتنے سخن ہین سب ہین یہی ہی سخن درست
اللہ آبرو سے رکھے اور تندرست

جب تندرستیون کی رہین دلمین بستیان
پھر سو طرح کے عیش ہین اور می پرستیان
کھانیکو نعمتین ہو دیا فاقہ مستیان
سب عیش اور مزے ہون جو ہون تندرستیان

جتنے سخن ہین سب مین یہی ہی سخن درست
اللہ آبرو سے رکھے اور تندرست

چاہا جو دل نے کو تو وونہین منگا لیا
آیا جو عیش دل مین خوشی سے اڑا لیا

محبوب دلبرون کو گلے سے لگا لیا
جو مل گیا سو پی لیا چاہا سو کہا لیا

جتنے سخن ہین سب مین یہی ہی سخن درست
اللہ آبرو سے رکھے اور تندرست

آیا جو دل مین سیر چمن کو چلے گئے
نٹ بیٹھے اوٹھے خوشی سے ہر اکجا چلے پھرے

بازار چوک سیر تماشے مین خوش ہوئے
جاگے مزے سے مین راتکو یا خوش ہو سو رہے

جتنے سخن ہین سب مین یہی ہی سخن درست
اللہ آبرو سے رکھے اور تندرست

قدرت سے یہ جو تن کی بنی ہے ہر ایک کل
گر ہو خدا نخواستہ اک کل ہی چل بچل

جبتک یہ کل بنی ہے تو ہی آدمی کو کل
پھر نہ خوشی نہ عیش نہ کچھہ زندگی کا پھل

جتنے سخن ہین سب مین یہی ہی سخن درست
اللہ آبرو سے رکھے اور تندرست

ادنی ہو یا غریب تونگر ہو یا فقیر
ہی سبکو تندرستی و حرمت سے دلپذیر

یا بادشاہ شہر کا یا ملک کا وزیر
جو تونے اب کہا سو یہی سچ ہی ای نظیر

جتنے سخن ہین سب مین یہی ہی سخن درست
اللہ آبرو سے رکھے اور تندرست

ولہ

کیا علم انہو نے سیکھہ لیے جو بن لکھے کو بانچے ہین
دل انکے تار ستارون کے تن انکے طبل طمانچے ہین

اور بات نہین منہہ سے نکلے بن ہونٹہہ ہلائے جانچے ہین
منہہ چنگ زبان دل سارنگی پا گھنگرو ہاتھہ کمانچے ہین

ہین راگ اونہین کے رنگ بھرے اور بھاو اونہین کے سانچے ہین
جو بے گت بے سر تال ہوئے بن تال پکھاوج ناچے ہین

کل باجے بج کر ٹوٹ گئے آواز لگی جب لہرانے
اور چھم چھم گھنگرو بند ہوئے تب گت کا انت لگے پانے
سنگیت نہین یہ سنگت ہی تھوڑی بھی جس سے ٹھٹ مانے
یہ ناچ کوئی کیا پہچانے اس ناچ کو باجے سو جانے

ہین راگ اونہین کے رنگ بھرے اور بھاو اونہین کے سانچے ہین
جو بے گت بے سر تال ہوئے بن تال پکھاوج ناچے ہین

جب ہاتھ کو دھویا ہاتھون سے جب ہاتھ لگے تھرکانیکو
اور پانون کو کھینچا پانون سے جب پانو لگے گت پانیکو
جب آنکھ اوٹھائی ہستی سے جب نین لگی مٹکانے کو
سب کاچھ کچھے سب ناچ رچے اس رسیا چھیل رجھانیکو

ہین راگ اونہین کے رنگ بھرے اور بھاو اونہین کے سانچے ہین
جو بے گت بے سر تال ہوئے بن تال پکھاوج ناچے ہین

جو آگ جگر مین بھڑکی ہی اس مشعل سے اجیالی ہی
جو منھ پر حسن کی زردی ہی اوس زردی کی سب لالی ہی
جس گت پھر انکا پانون پڑا اس گت کی چال نرالی ہی
جس مجلس مین وہ ناچے ہین وہ مجلس سب سے خالی ہے

ہین راگ اونہین کے رنگ بھرے اور بھاو اونہین کے سانچے ہین
جو بے گت بے سر تال ہوئے بن تال پکھاوج ناچے ہین

سب گھٹنا بڑھنا پھینک ادھر اور دھیان ادھر پر دھرتے ہین
بن تارون تار ملاتے ہین جب نرت نرالا کرتے ہین
بن گھنگنے جھمک دکھاتے ہین بن جوڑے مٹکو ہرتے ہین
بن ہاتھون بھاو بتاتے ہین بن پانون گھر گت بھرتے ہین

ہین راگ اونہین کے رنگ بھرے اور بھاو اونہین کے سانچے ہین
جو بے گت بے سر تال ہوئے بن تال پکھاوج ناچے ہین

تھل جنگ کے خاطر ناچ کیا جب مورت انکی آئی گئی
کہین آگیا کہین ناچ گیا اوٹھ تان کہین لہرای گئی
جب چھیل چھبیلی سندر کی جب نینون اندر چھای گئی
اک مورچھا گت سی آئی گئی اور جوت مین جوت سمای گئی

ہین راگ اونہین کے رنگ بھرے اور بھاو اونہین کے سانچے ہین

جو نئے گت لیے ستار ہوے بن تال پکہاوج ناچے ہین

سب عیش ہی ہن کا دور ہوا جب گت پر آ مرونگ بجی
تن بہنگ ہوا دل دنگ ہوا سب آن گئی سنے آن سجی
یہ نہ چاکون نظیر اب یان اور سنے دیکھا ناچ اجی
جب عیش ندی کا چادر یا ہین اس تانکا آ حسنہ نکلا جی

ہین راگ اوہین کے رنگ بہرے اور بہاؤ اوہین کے سانچے ہین
جو نئے گت لیے ستار ہوے بن تال پکہاوج ناچے ہین

ولہ

صحن چمن مین واہ واہ زور بچہی تہی چاندنی
چاند بہور ہین لیتا تہا اور کہلی تہی چاندنی
آیا تہا یار گلبدن پہن کے بادلہ زری
چمکی تہی تار تار مین مہ کی جہلک ذری ذری
بوس و کنار و جام مے عیش و طرب ہنسی خوشی
اسمین کہین سے یک بیک مرغ سحر نے بانگ دی

صبح ہوئی گجر بجا پہول کہلے ہوا چلی
یار بغل سے اٹھہ گیا جی ہی کی جی مین رہ گئی

کیا ہی مزون سے عیش کی رات تہین کامیابیان
چہوٹین تہین ماہتاب کی نہرون مین ماہتابیان
آگے جو تہین صف بصف مے کی گلابیان
ہمکو نشون کی مستیان یار کو نیم خوابیان
سینون مین اضطرابیان آنکہون مین بیحجابیان
اسمین فلک نے رشک سے ڈالین یہ کچہہ خرابیان

صبح ہوئی گجر بجا پہول کہلے ہوا چلی
یار بغل سے اٹھہ گیا جی ہی کی جی مین رہ گئی

شب کو دلون مین واہ واہ زور مزونکی تار سے تہے
ہم سے وہ چار یار تہا یار سے ہم دوچار سے تہے
دونو دلون مین پیار تہا دونو گلون مین ہار سے تہے
وصل سے کے بیقرار تہے عیش کے کاروبار تہے
سینہ مین آسمان کے تیر حسد کے پار سے تہے
ایک پلک مین ناگہان سب وہ مزے شرار سے تہے

صبح ہوئی گجر بجا پہول کہلے ہوا چلی
یار بغل سے اوٹھہ گیا جی ہی کی جی مین رہ گئی

چاندنی واہ چاندنی کرتی تھی کیا جھلک جھلک
جام کے لب سے ہر گھڑی نکلے تھی مے چھلک چھلک
عیش و طرب کی لذتیں ہونے لگیں جو یک بیک
چہک رہی تھیں بلبلیں باغ رہا تھا سب مہک
یار بغل میں غنچہ لب بوسے لگے سو لپک لپک
ایسے مزے ہیں عیش میں آتے کہیں سے ہک دہک

صبح ہوئی گجر بجا پھول کھلے ہوا چلی
یار بغل سے اٹھ گیا جی ہی کی جی میں رہ گئی

ایک طرف تو نور میں ماہ رہا تھا جگمگا
دونوں دلوں میں لذتیں دونوں جیوں میں عیش تھا
ہونٹھوں سے ہونٹھ لگ رہے سینہ سے سینہ مل رہا
ایک طرف وہ رشک مہ میرے بغل میں تھا پڑا
مے کی گلابی ہاتھ میں آنکھوں میں چھا رہا نشا
اتنے میں آہ یکبیک کیا ہی غضب یہ ہو گیا

صبح ہوئی گجر بجا پھول کھلے ہوا چلی
یار بغل سے اٹھ گیا جی ہی کی جی میں رہ گئی

واہ ہو تھیں رات کیا چاندنی کی اُجالیاں
شوخ بغل میں ناز سے کھولے تھا زلفیں کالیاں
ہم بھی نشہ میں مست تھے ساقی کی پی کے پیالیاں
جھوم رہی تھیں باغ میں سنبل و گل کی ڈالیاں
خوش ہو گلے لپٹ لپٹ دیتا تھا میٹھی گالیاں
جلکے فلک نے سامنے آ کے آفتیں لا ڈالیاں

صبح ہوئی گجر بجا پھول کھلے ہوا چلی
یار بغل سے اٹھ گیا جی ہی کی جی میں رہ گئی

کیا ہی چمن میں عیش کی واہ برسے تھی نور کی جھڑی
غنچہ دہن تھا بغل لی تھی جو می کڑی
چشم سے چشم لب سے لب چھاتی سے چھاتی جب لڑی
تار نشوں کے تھے بندھے ہستے سے لوٹتی تھی چاندنی پڑی
دیتا تھا بوسے یار کے سینہ سے مل گھڑی گھڑی
کیا ہی گھڑی تھی عیش کی اس میں یہ آ بلا پڑی

صبح ہوئی گجر بجا پھول کھلے ہوا چلی
یار بغل سے اٹھ گیا جی ہی کی جی میں رہ گئی

باغ تھا یا کہ خلد وہ یا کہ بہشت یا ارم
یار تھا یا کہ حور تھا یا کہ پری وہ یا صنم

چاندنی تھی وہ چاندنی چاند کا رنگ جس سے کم
دونو نشے مین مست ہوکے پلنگ پہ چکے ہم
پیتے تھے مے گھڑی گھڑی پیتے تھے سبکو دمبدم
عین مزا تھا وصل کا اسمین نظیر ہے ستم

صبح ہوئی گجر بجا پھول کھلے ہوا چلی
یار بغل سے اٹھ گیا جی ہی کی جی مین رہ گئی

ولہ

رات لگی تھی واہ واہ کیا ہی بہار کی جھڑی
شمع و چراغ و گلبدن بارہ دری تھی باغ کی
منہ کے مزے ہوا کئے غل مے کے نشے گھڑی گھڑی
موسم خوش بہار تھا ابر و ہوا کی دہوم تھی
یار بغل مین غنچہ لب رات اندھیری جھک رہی
اسمین کہین سے ہی ستم ایسی اک آپون چلی

ابر کھلا ہوا گھٹی بوندین تھمین سحر ہوئی
پہلو سے یار اٹھ گیا سب وہ بہار بہ گئی

شب کو ہوئین اہا اہا زور مزون کی مستیان
سبزہ و گلونکی بستیان جنس خوشی کی مستیان
دہوم جہون مین مستیان جہلمین پڑین آستیان
بجلی کی شکلین ہستیان بوندین پڑین برستیان
دونو مین عیش مستیان دونو مین مے پرستیان
اسمین فلک نے یک بیک لوٹین دلون کی بستیان

ابر کھلا ہوا گھٹی بوندین تھمین سحر ہوئی
پہلو سے یار اٹھ گیا سب وہ بہار بہ گئی

برسے تھی کیا ہی جھوم جھوم رات گھٹائین کالیان
بجلیون کی اجالیان بارہ دری کی جالیان
چلتی تھین مے کی پیالیان منہ پہ نشونکی لالیان
کوئلین بولین کالیان سج کے چلے نالے نالیان
عیش کی جھوم مین ڈالیان باہین گلو مین ڈالیان
اسمین فلک نے ڈٹ کر سب وہ ہوائین کھالیان

ابر کھلا ہوا گھٹی بوندین تھمین سحر ہوئی
پہلو سے یار اٹھ گیا سب وہ بہار بہ گئی

ابر و ہوا کی واہ واہ شب کو عجب ہی زور تھے
مہک رہا تھا سب چمن مینہ کے جھڑاکے زور تھے

کوک پپیہے مور تھے جھینگروں کی بھی شور تھے — بادہ کشی کے دور تھے عیش و طرب کے جور تھے
باغ سے تا باغبان بجتے تھے شور بور تھے — آپڑے اسمین ناگہان یہ جو خوشی کے چور تھے

ابر کھلا ہوا گھٹی بوندین تھمین سحر ہوئی
پہلو سے یار اوٹھ گیا سب وہ بہار بہ گئی

چار طرف سے ابر کی واہ اوٹھی تھی کیا گھٹا — بجلی کی جگمگاہٹین رعد رہا تھا گڑگڑا
برسے تھا مینہ بھی جھوم جھوم چھاجون آمنڈ آمنڈ پڑا — جھونکے ہوا کے چل رہے یار بغل مین لوٹتا
ہم بھی ہوا کے لہرین پیتے تھے مے بڑا بڑا — دیکھ ہمین اس عیش مین سینہ فلک کا پھٹ گیا

ابر کھلا ہوا گھٹی بوندین تھمین سحر ہوئی
پہلو سے یار اوٹھ گیا سب وہ بہار بہ گئی

زور مزے سے راتکو برسے تھا مینہ جھمک جھمک — بوندین پڑین ٹپک ٹپک پانی پڑے چھپک چھپک
جام رہے چھلک چھلک شیشی رہے بھبک بھبک — یار بغل مین بانمک عیش و طرب تھی بیدھڑک
ہم بھی نشو مین خوب چھک لوٹتے تھے بہک بہک — کیا ہی سمان تھا عیش کا اتنے مین آہ یک بیک

ابر کھلا ہوا گھٹی بوندین تھمین سحر ہوئی
پہلو سے یار اوٹھ گیا سب وہ بہار بہ گئی

کیا ہی مزہ تھا واہ واہ ابر و ہوا و یار گل — برسے تھا مینہ سنبھل سنبھل گئے آرہی تھی شمع جل
عیش و نشاط بر محل بادہ درلگا تھا محل — شمع سے بھر رہی بغل دلمین قرار جی مین کل
پیتے تھے مئی مچل مچل پیتے تھے جیسے پل پل — اسمین نظیر یک بیک آکے صبح نے کئے خلل

ابر کھلا ہوا گھٹی بوندین تھمین سحر ہوئی
پہلو سے یار اوٹھ گیا سب وہ بہار بہ گئی

ولہ

تسکو چمن مین واہ واہ کیا ہی بہار تھی مچی — پھولوں سے کھلے تھے پھول پھول غنچے کھلے کلی کلی

بیلا چنبیلی رائے بیل موتیا جوہی سیوتی
باد صبا بہی چلتی تہی عطر گلاب مین بسے
حوض ہر ایک چہلکتے تہے نہر بلورین لیتے تہی
شوخ بغل مین غنچہ لب مے کے نشونکی تار سے گے
عیش و طرب کی لہر مین رات جب آدہی ڈہل گئی
اسمین کہین سے ہی غضب نکلی جو مگر چاندنی

صبح کے تڑکے سے ہر ایک یار نے گہر کی راہ لی
ہم بہی دغا مین آگئے مفت بہار لٹ گئی

رات تو کیا ہی عیش کی ٹہہری تہی آکے انجمن
تارے کہلے تہے مہر تن پہول سے کہلے چمن چمن
نرگس و نار و یاسمن سوسن و طرہ سے نسترن
کبک و تدرو خندہ زن بلبل و قمری نعرہ زن
یار بغل مین گلبدن سرخ گلے مین پیرہن
سینہ بسینہ تن بہ تن عیش و طرب کے سب بن
اسمین رقیب دل شکن آیا گجر کا کر کے فن
تہالی کہین سے لا شتاب وہی بجا ٹہن ٹہن

صبح کے تڑکے سے ہر ایک یار نے گہر کی راہ لی
ہم بہی دغا مین آگئے مفت بہار لٹ گئی

باغ مین شب کو واہ واہ کیا ہی مزے سے نکلے گہور تہے
طوطے و بگلے مور تہے فاختو نکے بہی شور تہے
شوخی پہ اپنے زور تہے اوسکے بدن بہی زور تہے
توڑتے کرتے و بعور تہے چہلے بہی پور پور تہے
یار ہمارا چاند تہا چاند کے ہم چکور تہے
ڈنکو چکیں و دور ٹوٹتے تہے دونو تنگ و ڈور سے تہے
می کی نشو نکے شور تہے کپڑے بہی شور بور تہے
بولا رقیب دن ہوئے دوڑیو یارو چور تہے

صبح کے تڑکے سے ہر ایک یار نے گہر کی راہ لی
ہم بہی دغا مین آگئے مفت بہار لٹ گئی

کیا ہی مزے سے تہے آنکہو یارو مین تمسے کیا کہون
صحن چمن ارم نمون ڈالیان جہومین سرنگون
شوخ بغل مین وہ فنون عیش و طرب فسون فزون
می کے بہی تہی آکے خون چہرے نشونمین لالہ گون
یار کے ناز و فسون اپنے بہی عشق اور جنون
جام پکارے منہہ لگون عیش پکارے دم نہ لون
اسمین قیامت بڑی شگون کچہہ نہ بنا تو وہ زبون
پہلکے ہی پہر سے بنکے مرغ بولا ہی آکے گڑون گون

صبح کے ڈر سے ہڑبڑا یار نے گھر کی راہ لی
ہم بھی دغا میں آ گئے مفت بہار لٹ گئی

لوٹیں ہیں کیا ہی ہم نے واہ رات مزے بہار کے
کاکل مشکبار کی طرہ تابدار کے
باہیں گلوں میں یار کی بوس و کنار پیار کے
بھاگا رقیب یار کے ہاتھوں پہ ہاتھ مار کے

انکھڑیاں سرمہ دار کی لعل مسی لگار کے
مے کے نشوں کی تار کی پھولوں کے شاخسار کے
ہاتھوں میں گجرے تار کے لپٹے گلوں میں ہار کے
کچھ نہ بنا تو وہی اذاں اٹھ کے پہ جا پکار کے

صبح کے ڈر سے ہڑبڑا یار نے گھر کی راہ لی
ہم بھی دغا میں آ گئے مفت بہار لٹ گئی

رات ہوئی تھی واہ واہ کیا ہی نشہ رسا رسا
شوخ بغل میں چاند سا دیتا تھا بوسے ہنس ہنسا
جام بدن میں جیسا پھول ہوا تھا بس بسا
اسمیں رقیب گر گسا کرکے سحر کا وسوسا

پیتے تھے مے بسا بسا پھولوں میں ہم بسا بسا
زلفوں میں اسکے دل پھنسا آن و ادا میں جی پھنسا
نیندوں میں یار ہمسا لے تھا جسا ہی کسمسا
لا کے نقارہ یا دہل دھوں دھوں بجایا کس کسا

صبح کے ڈر سے ہڑبڑا یار نے گھر کی راہ لی
ہم بھی دغا میں آ گئے مفت بہار لٹ گئی

کیا ہی نظیر رات کو عیش کے تھے مقابلے
جی پہ خوشی کے در کھلے رنج و تعب کے فاصلے
ناز و ادا کے جو چلے عیش و طرب کے غلغلے
اسمیں رقیب دم شتے بولا ہی سر کر کے اشعلے

مے کے نشے ابھی سب چلے تھے لگے فراخ حوصلے
شوخ کے ناز چلبلے بوسوں کے تھے معاملے
یار لپٹ رہا گلے دلمیں خوشی کے ولولے
باندہ ہو کمر مسافروں کوچ کریں ہیں قافلے

صبح کے ڈر سے ہڑبڑا یار نے گھر کی راہ لی
ہم بھی دغا میں آ گئے مفت بہار لٹ گئی

ولہ

آیا تھا کسی شہر سے اک ہنس بچارا
اک پیڑ پہ تھے جنگل کے ہوا اسکا گذارا

رہتے تھے بہت جانور اوس پیڑ کے اوپر
اوسنے بھی کسی شاخ پہ گھر اپنا سنوارا

دیکھا جو طیوروں نے اوسے حسن میں خوش رنگ
وہ ہنس لگا سبکی نگاہوں میں پیارا

بازو لگڑ و جرہ و شاہین ہوئے عاشق
شکروں نے بھی شکرے سے کیا اسکا مدارا

کچھ لال چڑے پدڑے بیے ہونے پڑے ہی نہ غش تھے
پدڑی بھی سمجھتے تھی اوسے آنکھہ کا تارا

زاغ و زغن و طوطی و طاؤس و کبوتر
سب کرنے لگے اوسکی محبت کا اشارا

جتنے غرض اس پیڑ پہ رہتے تھے پرندے
اوس ہنس پہ اون سبنے دل و جان کو وارا

صحبت جو ہوئی ہنس کی اون جانوروں مین
اک چند رہا خوب محبت کا گذارا

اوس ہنس کو جب ہوگئے دو چار مہینے
اک روز وہ یاروں کی طرف دیکھہ پکارا

لو یارو ہم اب جاوینگے کل اپنے وطن کو
اب تمکو مبارک رہے یہ پیڑ تمہارا

اس بات کے سنتے ہی جو ہر ایک کے اوڑے ہوش
سب بولے کہ یہ فرقت تو نہیں ہمکو گوارا

ہم جتنے ہیں سب ساتھہ تمہارے ہی چلینگی
یہ درد تو اب ہمسے نجاویگا سہارا

اسمین جو شب کو چکی ہوئی صبح نمودار
پر اپنا ہوا پہ جو ہیں اوس ہنس نے مارا

سب ساتھہ چلے اسکے وہ ہمراز و ہواخواہ
ہر ایک نے اوڑنے کی لیے پنکھہ پسارا

دو کوس اوڑے تھے جو ہوئی ماندگی غالب
پھر پر مین کسی کے نرہا قوت و یارا

کوئی تین کوئی چار کوئی پانچ اوڑا کوس
کوئی آٹھہ کوئی نو کوئی دس کوس مین ہارا

کوئی یہاں رہا کوئی وہان رہا کوئی رہگیا لاچار
کوئی اور اوڑا آگے جو تھا سب مین کرارا

چیلین رہین کوسے گیے اور باز بھی تھک گئے
اوس تک پہلے ہی منزل مین لیا سب نے کنارا

سب رہ گئے جو ساتھہ کے ساتھی تھے نظیر آہ
آخر کے تئین ہنس اکیلا ہی سدھارا

ولہ

کیا قہر ہی یارو جسے آجائے بڑھاپا / اور عیش جوانی کے تئین کھائے بڑھاپا
عشرت کو ملا خاک مین غم لائے بڑھاپا / ہر کام کو ہر بات کو ترسائے بڑھاپا

سب چیز کو ہوتا ہی برا ہائے بڑھاپا
عاشق کو تو اللہ نہ دکھلائے بڑھاپا

جو لوگ خوشامد سے بٹھاتے تھے گھڑی پہر / چھاتی سے لپٹتے تھے محبت کی جتا لہر
اب آکے بڑھاپے نے کیا ہائے یہ کچھہ قہر / اب جن کے کنے جاتے ہین لگتے ہین انہین زہر

سب چیز کو ہوتا ہی بُرا ہائے بڑھاپا
عاشق کو تو اللہ نہ دکھلائے بڑھاپا

آگے تو پریزادیہ کہتے تھے ہمین گھیر / آتے تھے چلے آپ جو لگتی تھی ذرا دیر
سو آکے بڑھاپے نے کیا ہائے یہ اندھیر / جو دوڑ کے ملتے تھے سو اب لیتے ہین مُنہ پھیر

سب چیز کو ہوتا ہی بُرا ہائے بڑھاپا
عاشق کو تو اللہ نہ دکھلائے بڑھاپا

تھے جب تلک ایام جوانی کے ہرے روکھہ / محبوب بھی ملتے تھے نہ دیکھہ جنہین بھوکھہ
نت بیٹھے تھے پند سے انکے جبتک تھا ہرا روکھہ / اب کیا ہی جو بیت جھڑ ہوا اور جڑ ہی گئی سوکھہ

سب چیز کو ہوتا ہی بُرا ہائے بڑھاپا
عاشق کو تو اللہ نہ دکھلائے بڑھاپا

آتے تھی جہان گلبدن اور یوسف ثانی / دیتے تھے ہمین پیار سے چھلونکی نشانی
مرجائین تو اب مُنہ مین نہ ڈالے کوئی پانی / کس دکھہ مین ہمین چھوڑ گئی ہائے جوانی

سب چیز کو ہوتا ہی بُرا ہائے بڑھاپا
عاشق کو تو اللہ نہ دکھلائے بڑھاپا

یاد آتے ہین ہمکو جو جوانی کے وہ ہنگام / اور جام دلارام مزے عیش اور آرام

دن سب مین جو دیکھون تو نہین ایک کا اب نام
کیا ہم پہ ستم کر گیئے یہ گردش ایام

سب چیز کو ہوتا ہی برا ہائے بڑہاپا
عاشق کو تو اللہ نہ دکھلائے بڑہاپا

مجلس مین جو انکے تو ساغر ہین چھلکتے
ہم لوگ کھڑے دور سے ہین رشک سے تکتے
چہلین ہین بہارین ہین پری رو ہین جہمکتے
وہ عیش و طرب کرتے ہین ہم سر ہین پٹکتے

سب چیز کو ہوتا ہی برا ہائی بڑہاپا
عاشق کو تو اللہ نہ دکھلائی بڑہاپا

اب پانون پڑین اونکے تو ہرگز نہ بلا دین
اتنا تو کہان اب جو کوئی جام پلا دین
جا بیٹھین تو اک دم مین خفا ہو کے اوٹھا دین
گر جان نکلتی ہو تو پانی نہ چوا دین

سب چیز کو ہوتا ہی برا ہای بڑہاپا
عاشق کو تو اللہ نہ دکھلای بڑہاپا

جب عیش کے مہمان تھے اب غم کی ہوئے ضیف
جب اینٹھ کے چلتے تھے سپر باندہ اوٹھا سیف
اب خون جگر کہاتے ہین جب پیتے تھے سو کیف
اب ٹیک کے لاٹھی کو کہین چلتے ہین صد حیف

سب چیز کو ہوتا ہے برا ہای بڑہاپا
عاشق کو تو اللہ نہ دکھلای بڑہاپا

تھے ہم بھی جوانی مین بہت عشق کی پورے
اب آ کے بڑہاپے نے کئے ایسے ادہورے
وہ کوسنے گلرو تھے جو ہم نے نہین گہورے
پر جہڑ گئے دم اڑ گئی پہرتے ہین لنڈورے

سب چیز کو ہوتا ہی برا ہای بڑہاپا
عاشق کو تو اللہ نہ دکھلای بڑہاپا

کیا یارو ادا لٹ ہی گیا ہمسے زمانا
چہیڑے ہے کوئی ڈال کے دادا کا بہانا
جو شوخ کہ تھے اپنے نگاہون کے نشانا
ہنسکر کوئی کہتا ہے کہان جاتے ہو نانا

سب چیز کو ہوتا ہی برا ہای بڑھاپا
عاشق کو تو اللہ نہ دکھلای بڑھاپا

پوچھیں جسے کہتا ہے وہ کیا پوچھے ہی بڈھے
بیٹھیں تو یہ ہو دھوم کہاں بیٹھے ہی بڈھے
آویں تو یہ غل ہو کہ کہاں آوے ہی بڈھے
دیکھیں جسے کہتا ہے وہ کیا دیکھے ہی بڈھے

سب چیز کو ہوتا ہی برا ہای بڑھاپا
عاشق کو تو اللہ نہ دکھلای بڑھاپا

کیا یار کو ہیں گو کہ بڑھاپا ہے ہمارا
جب بوڑھا ہمیں ہای جہاں کہہ کے پکارا
پر بوڑھے ہے کہنا نہیں تو ہی سہارا
کافر نے کلیجہ میں گویا تیر سا مارا

سب چیز کو ہوتا ہی برا ہای بڑھاپا
عاشق کو تو اللہ نہ دکھلای بڑھاپا

خوباں ہیں اگر جاویں تو ہوتی ہی یہ پھکڑی
موچھیں کہیں بتی کے لیے جاتی ہیں پکڑی
کھینچے ہے کوئی ہاتھ کوئی پکڑے ہی لکڑی
داڑھی کو پکڑ کھینچ کوئی جھاڑے ہی مکڑے

سب چیز کو ہوتا ہی برا ہای بڑھاپا
عاشق کو تو اللہ نہ دکھلای بڑھاپا

کہتا ہی کوئی چھین لو اد بن لوٹڑی کی لاٹھی
اتنی کسی کافر کو سمجھ اب نہیں آتی
کہتا ہی کوئی شوخ کہ ہاں کھینچ لو داڑھے
کیا بوڑھے جو ہوتے ہیں تو کیا ان کے نہیں جے

سب چیز کو ہوتا ہی برا ہاے بڑھاپا
عاشق کو تو اللہ نہ دکھلاے بڑھاپا

یک وقت وہ تھا ہم ہی مزے کرتے تھے گن گن
یک وقت یہ ہی ہاے جو سب کرتے ہیں اب گھن
محبوب پری زاد تھے ہنستے تھے سے ملے بن
یا ایک وہ ایام تھے یا ایک یہ ہیں دن

سب چیز کو ہوتا ہی برا ہای بڑھاپا

عاشق کو تو اللہ نہ کہلائے بڑھاپا

بوڑھوں میں اگر جاویں تو لگتا نہیں واں دل
وان کیونکہ لگے دل تو ہی محبوبوں کا مائل
محبوبوں میں جاویں تو وہ سب چھیڑیں ہیں ململ
کیا سخت مصیبت کی پڑی آ کے مشکل

سب چیز کو ہوتا ہی بُرا ہے بڑھاپا
عاشق کو تو اللہ نہ کہلای بڑھاپا

نکہت کو ہماری اگر اسواری گئی ہے
تو واں بھی لگی ساتھ ہی خواری گئی ہے
سنتے ہیں کہ کہتے ہوئی نہاری گئی ہی
لو دیکھو بڑھاپے میں یہ مت ماری گئی ہے

سب چیز کو ہوتا ہی برا ہے بڑھاپا
عاشق کو تو اللہ نہ کہلائے بڑھاپا

پگڑی ہو اگر لال گلابی تو یہ آفت
کہتا ہی ہر ایک دیکھ کے کیا خوب ہی رنگت
ٹھٹھے سے کوئی کہتا ہے کہ شکل یہ رحمت
لاحول ولا دیکھیے بوڑھے کی حماقت

سب چیز کو ہوتا ہی بُرا ہے بڑھاپا
عاشق کو تو اللہ نہ کہلائے بڑھاپا

گر بیاہ میں جاویں تو یہ ذلت ہی اوٹھانا
چھٹتی ہی سنے باپ نکاحی کا نشانا
رنڈیوں میں اگر جاویں تو مشکل ہے پھر آنا
افسوس کسی جا نہیں بوڑھے کا ٹھکانا

سب چیز کو ہوتا ہے بُرا ہی بڑھاپا
عاشق کو اللہ نہ کہلائے بڑھاپا

دریا کے تماشے کو اگر جاویں تو یارو
کہتا ہی ہر اک دیکھ کے جاتے ہو کہاں کو
اوریہ کے شرارت سے کوئی تعصبے ہی بدخو
کیوں خیر ہی کیا خضر سے ملنے کو چلے ہو

سب چیز کو ہوتا ہی برا ہے بڑھاپا
عاشق کو تو اللہ نہ کہلائے بڑھاپا

گر آج کو ہوتے وہ جوانی کے زمانے
قدرت تھی جو یون چیز کو ہستے ہوئے وہ زمانے
مشکل ابھی پڑ جاتی نہین تھے پیچھے چھڑانے
ایکدم مین ابھی لگتی او ہی سے ہے مچانے

سب چیز کو ہوتا ہے برا ای بڑہا پا
عاشق کو تو اللہ نہ کہلائے بڑہا پا

گر ناچ مین جاوین تو یہ حسرت ہی ستاتی
جو ناچے ہی کافر وہ نہین دہیان مین لاتی
اور اونکے طرف جاوین تو انکھین ہی لڑاتی
پر ہمکو تو کافر وہ انگوٹھا ہے دکھاتی

سب چیز کو ہوتا ہی برا ہاے بڑہا پا
عاشق کو تو اللہ نہ کہلائے بڑہا پا

گر نانگا اونمین کو لی بوڑہی ہی کہاتے
البتہ بڑہاپے پہ ہی تک رحم وہ لاتے
پھیکی سے پڑانی سے لگاوٹ ہی جتاتی
پر پھر بھی وہ ہمکو ذرا خوش نہین آتی

سب چیز کو ہوتا ہی برا ہاے بڑہا پا
عاشق کو تو اللہ نہ کہلائے بڑہا پا

تکلے کی جوانمرکی وہ کہلاتی ہی کسبی
گر اونمین کبھی جاوین تو ہوتی ہی خرابی
منہ دیکھتے ہی سب کہتے ہین سب آو بڑے میے
کیا آئے ہو یہان کرنے کو پیری و مریدیے

سب چیز کو ہوتا ہی برا ہای بڑہا پا
عاشق کو تو اللہ نہ کہلای بڑہا پا

گر جاوین طوایف مین تو لگتی ہین ستانے
کیا آئے ہو حضرت ہمین قرآن پڑہانے
ہنس ہنس کوئی پوچھے ہی نماز ونکے دوگانے
ٹھٹھے سے کوئی پھینکے ہی تسبیح کی دانے

سب چیز کو ہوتا ہی برا ہاے بڑہا پا
عاشق کو تو اللہ نہ کہلائے بڑہا پا

گو جھک کے کمر پانو تلے سر آن لگا ہے
ہر دل مین تو تو بانکا وہی دہیان لگا ہے

کہتے ہین نہ جسے ہمکو یہ ارمان لگا ہی — کہتا ہی وہ کیا بوڑہے کو شیطان لگا ہی

سب چیز کو ہوتا ہی برا ہای بڑہا پا
عاشق کو تو اللہ نہ کہلاسے بڑہا پا

نقلین کوئی اون کے جیسے ہونٹونکی بتاوے — چلکر کوئی گبڑے کی طرح قد کو جھکاوے
داڑہی کے سکنے انگلی کو لالا کے نچاوے — یہ خواری تو اللہ کسیکو نہ دکہاوے

سب چیز کو ہوتا ہی برا ہای بڑہا پا
عاشق کو تو اللہ نہ کہلای بڑہا پا

تہے جیسے جوانین کبھی ہو مہ و زہرہ سے — ویسے ہی بڑہاپے مین چہٹے آنکے سے جھکے
سب آنکا فروہ نظارسے وہ جھکے — اب عیش جوانونکو ہین اور بوڑہونکو ہے ٹکے

سب چیز کو ہوتا ہی برا ہاے بڑہا پا
عاشق کو تو اللہ نہ کہلای بڑہا پا

گر حرص سے داڑہی کو خضاب اپنی لگاوین — جھری جو پڑی منہہ پہ اُسے کیونکہ مٹاوین
گو مکر سے ہنستے کیتئین دانت بنداوین — گردن تو پڑی ہلتی ہی کیا خاک چھپاوین

سب چیز کو ہوتا ہی برا ہاے بڑہا پا
عاشق کو تو اللہ نہ کہلاے بڑہا پا

بوڑہے ہوئے پر حسن کی چاہت نہین چھٹتی — آنکھونسے یہ دیدار کی لذت نہین چھٹتے
اور ویسے ہی محبوب کی لذت نہین چھٹتی — سب چھٹ گیا پر دید کی یہ لت نہین چھٹتے

سب چیز کو ہوتا ہی برا ہای بڑہا پا
عاشق کو تو اللہ نہ کہلاسے بڑہا پا

سنتے ہو جوانو یہ سخن کہتے ہین تمسے — کرتے ہو جو کرلو وہ مزے عیش و طرب کے
جاویگی جوانی تو پہر افسوس کروگے — تم جیسے ہو ویسے تو کبھی ہم بہی جوان تہے

سب چیز کو ہوتا ہی بُرا ہے بڑھاپا
عاشق کو تو اللہ نہ کہلاے بڑھاپا

اب جتنے ہو معشوق یہ سب یاد رکھو بات
جو ہو سو کرو چاہنے والوں کی مدارات
محبوبو غنیمت ہی جوانی کی یہ اوقات
جب بوڑھے ہوے پہر تو ہوے ڈھاک کی دو پات

سب چیز کو ہوتا ہی بُرا ہے بڑھاپا
عاشق کو تو اللہ نہ کہلاسے بڑھاپا

اب جس سے رہیں صاف تو ہوتا ہے وہ گدلا
اللہ نہ دکھلاوے کسی کو یہ ملولا
اس چرخ ستمگار نے سینہ میں حسد لا
کیا ہم سے جوانی کا لیا آہ یہ بدلا

سب چیز کو ہوتا ہے بُرا ہی بڑھاپا
عاشق کو تو اللہ نہ کہلاسے بڑھاپا

تھے جیسے جوانی میں پئے جام سبو کے
ویسے ہی بڑھاپے میں پئے گھونٹ لہو کے
جب آکے گلے لگتے تھے محبوب بھبو کے
اب کہیے تو بڑھیا بھی کوئی منہ پہ نہ تھوکے

سب چیز کو ہوتا ہی بُرا ہے بڑھاپا
عاشق کو تو اللہ نہ کہلاسے بڑھاپا

یہ ہونٹھ جواب پوپلے یارو ہیں ہمارے
ان ہونٹوں نے بوسوں کے مزے رنگ ہیں مارے
ہوتے تھے جوانی میں تو پریوں کے گذارے
اور اب تو چڑیل آ کے اک لات نہ مارے

سب چیز کو ہوتا ہی بُرا ہے بڑھاپا
عاشق کو تو اللہ نہ کہلاسے بڑھاپا

تھے جیسے جوانی کے چڑھے زور ہی سر شیخ
ویسے ہی بڑھاپے کی پڑی آکے اب پیخ
نکلا ہوا تن سو کہو روئی بال رگین نخ
حلوا ہوئے چرخا ہوئے ایسے ہو چرخ

سب چیز کو ہوتا ہی بُرا ہے بڑھاپا

عاشق کو تو اللہ نہ دکھلائے بڑھاپا

محفل میں وہ مستی سے بگڑنا نہیں ہووے
ہنس ہنس کے پریزادوں سے لڑنا نہیں ہووے
ساقی سے پیالوں پہ جھگڑنا نہیں ہووے
وہ گالیاں وہ بوسوں پہ اڑنا نہیں ہووے

سب چیز کو ہوتا ہی بُرا ہائے بڑھاپا
عاشق کو تو اللہ نہ دکھلائے بڑھاپا

کیا دور تھا سر جھکنے کا ہوتا تھا صد افسوس
اب مر بھی اگر جاویں تو ہوتا ہی کد افسوس
ہر غنچہ دہن دیکھ کے کرتا تھا صد افسوس
افسوس صد افسوس صد افسوس صد افسوس

سب چیز کو ہوتا ہے بُرا ہائے بڑھاپا
عاشق کو تو اللہ نہ دکھلائے بڑھاپا

جب جانکی ٹوٹا ہمیں چھیڑیں ہیں بدلخواہ
اوسوقت تو ہم یارو دم سرد سے بھر آہ
اور چھیڑ کے مجلس سے اوٹھاتے ہیں اگر آہ
رو رو کے یہی کہتے ہیں اب کیوں مرے اللہ

سب چیز کو ہوتا ہی بُرا ہائے بڑھاپا
عاشق کو تو اللہ نہ دکھلائے بڑھاپا

وہ جوش نہیں جس کے کوئی خوف سی دہلی
جب ہوس سے ہوتا ہے تھکے پانوں بھی چھلے
وہ زعم نہیں جس سے کوئی بات کو سہہ لے
پھر جس کے جو کچھ شوق میں آوے سو ہی کہہ لے

سب چیز کو ہوتا ہی بُرا ہائے بڑھاپا
عاشق کو تو اللہ نہ دکھلائے بڑھاپا

گر ہوتی جوانی تو ابھی دھوم یہ مچتی
جب کرتی وہ انگیا کی اڑا ڈالتے دھجی
چھاتی سے لپٹ دم میں کڑک ڈالتے پسلی
پر کیا کریں یارو کہ بڑھاپے نے بری سی کی

سب چیز کو ہوتا ہی برا ہائے بڑھاپا
عاشق کو تو اللہ نہ دکھلائے بڑھاپا

کرتے تھے جوانی مین تو سب آ کے آ چاہ
اور حسن کہاتے تھے وہ سب آ کے دلخواہ

یہ پھر بڑہاپے سے کیا آہ نظیر آہ
اب کوئی نہین پوچھتا اللہ ہے اللہ

سب چیز کو ہوتا ہے برا ہی بڑہاپا
عاشق کو تو اللہ نہ دکھلائی بڑہاپا

ولہ

نظر آیا مجھے یک شوخ ایسا نازنین چنچل
کہ جس کے دیکھکر سج وج میرا دل ہوگیا بیکل

ادا بھی چلبلی اور آن مین بھی کچھ عجب چھلبل
فسونگر انکھڑیان ظالم کی اور جسپر لگا کاجل

کبھی نظرین لڑاوے اور کبھی مکھڑے پہ لے انچل
پڑا در کانین جھلکے گلے مین سج رہی ہیکل

نگارے گلعذارے نوبہارے نازپیرائے
دلارامے پری شکلے بہے شوخ دلآرائے

وہ یہ سمن تن اور جڑی مکھ تین چند لجائے
بھوین دہنکین تان کین پلکین تان بجائے

سنے مجھے اوس شوخ چنچل نے جب اپنا حسن دکھلایا
دکھا کر یک نظر چلتا ہوا اور مجھکو تڑپایا

گرا مین ہوکی بیخود یون پہ یکایک جیسے ہو سایا
پھر اسمین ہوش جب آیا تو دل سینہ مین گھبرایا

بہت سا اوس گھڑی مین نے تو پیارے دلکو سمجھایا
نہ مانا دل کسے ہرگز ڈہونڈہتا ہی وسکا ٹھہرایا

کشیدم نالہ از شوق پیراہن قبا کردم
برای جستن او صبر و تسکین را رہا کردم

بھینٹ بھی جاتین کبھی بیتین آنسو الائے
ہی کوئی ایسا منت جو پیتم مند رتبائے

کہون کیا اوس گھڑی یارو عجب احوال تھا میرا
ہر اک سے پوچھتا تھا ہر گھڑی اوس شوخ کا ڈیرا

طلب کی کثرتین اور جستجو کا شوق بہتیرا
ادہر آہون کی سوزش اور ادہر اشکون نے آ گھیرا

کبھی تھی اسطرف جہانکی کبھی تھا اوسطرف پھیرا
جو کوئی پوچھتا تھا کیون میان کیا حال ہی تیرا

ازو میگفتم احوالم مپرس اے یار غمخوارم
خرابم دلفگارم بیقرارم نو گرفتارم

الگن پہندا اوریری اور من ہنس دیتو روے
درکن جادو وڈار کے سڈ بدو دنی کہوے

ابہی یہان ایک پری رو گر گیا ہی مجہکو دیوانہ
پلایا اوسکی آنکہون نے مجہے اس می کا پیمانہ
ملون یکدم تو مین اپنا سناؤن اوسکو افسانہ
اگر وانی چنان کن لطف تا بینم مکانش را

میرا دل ہو گیا اوس شمع رو کو دیکہہ پروانہ
نگہ نے کر دیا اوسکے مجہے یک پل مین مستانہ
مکان اوسکا بتجہے معلوم ہے ای یار کچہہ با نہ
نہم سر بر درش در شوق بوسم آستانش را

نیہ گری کا ہار ہی ہون توری بلہار
بارت ہی مورے بره دکہہ پیحل واکے دوار

یہ سنکر تہا وہ کہتا مین تجہے اوسکا پتا دیتا
ابہی لیجا کے تجہکو اوسکی ڈیوڑہی پر بٹہا دیتا
اوسے جاکے اوسکے حلقۂ در کو ہلا دیتا
ولیکن آن بت سرکش ز عاشق عار میدارد

نہین ہین ساتہہ جاکر تجہکو اوسکا گہر بتا دیتا
جو وہانکے بیٹہنے کے طور ہین وہ سب جتا دیتا
نکلتا جب تو خوبی سے تجہے اوس سے ملا دیتا
رسیدن تا درش آسان نباشد کار میدارد

پلک کتارین یارکے ہر و رکت بہاے
کہہ کے آہ سامرت جو وسکے دوار جاے

یہ باتین کہکے تہا میرے بت وہ دلکو بہلا تا
مگر مجہکو بغیر از دیکہنے کے کچہہ نہتا بہاتا
کبہی دیوانہ بنکر سوی صحرا تہا نکلجاتا
ببینم آخرش او راز من تا کی نہان باشد
نیہ لگکے ریت ہی ان مین سے دہو کہوے

جو الفت مین لگاتے ہین وہی تہا مجہکو بتلاتا
کبہی تہا آہ کرتا اور کبہی تہا اشک بہر لاتا
دل شیدا کو اپنے تہا کبہی اسطرح سمجہاتا
اسیران محبت را کجا پرواے جان باشد
پیت ڈگر جب رکہا ہونی ہوی سو ہو

وہ تہا یہ بات سنتا جب مرا منہہ دیکہہ رہتا تہا
مرا دل آتش فرقت مین اوس دم لگی دہتا تہا

جو چلتا تہا تو وہ اپنی طرف کو ہاتہہ کہتا تہا
نہتا کچہہ بن جو آتا اوس سے وہ ورنج سہتا تہا

گریبان تک پڑا اشک اسگھڑی انکھون سے بہتا تھا
وہ کہتا تھا ارے پھر جا تو مین یون اوس سے کہتا تھا
کشم آہ و نمایم گریہ و شام و سحر گردم
نہ بینم تا رخش از جستجو ہرگز نہ برگردم

پیتم سے کئی من ہوس کے کیون ہان گمان
بن دیکھے وار روپ کے میری اکرہت پران

چلا وہان سے مین اوس غمخوار کی باتون سے گھبرا کر
یہی تھی آرزو دلمین کوئی بتلائے اسکا گھر
پریشان حال پھرتا تھا کبھی ایدھر کبھی اودھر
بتایا جب مکان اوسکا تو بیٹھا ایک رستے پر
یکایک دیکھتا کیا ہون کہ آ پونہچا وہین دلبر
اوٹھا مین اور کہا یون رکھکے سر اوسکے قدمون پر
مرا مجروح کردی در نگاہم رخ بپوشیدی
چہ تقصیرم کہ دلبردی و حال من نپرسیدی

من ہیرا بس کر لیو کاہے سے کیے اوٹ
ایسی موتین من ہرن کہان آئی کھوٹ

کہی یہ بات جب اوس شوخ سے مینے بچشم نم
تو پہلے نازمین وہ نازنین مجھسے ہوا برہم
لگا مجھکو جھڑکنے ہی گھڑی تیوری چڑہا باہم
پہر اسمین رحم جو آیا تو ہنسکر یون کہا اسدم
سمجھے زخمی جو کر آگے سے شہاب تیغ نگہ سے ہم
لگا دینگے ترے ہر زخم پر اب لطف کا مرہم
نظیر این حرف چون گفت آن نگار دلستان من
غم از دل رفت و آمد شادمانیہا بجان من

من ہیرو پایات مین پیت بھیو پرسند
نکسو دکھہ من بیچ تی آن بھری آنند

ولہ

کوڑی ہی نہ جنکے پاس وہ اہل یقین ہین
کہانیکو اونکے نعمتین سو بہترین ہین
کپڑے بھی اونکے تن ہین نہایت مہین ہین
سمجھین ہین اوسکو وہ جو بڑا نکتہ چین ہین

کوڑی کے سب جہان مین نقش و نگین ہین
کوڑی نہو تو کوڑی کے پہر تین ہین

کوڑے بغیر سوتے تھے خالی زمین پر
سپنکے سنہری بندہ گئے جامونکے چین پر
کوڑی ہوئی تو سرمنے لگے شہ نشین پر
ہوتی کے پیچھے لگ سگئے گہوڑونکے زین پر

کوڑیکے سب جہانمین نقش و نگین ہین
کوڑی نہو تو کوڑی کی پہر تین تین ہین

کوڑی ہی چاہتی ہی سدا بادشاہ کو
لیکر چہڑی رومال گدا نسے نباہ کو
کوڑی ہی تہام لیتی ہی فوج و سپاہ کو
پہرتا ہی ہر دوکانپہ کوڑی سکے چاہ کو

کوڑیکے سب جہانمین ہین نقش و نگین ہین
کوڑی نہو تو کوڑی سکے پہر تین تین ہین

کوڑی نہو تو پہر یہ جہمیلا کہانسے ہو
رتہہ خانہ فیلخانہ طویلہ کہانسے ہو
منڈوا کے سر فقیر کا چیلا کہان سے ہو
کوڑی نہو تو سائین کا میلا کہانسی ہو

کوڑیکے سب جہانمین نقش و نگین ہین
کوڑی نہو تو کوڑی سکے پہر تین تین ہین

کاندہے پہ تیغ دہرتے ہین کوڑیکے واسطے
سا اتنک تو لوک مرتے ہین کوڑیکیواسطے
آپس مین خون کرتے ہین کوڑیکے واسطے
جو جان دے گذرتے ہین کوڑیکے واسطے

کوڑیکی سب جہانمین نقش و نگین ہین
کوڑی نہو تو کوڑی سکے پہر تین تین ہین

گالی و مار کہاتے ہین کوڑیکے واسطے
سو ملک چہان آتے ہین کوڑیکے واسطے
شرم و حیا اوٹہاتے ہین کوڑیکیواسطے
مسجد کو دم مین ڈہاتے ہین کوڑیکیو اسطے

کوڑیکے سب جہانمین نقش و نگین ہین
کوڑی نہو تو کوڑی کی پہر تین تین ہین

کتنے تو ہم مین ایسے ہین کوڑیکے مبتلا
خست نہین ہی ایساہی کوڑے کا مرتبہ
کوڑی ہو گندگی مین تو لین دانت سے اوٹہا
کوڑی دانت سے اٹہاوے ہم آنگہوںسے لین اوٹہا

کوڑیکے سب جہانمین نقش و نگین ہین
کوڑی نہو تو کوڑی کی پہر تین تین ہین

کوڑی ہی پالتی ہی طوایف کیتنین للتاڑ
کوڑی ہی اسکی لیتی ہے انگیا و کرتی پہاڑ

کوڑی ہی لونڈے باز کی کرتی ہی جیز چھاڑ لڑکا بہی دم مین آتا ہے بس کوڑیو نکا جھاڑ

کوڑی کے سب جہانمین نقش و نگین ہین
کوڑی نہو تو کوڑی کے پہر تین تین ہین

بن کوڑی خورد ہی سے کے برابر بہی پت نتہی
آگے گما شتو سے نکلے کہلی ہر طرف بہی
کوڑی جب آئی پاس تو بن بیٹھے سیٹھ جی
پہر وہ جو کچہہ کہین تو وہی بات ہی سہی

کوڑیکے سب جہانمین نقش و نگین ہین
کوڑی نہو تو کوڑی کی پہر تین تین ہین

بن کوڑی تہین نہ تیل کی باسی سنکوڑیان
یون خلق دوڑے تکہیان جون گوہ پہ دوڑیان
کوڑی ہوی تو چھٹنے لگین سب لبنے چوڑیان
خالق نے کیا ہی چیز بنائین ہین کوڑیان

کوڑی کیے سب جہانمین نقش و نگین ہین
کوڑی نہو تو کوڑی کی پہر تین تین ہین

خاصے محل بناتے ہین کوڑیکے زور سے
پل اور سرا بناتے ہین کوڑیکے زور سے
پکے کوئین کہدواتے ہین کوڑیکے زور سے
باغ و چمن لگاتے ہین کوڑیکے زور سے

کوڑیکے سب جہان مین نقش و نگین ہین
کوڑی نہو تو کوڑی کی پہر تین تین ہین

لے منعم و فقیر سے تا شاہ او وزیر
دیتے ہین جان کوڑی پہ طفل و جوان و پیر
کوڑی وہ دلربا ہی کہ ہی سبکے دلپذیر
کوڑی عجب ہی چیز مین اب کیا کہون نظیر

کوڑیکے سب جہانمین نقش و نگین ہین
کوڑی نہو تو کوڑی کی پہر تین تین ہین

ولہ

پیسے ہی کا امیر کے دلمین خیال ہی
پیسے ہی کا فقیر بھی کرتا سوال ہے
پیسا ہی فوج پیسا ہی جاہ و جلال ہے
پیسے ہی کا تمام یہہ رنگ و دوال ہے

پیسا ہی رنگ و روپ ہے پیسا ہی مال ہی
پیسا نہو تو آدمی چرخے کی مال ہے

پیسے کے ڈھیر ہونیسے سب سیٹھہ ساہ ہین
پیسے کے زور شور ہین پیسے کے ٹھاٹھہ ہین
پیسے کے کوٹھے کوٹھیان چھہ سات آٹھہ ہین
پیسا نہو تو پیسے کے پھر ساٹھہ ساٹھہ ہین

پیسا ہی رنگ و روپ ہے پیسا ہی مال ہے
پیسا نہو تو آدمی چرخے کی مال ہے

پیسا نہو تو ہاتھی بھی دمڑیکا سستا ہے
پیسے سے اونٹ لاکھہ اشرفیکو سستا ہے
ہر وقت جسکے سامنے پیسا برستا ہی
لادے ہی اونٹ کو کوئی ہاتی کو کستا ہی

پیسا ہی رنگ و روپ ہے پیسا ہی مال ہے
پیسا نہو تو آدمی چرخے کی مال ہے

پیسا جو ہووے پاس تو کندن سے ہین ڈھلے
پیسے بغیر مٹی کے اوس سے ڈھیلے بھلے
پیسے سے چنی لاکھہ کی یک لعل دیکھے کے
پیسا نہو تو کوڑی کو موتی کوئی نہ لے

پیسا ہی رنگ و روپ ہے پیسا ہی مال ہے
پیسا نہو تو آدمی چرخے کی مال ہے

پیسے سے چہرہ تاش سے کے مکھڑے سنہری ہین
سیر و طرب کے عیش و مزے گھر سے گھرے ہین
ہر لحظہ ماہ عید نما شکل و چہرے ہین
ہر دم بسنت ہولی دیوالی دسہرے ہین

پیسا ہی رنگ روپ ہے پیسا ہی مال ہے
پیسا نہو تو آدمی چرخے کی مال ہے

پیسا نہو تو باغ و کنوے پھر کہانسے ہون
کھانے کو پوری اور یہ لڈوے پھر کہانسے ہون

عیش و طرب کے سب نگے ڈھنڈے پہر کہانے ہون
جلوا کچوری مال ٹٹولے پہر کہانے ہون

پیسا ہی رنگ روپ ہے پیسا ہی مال ہے
پیسا نہو تو آدمی چرخے کی مال ہے

پیسا جو ہو تو دیو کی گردن کو باندہ لائیے
پیسا نہو تو مکڑی بھی جالی سے بر نہ آ سکے

تھے پیسے سے لالہ بھیا جی اور چودھری کہائیے
بن پیسے ساہوکار بھی یک چور ساد کہائیے

پیسا ہی رنگ روپ ہے پیسا ہی مال ہے
پیسا نہو تو آدمی چرخے کی مال ہے

چھوہی لعل و زر بجو ہرین کی پیچ ہے
گر و زر ہے تو سیر بھی گلشن کے بیچ ہے

پوری بھگت بھی پیسے کی سب رنگے بیچ ہی
ورسن بھی خوب و روپ کی سب دہن کی پیچ ہی

پیسا ہی رنگ روپ ہے پیسا ہی مال ہے
پیسا نہو تو آدمی چرخے کی مال ہے

جوٹے ہے چمن بہار مین پیسے کیو اسطے
گہنے مرصع کار ہین پیسے کیو اسطے

خوشبو کے پہول ہار مین پیسے کیو اسطے
سب نقش او رنگار ہین پیسے کیو اسطے

پیسا ہی رنگ روپ ہی پیسا ہی مال ہی
پیسا نہو تو آدمی چرخے کی مال ہے

پیسے سے موتی چونی کا عز و وقار ہے
پیسے مین گر غمی ہو تو وہ بھی بہار ہے

پیسے سے اعتبار ہی اور افتخار ہے
بن پیسے بغیر شادی بھی ہووے تو خوار ہے

پیسا ہی رنگ روپ ہی پیسا ہی مال ہے
پیسا نہو تو آدمی چرخے کی مال ہے

پیسا ہی جب دلاتا ہی افسانے کے ہاتھ کو
پیسا ہی زیب دیتا ہی بیاہ اور برات کو

بہاگی ہی سنگا بھی آسنکے پوچھے نہ بات کو
بن پیسہ یاد دولہ نبے آوے ہے رات کو

پیسا ہی رنگ روپ ہی پیسا ہی مال ہی
پیسا نہو تو آدمی چرخے کی مال ہی

پیسے نے جگ میں پھیلایا ہی اپنا جال
پیسے کے آگے کیا ہیں یہ محبوب خوشجمال
تے پھنستے ہیں اوس مکان میں فرشتونکے پر و بال
پیسا پر انکو لائے پرستان سے نکال

پیسا ہی رنگ روپ ہی پیسا ہی مال ہی
پیسا نہو تو آدمی چرخے کی مال ہے

تیغ اور سپر اوٹھاتے ہیں پیسے کی چاٹ پر
میدان میں زخم کھاتے ہیں پیسے کی چاٹ پر
تیر و سنان لگاتے ہیں پیسے کی چاٹ پر
یہان تک کہ سر کٹاتے ہیں پیسے کی چاٹ پر

پیسا ہی رنگ روپ ہے پیسا ہی مال ہے
پیسا نہو تو آدمی چرخے کی مال ہے

عالم میں خیر کرتے ہیں پیسے کے زور سے
دوزخ میں فیر کرتے ہیں پیسے کے زور سے
بنیاد دیر کرتے ہیں پیسے کے زور سے
جنت کی سیر کرتے ہیں پیسے کے زور سے

پیسا ہی رنگ روپ ہے پیسا ہی مال ہے
پیسا نہو تو آدمی چرخے کی مال ہے

دنیا میں دین دار کہاتا ہی نام سے
پیسا ہی جسم و جان ہی پیسا ہی کام ہے
پیسا جہان کے بیچ وہ قائم مقام ہے
پیسے ہی کا نظیر یہ آدم غلام ہے

پیسا ہی رنگ روپ ہی پیسا ہی مال ہے
پیسا نہو تو آدمی چرخے کی مال ہے

ولہ

ہی دنیا جسکا ناؤن میان یہ عجب طرح کی بستی ہی
یہان ہر دم جھگڑے اٹھتے ہیں ہر آن عدالت بستی ہی
جو مہنگو انکو تو مہنگی ہی اور سستونکو یہ سستی ہے
گر مستی کرو تو مستی ہی اور پستی کرو تو پستی ہے

کچھہ ویر نہیں اندھیر نہیں انصاف اور عدل پرستی ہے
اس ہاتھہ کرو اوس ہاتھہ ملے یہان سودا دست بدستی ہی

جو اور کسی کا مان رکھے تو اسکو بھی ارمان ملے
نقصان کرے نقصان ملے احسان کرے احسان ملے
جو پان کھلاوے پان ملے جو روٹی دے تو نان ملے
جو جیسا جسکے ساتھہ کرے پھر ویسا اوسکو آن ملے

کچھہ ویر نہیں اندھیر نہیں انصاف اور عدل پرستی ہی
اس ہاتھہ کرو اوس ہاتھہ ملے یہان سودا دست بدستی ہی

جو اور کسی کی جان بخشے تو اوسکی بھی حق جان رکھے
جو یاں کا رہنے والا ہی یہ دل میں اپنے جان رکھے
جو اور کسی کی آن رکھے تو اسکی بھی حق آن رکھے
یہ ترت پھرت کا نقشہ ہی اس نقشے کو پہچان رکھے

کچھہ ویر نہیں اندھیر نہیں انصاف اور عدل پرستی ہی
اس ہاتھہ کرو اوس ہاتھہ ملے یہان سودا دست بدستی ہی

جو پار اتارے اور ونکو اسکو بھی ناو اترنی ہی
شمشیر تبر بندوق سنان اور نشتر تیر نہرنی ہی
جو غرق کرے پھر اسکو بھی یہان ڈبکوں ڈبکوں کرنی ہی
یہان جیسی جیسی کرنی ہی پھر ویسی بھرنی ہی

کچھہ ویر نہیں اندھیر نہیں انصاف اور عدل پرستی ہی
اس ہاتھہ کرو اوس ہاتھہ ملے یہان سودا دست بدستی ہی

جو اور پہ اونچا بول کرے تو اسکا بول بھی بالا ہی
بے ظلم خطا جس ظالم نے مظلوم ذبح کر ڈالا ہی
اور دے پٹکی تو اوسکو بھی کوئی اوپر پٹکنی والا ہی
اوس ظالم کے بھی لوہو کا پھر بہتا ندی نالا ہی

کچھہ ویر نہیں اندھیر نہیں انصاف اور عدل پرستی ہی
اس ہاتھہ کرو اوس ہاتھہ ملے یہان سودا دست بدستی ہی

جو مصری اور کے منہہ میں دے پھر وہ بھی شکر کھاتا ہی
جو اور کو ڈالی چکر میں پھر وہ بھی چکر کھاتا ہے
جو اور تئیں اب ٹکر دے پھر وہ بھی ٹکر کھاتا ہی
جو اور کو ٹھوکر مار چلے پھر وہ بھی ٹھوکر کھاتا ہی

کچھہ ویر نہیں اندھیر نہیں انصاف اور عدل پرستی ہے

اس ہاتھ کرو اُس ہاتھ ملے یہاں سودا دست بدستی ہی

جو اور کسی کو ناحق میں یہ جھوٹی بات لگاتا ہی
اور کوئی غریب بچارا ہی حق ناحق میں لٹ جاتا ہے
وہ آپ بھی لوٹا جاتا ہی اور لاٹھی پاتی کھاتا ہی
وہ جیسا جیسا کرتا ہی پھر ویسا ویسا پاتا ہے

کچھ دیر نہیں اندھیر نہیں انصاف اور عدل پرستی ہی
اس ہاتھ کرو اُس ہاتھ ملے یہاں سودا دست بدستی ہی

جو اور کی پگڑی لے بھاگے اوسکا بھی اور اچکتا ہی
جو اور پہ چوکی بٹھلا دے اوس پر بھی دھونس دھڑکا ہی
یہاں پشتی میں تو پشتی ہی اور دھکے تیں یہاں دھکا ہی
کیا زور مزے کا جھمکٹ ہی کیا زور یہ بھیڑ بھڑکا ہی

کچھ دیر نہیں اندھیر نہیں انصاف اور عدل پرستی ہی
اس ہاتھ کرو اُس ہاتھ ملے یہاں سودا دست بدستی ہی

ہی کھٹکا اوسکے ساتھ لگا جو اور کسی کو دے کھٹکا
اور غیب سے جھٹکا کھاتا ہی جو اور کسی کو دے جھٹکا
چیرے کے بیچ میں چیرا ہی اور پٹکے بیچ جو ہی پٹکا
کیا کہیے اور نظیر آگے ہی وہ تماشا جھٹ پٹ کا

کچھ دیر نہیں اندھیر نہیں انصاف اور عدل پرستی ہی
اس ہاتھ کرو اُس ہاتھ ملے یہاں سودا دست بدستی ہی

ولہ

یہ پیٹھ عجب ہی دنیا کی اور کیا کیا جنس اکٹھی ہی
یہاں مال کسی کا میٹھا ہی اور چیز کسی کی کھٹی ہی
کچھ پکتا ہی کچھ بنتا ہی پکوان مٹھائی بٹھی ہے
جب دیکھا خوب تو آخر کو نہ چولہا بھاڑ نہ بھٹی ہے

غل شور بگولا آگ ہوا اور کیچڑ پانی مٹی ہے
ہم دیکھ چکے اس دنیا کو یہ دھوکے کی سی ٹٹی ہے

کوئی تاج خرید ہنس ہنس کر کوئی تخت کھڑا بنواتا ہی
کوئی کپڑے رنگے پہنے ہی کوئی گدڑی اوڑھے جاتا ہے
کوئی بھائی باپ چچا ماما کوئی ناتی پوتا کہلاتا ہی
جب دیکھا خوب تو آخر کو نہ رشتہ ہی نہ ناتا ہے

غل شور بگولا آگ ہوا اور کیچڑ پانی مٹی ہی

ہم دیکھہ چکے اس دنیا کو یہ دہوکے کی ٹٹی ہے

کوئی سیٹھ مہاجن لاکھہ پتی بزاز کوئی پنساری ہی
یہاں بوجہہ کسیکا ہلکا ہی اور کسیکی بہاری ہے
کیا جانئے کون خریدیگا اور کسنے جنس اتاری ہی
جب دیکھا خوب تو آخر کو دلال نہ کوئی بیوپاری ہے

غل شور ببولا آگ ہوا اور کیچڑ پانی مٹی ہے
ہم دیکھہ چکے اس دنیا کو یہ دہوکی کی سی ٹٹی ہے

کوئی پہول کی بیٹھے مسند پر کوئی رو دے اپنی دولتکو
کوئی نت بولے اپنا مجہسے لو اور میرا ہو سو مجکو دو
کوئی لڑتا ہی کوئی مرتا ہی کوئی جہگڑے حصہ پانیکو
جب دیکھا خوب تو آخر کو کچہہ لینا ایک نہ دینا دو

غل شور ببولا آگ ہوا اور کیچڑ پانی مٹی ہے
ہم دیکھہ چکے اس دنیا کو یہ دہوکی کی سی ٹٹی ہے

رمال نجومی عامل ہی اور فاضل ملا سیانا ہی
کوئی عاقل کامل دانا ہی کوئی مست بڑا دیوانہ ہے
تعویذ فلیتہ فال فسون اور جادو منتر لاتا ہے
جب دیکھا خوب تو آخر کو سب حیلہ مکر بہانہ ہے

غل شور ببولا آگ ہوا اور کیچڑ پانی مٹی ہے
ہم دیکھہ چکے اس دنیا کو یہ دہوکی کی سی ٹٹی ہی

کوئی لوٹے کوچہ گلیوں میں تیار کسیکا ڈیرا ہی
کوئی باغ لگواتا ہی اور گہیر کسیکا گہیرا ہے
نت قصے جہگڑے کرتے ہیں یہ میرا ہی یہ تیرا ہی
جب دیکھا خوب تو آخر کو نہ میرا ہی نہ تیرا ہی

غل شور ببولا آگ ہوا اور کیچڑ پانی مٹی ہی
ہم دیکھہ چکے اس دنیا کو یہ دہوکی کی ٹٹی ہی

کہیں دہوم مچی ہی قرضوں کی کہیں قرضونکا دکہہ گنتا ہی
کوئی ہیرا پنا پرکہتا ہے اور بیچے کوئی چنا ہے
ہر روز تقاضا دہرنا ہی دکہہ دینا پیسا لینا ہی
جب دیکھا خوب تو آخر کو کچہہ لینا ہی نہ دینا ہی

غل شور ببولا آگ ہوا اور کیچڑ پانی مٹی ہے
ہم دیکھہ چکے اس دنیا کو یہ دہوکی کی ٹٹی ہی

کوئی بنیا ہے کوئی تیلی ہے کوئی بیچے پان تنبولی ہے
کہیں گون ڈبلی ہے ناجو کی کہیں تھیلا تھیلی کھولی ہے
کوئی سیر کے کر کھینچے ہے کوئی باندھے پھرتا جھولی ہے
جب دیکھا خوب تو آخر کو یکدم کی بولا ٹھولی ہے

غل شور بگولا آگ ہوا اور کیچڑ پانی مٹی ہے
ہم دیکھ چکے اس دنیا کو یہ دھوکے کی ٹٹی ہے

کوئی ٹوپی پہنے جاتا ہے کوئی باندھے پھرا عمامہ ہے
کمخواب گزی اور گاڑھے کا ہے کات قضیہ ہے ہنگامہ ہے
کوئی صاف برہنہ پھرتا ہے نہ پگڑی نہ پاجامہ ہے
جب دیکھا خوب تو آخر کو نہ پگڑی ہے نہ جامہ ہے

غل شور بگولا آگ ہوا اور کیچڑ پانی مٹی ہے
ہم دیکھ چکے اس دنیا کو یہ دھوکے کی ٹٹی ہے

کوئی بال بڑھائے پھرتا ہے کوئی سر کو گھونٹ منڈاتا ہے
کوئی پوجا کھاٹ کھاتا ہے کوئی چھاپا تلک لگاتا ہے
کوئی کپڑے رنگ کے پہنے ہے کوئی تنگے لنگ لٹکاتا ہے
جب دیکھا خوب تو آخر کو سب چھوڑ اکیلا جاتا ہے

غل شور بگولا آگ ہوا اور کیچڑ پانی مٹی ہے
ہم دیکھ چکے اس دنیا کو یہ دھوکے کی ٹٹی ہے

کوئی روتا ہے کوئی ہنستا ہے کوئی ناچے ہے کوئی گاتا ہے
کوئی مال اکٹھا کرتا ہے کوئی کنجی قفل لگاتا ہے
کوئی چھینے جھپٹے کھاتا ہے کوئی دم و فن کر کے لاتا ہے
جب دیکھا خوب تو آخر کو سب جھگڑا رگڑا جاتا ہے

غل شور بگولا آگ ہوا اور کیچڑ پانی مٹی ہے
ہم دیکھ چکے اس دنیا کو یہ دھوکے کی ٹٹی ہے

کوئی بیچے بھنگ شراب افیون کہیں ڈوڑہی کی بھرتی ہے
کوئی جھگڑے اپنے جاگہہ پر یہ میری ہے یہ تیری ہے
کوئی پیالا سر پر لاتا ہے کوئی لادے بیل بکھیری ہے
جب دیکھا خوب تو آخر کو نہ تیری ہے نہ میری ہے

غل شور بگولا آگ ہوا اور کیچڑ پانی مٹی ہے
ہم دیکھ چکے اس دنیا کو یہ دھوکے کی ٹٹی ہے

کہیں تلی ٹیو کی تھونی ہے کہیں گھاس کڑب کی پولی ہے
کہیں چھلنی چھاج پٹاری ہے کہیں چولہا چکی چولی ہے

ترکاری بگین ساگ بڑا اگر کانڈا کا جو بھولی ہے
جب دیکھا خوب تو آخر کو سب جھوٹ پکیت بھولی ہی

غل شور ہوا آگ ہوا اور کیچڑ پانی مٹی ہے
ہم دیکھ چکے اس دنیا کو یہ دھوکے کی سی ٹٹی ہے

کہیں پان اٹھیری ٹاٹ کڑی کہیں وسرکہ چرخ نکلا ہے
کہیں سوکھ رہا یہ کھورہ ہی کہیں کوڑی پیسا دھیلا ہے
کہیں ڈانڈ اپنچ پلنگ کا بجتا ہی کہیں جھنکار رسی سا ہے
جب دیکھا خوب تو آخر کو نہ پیڑی کھاٹ نہ چرغا ہے

غل شور ہوا آگ ہوا اور کیچڑ پانی مٹی ہے
ہم دیکھ چکے اس دنیا کو یہ دھوکے کی سی ٹٹی ہے

کوئی شکر اباز اڑاتا ہی کوئی ہاتھ پہ رکھی تیلی ہی
شاباش کوئی لے بیٹھا ہے اور ڈگر و سینے ڈلی ہی
ہی تار کسی کے ہاتھ نہیں اور ناچتی پھرتی تیلی ہے
جب دیکھا خوب تو آخر کو نہ ریشم سوت نہ تیلی ہے

غل شور ہوا آگ ہوا اور کیچڑ پانی مٹی ہی
ہم دیکھ چکے اس دنیا کو یہ دھوکے کی ٹٹی ہی

اب کس کا رنگ برا کہیے اور کس کا روپ بھلا کہیے
یکدم کی ہنستی لگی ہی یہ ابھو نزا جیا کہیے
یہ سیر تماشے دیکھ نظیر اب جا کہیے بیجا کہیے
کچھ بات نہیں بن آتی ہی چپ چاپ بھلی ہی کیا کہیے

غل شور ہوا آگ ہوا اور کیچڑ پانی مٹی ہے
ہم دیکھ چکے اس دنیا کو یہ دھوکے کی سی ٹٹی ہی

ولہ

اوس شوخ کے ستم کا گلا آہ کیا کروں
تن سوکھ کر ہوا ہی میرا کاہ کیا کروں
بہتے ہیں اشک شام و سحر گاہ کیا کروں
ملتا نہیں ہی تو سے وہ گمراہ کیا کروں

فرصت تو سانس کی بھی نہیں آہ کیا کروں
کیا بے بسی ہی ہائے مرے اللہ کیا کروں

جب سے اوس سامنے سے آنکھ پھوٹا مرا نصیب
دل بھر کے ایکدن نہ دیکھنا نصیب

بھرن جا منی مین تو بھی نہ سین جاگتا نصیب
کن بختیون مین آن پڑا اب یہ مین بانصیب

فرصت تو سانس کی بھی نہین آہ کیا کرون
کیا بے بسی ہی ای مرے اللہ کیا کرون

ادہر تو مجھکو قتل کرے ہی وہ نیک نام
اب یار کو سناؤن کہ رکھون اجل کو تھام
اودہر کو آرہے ہین اجل سکے مجھے پیام
اس کشمکش مین اب کہو کیا کیا کرون مین کام

فرصت تو سانس کی بھی نہین آہ کیا کرون
کیا بے بسی ہی ای مرے اللہ کیا کرون

گہ یار کی خوشی نہ کرون تو وہ ہو خفا
عرصہ تہا زندگی کا سو گھڑیون پہ آ لگا
ادہر جو اجل کو روکون تو ناتی ہے وہ برا
اس دو گھڑی مین آہ مین کیا کیا کرون بھلا

فرصت تو سانس کی بھی نہین آہ کیا کرون
کیا بے بسی ہی ای مرے اللہ کیا کرون

گر اپنی زندگانی کا کرتا ہون اب حساب
کیونکر بہے نہ غم سے مرے آنسوونکا آب
بل مارنکی دیر ہی پانی کا جیون حباب
اتنی سی زندگی مین بھی کیا کیا سہون عذاب

فرصت تو سانس کی بھی نہین آہ کیا کرون
کیا بے بسی ہی ای مرے اللہ کیا کرون

جو جی چہپا کے سہون یار کے جفا
اور جی کو دیکھتا ہون تو یکدم کی ہی ہوا
تو عاشقون کی بیچ کہاتا ہون بیوفا
ان مشکلون کی بیچ کرون آہ اب مین کیا

فرصت تو سانس کی بھی نہین آہ کیا کرون
کیا بے بسی ہی ای مرے اللہ کیا کرون

گر ہاتھ دہرے ہو کے بیٹھ رہون اب مین صبر کر
اور یار سے ملون تو وہ کرتا نہین نظر
تو لوگ طعنے دیتے ہین ہنس ہنس کے گھر بگھر
اس بیکسی مین آہ کہان پٹکون اب اپنا سر

فرصت تو سانس کی بھی نہین آہ کیا کرون
کیا بلا سی ہی آئی مرے اللہ کیا کرون

نہ آہ کا مکان ہی نہ رونیکی اب ہے جا
گر ایک عم پڑے تو مراجی اوس سی اٹھائے
نہ دلکو میرے صبر نہ دلدار منہ لگائے
اس آسمان بوستی کو کہون کس سے اب مین ہائے

فرصت تو سانس کی بھی نہین آہ کیا کرون
کیا بلا سی ہی آئی مرے اللہ کیا کرون

گر یار کے گلی مین رہون جا کے بیقرار
ہر آن توڑتا ہی میری آس بار بار
تو تخفیف نے مجکو اوٹھاتا ہے بار بار
اس فرقہ عم کی آہ مین کس سے کہون پکار

فرصت تو سانس کی بھی نہین آہ کیا کرون
کیا بلا سی ہی آئی مرے اللہ کیا کرون

روؤن تو مجکو اور رولاتا ہے وہ حبیب
گر عم دیکھتا ہون تو آتا ہو بھی عنقریب
بولون تو یون کہے کہ چل مت نکال جیب
اور یار سے سلوک یہ ٹھہرے ہین یا نصیب

فرصت تو سانس کی بھی نہین آہ کیا کرون
کیا بلا سی ہی آئی مرے اللہ کیا کرون

چاہون کہ مجکو عشق مین اپنے کرے اسیر
نہ مجکو قتل کرتا ہے ظالم نہ دستگیر
تو دور بھاگتا ہی مجھے جان کر حقیر
کیا بیطرح کے عم مین پھنسا ہون مین نظیر

فرصت تو سانس کی بھی نہین آہ کیا کرون
کیا بلا سی ہی آئی مرے اللہ کیا کرون

ولہ

دل خوشامد سے ہر اک شخص کا کیا راضی ہی
بھلا فرزند بھی خوش باپ چچا راضی ہے
آدمی جن و پری بھوت بلا راضی ہے
شاہ مسرور غنی شاہ و گدا راضی ہے

جو خوشامد کرے خلق اوس سے سدا راضی ہی
سچ تو یہ ہی کہ خوشامد سے خدا راضی ہے

اپنا مطلب ہو تو مطلب کی خوشامد کیجے
انبیا اولیا اور سب کی خوشامد کیجے
اور نہو کام تو اوسکے سبب کی خوشامد کیجے
اپنے مقدور غرض سب کی خوشامد کیجے

جو خوشامد کرے خلق اوس سے سدا راضی ہی
سچ تو یہ ہی کہ خوشامد سے خدا راضی ہی

چار دن جسکو خوشامد سے کیا جھک کی سلام
بڑے عاقل بڑے دانا نے نکالا ہی یہ دام
وہ بہی خوش ہو گیا اپنا بہی ہوا کام ہین کام
خوب دیکھا تو خوشامد ہی کی آمد ہی تمام

جو خوشامد کرے خلق اوس سے سدا راضی ہی
سچ تو یہ ہی کہ خوشامد سے خدا راضی ہے

مفلس آنے دو غنی کی بہی خوشامد کیجے
اور جو شیطان ہو تو اوسکی بہی خوشامد کیجی
بد بخیل اور سخی کی بہی خوشامد کیجے
گر ولی ہو تو ولی کی بہی خوشامد کیجے

جو خوشامد کرے خلق اوس سے سدا راضی ہی
سچ تو یہ ہی کہ خوشامد سی خدا راضی ہے

پیارے جوڑ دیے ہاتھ طرف جس کے آہ
غور سے ہمنے جو اسبات کو دیکھا واللہ
وہین خوش ہو گیا کرتے ہی وہ ہاتھوں پہ نگاہ
کچھ خوشامد ہی بڑی چیز ہے اللہ اللہ

جو خوشامد کرے خلق اوس سے سدا راضی ہی
سچ تو یہ ہی کہ خوشامد سی خدا راضی ہی

سب پینے اور پہننے کہانیکی خوشامد کیجے
مست و ہوشیار دوانے کی خوشامد کیجے
ہیجڑے بہانڈ زنانے کی خوشامد کیجے
بہولے نادان سیانے کی خوشامد کیجے

جو خوشامد کرے خلق اوس سے سدا راضی ہی

سچ تو یہ ہی کہ خوشامد سی خدا راضی ہے

عیش کرتے ہین وہی جنکا خوشامد کا مزاج — جو نہین کرتے وہ رہتے ہین ہمیشہ محتاج
ہاتہہ آتا ہی خوشامد سے مکان ملک اور راج — کیا ہی تاثیر کی اس نسخہ نے پائی ہی رواج

جو خوشامد کرے خلق اوس سے سدا راضی ہے
سچ تو یہ ہی کہ خوشامد سے خدا راضی ہی

گر بھلا ہو تو بھلے کی بھی خوشامد کیجے — اور برا ہو تو برے کی بھی خوشامد کیجے
پاک ناپاک ہر شے کی بھی خوشامد کیجے — کتے بلی و گدہے کی بھی خوشامد کیجے

جو خوشامد کرے خلق اوس سے سدا راضی ہی
سچ تو یہ ہی کہ خوشامد سے خدا راضی ہے

خوب دیکہا تو خوشامد کی بڑی کہیتی ہے — غیر کیا اپنے ہی گہر بیچ یہ سکھ دیتی ہے
ماں خوشامد کے سبب چہاتی لگا لیتی ہے — نانی دادی بھی خوشامد سے بلا لیتی ہے

جو خوشامد کرے خلق اوس سے سدا راضی ہے
سچ تو یہ ہی کہ خوشامد سی خدا راضی ہے

بی بی کہتی ہی میاں آ ترے صدقے جاؤں — ساس بولی کہیں مت جا ترے صدقے جاؤں
خالا کہتی ہی کہ کچھ کہا ترے صدقے جاؤں — سالی کہتی ہی کہ بہیا ترے صدقے جاؤں

جو خوشامد کرے خلق اوس سے سدا راضی ہی
سچ تو یہ ہی کہ خوشامد سے خدا راضی ہے

آ پڑا ہی جو خوشامد سے سروکار اوسے — دہوندتے پہرتے ہین الفت کی خریدار اوسے
آشنا ملتے ہین اور چاہتے ہین سب یار اوسے — اپنے بیگانے غرض کرتے ہین سب پیار اوسے

جو خوشامد کرے خلق اوس سے سدا راضی ہی
سچ تو یہ ہی کہ خوشامد سے خدا راضی ہے

روکھی اور روغنی نان کی خوشامد کیجے
ساقی و جام و شرابی کی خوشامد کیجے
نان بائی و کبابی کی خوشامد کیجے
پارسا بند خرابی کی خوشامد کیجے

جو خوشامد کرے خلق اوس سے سدا راضی ہی
سچ تو یہ ہی کہ خوشامد سے خدا راضی ہی

جو کہ کرتے ہین خوشامد وہ بڑے ہین انسان
ہاتھ آتے ہین خوشامد سے ہزاروں سامان
جو نہین کرتے وہ رہتے ہین ہمیشہ حیران
جسنے یہ بات نکالی ہی مین اوسکے قربان

جو خوشامد کرے خلق اوس سے سدا راضی ہی
سچ تو یہ ہی کہ خوشامد سے خدا راضی ہی

کوڑی پیسے و ٹکے زر کی خوشامد کیجے
اور جو پتھر ہو تو پتھر کی خوشامد کیجے
لعل و نیلم در و گوہر کی خوشامد کیجے
نیک و بد جتنے ہین یکسر کی خوشامد کیجے

جو خوشامد کرے خلق اوس سے سدا راضی ہی
سچ تو یہ ہی کہ خوشامد سے خدا راضی ہی

ہمنے ہر دل مین خوشامد کی محبت دیکھی
دلبروں مین بھی خوشامد ہی کی الفت دیکھی
پیار اخلاص کرم مہر و مروت دیکھی
عاشقوں مین بھی خوشامد ہی کی چاہت دیکھی

جو خوشامد کرے خلق اوس سے سدا راضی ہی
سچ تو یہ ہی کہ خوشامد سے خدا راضی ہی

پارسا پیر ہی زاہد ہی مناجاتی ہے
ماہ سے ماہی تلک چیونٹی ہی یا ہاتی ہی
جوار یا چور و دغا باز خراباتی ہے
یہ خوشامد تو میاں سبکے تئین بھاتی ہی

جو خوشامد کرے خلق اوس سے سدا راضی ہی
سچ تو یہ ہی کہ خوشامد سے خدا راضی ہی

گر نہ پیسہ ہو تو کوڑی کی خوشامد کیجے
کچھ نہو پاس تو خالی بھی خوشامد کیجے

جانی دشمن ہو تو اوسکی بھی خوشامد کیجیے | سچ اگر پوچھو تو جو ہی بھی خوشامد کیجیے

جو خوشامد کرے خلق اوس سے سدا راضی ہی
سچ تو یہ ہی کہ خوشامد سے خدا راضی ہی

مرد و زن طفل و جوان خورد و کلان پیر و فقیر | جتنے عالم مین ہین محتاج و گدا شاہ و وزیر
سبکے دل ہوتے ہین یہ سنتے ہی خوشامد کے اسیر | تو بھی واللہ بڑی بات یہ کہتا ہی نظیر

جو خوشامد کرے خلق اوس سے سدا راضی ہی
سچ تو یہ ہی کہ خوشامد سے خدا راضی ہی

ولہ

پڑھ علم گئی سند یا مین گر ہم کامل ادراک ہوئے | اور لاد کتابین اونٹوں پر ہر بحث کے دراک ہوئے
معقول پڑھے منقول پڑھے ہر منطق مین چالاک ہوئے | یا جتنے علم کی دریا ہین ان دریا کے پیراک ہوئے

سب جیتی جی کی جھگڑے ہین سچ پوچھو تو کیا خاک ہوئے
جب موت سی آکر کام پڑا سب قصے قضیے پاک ہوئے

رمال نجومی جفری ہو یا غیبون کے احکام کہے | گل تارے چھان لیے سارے اور ریت کے تختے پر کھینچے
نہ دیکھ اجل کے شکلوں کا سب داخل خارج بھول گئے | نہ رمل جفر کچھ پیش گئی نہ تختے قرعے کام آئے

سب جیتی جی کی جھگڑے ہین سچ پوچھو تو کیا خاک ہوئے
جب موت سے آکر کام پڑا سب قصے قضیے پاک ہوئے

مشہور حکیم اور بید ہوئے یا پڑھ کر علم طبابت کا | والان کتابوں سے روکا اور نسخوں نے صندوق بھرا
جب موت مرض کی آن لیا سب بھول گئی نبض اور قارورہ | گو نسخے لاکھ مجرب تھے پر کام نہ آیا ایک نسخا

سب جتنے جی کی جھگڑے ہین سچ پوچھو تو کیا خاک ہوئے
جب موت سے آکر کام پڑا سب قصے قضیے پاک ہوئے

لے ہاتھ قلم اور باندھ سپر گر ہوئی سپاہی مستعدی | دن رات لیے گرہ کاٹنے شمشیر کھینچی اور قتل چلی

جب کلک قضا نے حرف لکھے اور سیف اجل کی آ چمکی
یہاں دفتر طبلک ڈٹ گئے وہاں تیغ سپر بھی پٹ پڑے

سب چلتے جی کے جھگڑے ہیں سچ پوچھو تو کیا خاک ہوئے
جب موت سی آ کر کام پڑا سب قصے قضیے پاک ہوئے

یا کوٹھی کر کر سیٹھ ہوئے یا کھود زمین کو کھیتی کی
لکھ ڈالیں یہاں لاکھوں کی بو ڈالی دھرتی بری بھلی
جب ہنڈی آئی مالک کی اور آ کر جم کی بھیج لگی
یہاں کوٹھی کوٹھی بیٹھ گئی وہاں کھیتی باڑی کھیت لگی

سب چلتے جی کی جھگڑی ہیں سچ پوچھو تو کیا خاک ہوئے
جب موت سے آ کر کام پڑا سب قصے قضیے پاک ہوئے

یا مست شرابی رند ہوئے یا زاہد تا مقدور ہوئے
یا پی کر مے دل شاد ہوئے یا جلوں میں مسرور ہوئے
جب عمر کے پیالے دو ٹوک ہوئے آ ساعت پر معمور ہوئے
یہاں جبہ تسبیح دور ہوئی وہاں ساہ شیشے چور ہوئے

سب چلتے جی کی جھگڑے ہیں سچ پوچھو تو کیا خاک ہوئے
جب موت سے آ کر کام پڑا سب قصے قضیے پاک ہوئے

اسد دنیا کی دھن دولت میں گر شاہ سلیمان جاہ چلے
یا ٹھہرے میر و وزیر اعظم یا راجہ بن کر آہ سے چلے
نہ دیکھ سکے اجل کے لشکر کا تب لیکر گھر کی راہ چلے
نے ہاتھی گھوڑے سنگ گئے نہ تخت چھتر ہمراہ چلے

سب چلتے جی کی جھگڑے ہیں سچ پوچھو تو کیا خاک ہوئے
جب موت سے آ کر کام پڑا سب قصے قضیے پاک ہوئے

سب چھوڑ فقیر آزاد ہوئے یا دنیا داری لوٹ گئے
یا شال دوشالے اوڑھ پھرے یا لے چلے پونگوٹ گئے
سنگ اور قضا کی سونٹے سے دو ٹوک کے جب بھوٹ گئے
یہاں سیلی تاگے ٹوٹ گئے وہاں جامے تن کے چھوٹ گئے

سب چلتے جی کے جھگڑے ہیں سچ پوچھو تو کیا خاک ہوئے
جب موت سے آ کر کام پڑا سب قصے قضیے پاک ہوئے

یا حاکم یا محکوم ہوئے یا عاقل یا معقول ہوئے
یا خادم یا مخدوم ہوئے یا جاہل یا مجہول ہوئے
زردار ہوئے سردار ہوئے مردود ہوئے مقبول ہوئے
کچھ اور نہ دیکھا آخر کو سب آنت آمین دہول ہوئے

سب جتنے بھی جھگڑے ہیں سچ پوچھو تو کیا خاک ہوئے
جب موت سے آگر کام پڑا سب قصے قضیے پاک ہوئے

جو خاک مصور زرگر تھے یا ہاتھ ہنر اور تیشے تھے — یا پیری جی دوکان بنئے یا جنگل جنگل بستے تھے
جو علم و ہنر ہم سیکھے تھے اور جتنے اپنے پیشے تھے — اب اے نظیر اب کیا کہیے سب جتنے اندیشے تھے

سب جتنے بھی جھگڑے ہیں سچ پوچھو تو کیا خاک ہوئے
جب موت سے آگر کام پڑا سب قصے قضیے پاک ہوویے

ولہ

سن رے ایشوخ گلبدن نادان — تجھے کہہ کہہ کے ہم ہوئے حیران
اسطرح بھر کے منہ چبا کریان — غیر سے تو ہنسا نہ کر ہر آن

اسمین ہوگا ہماری جی کا زیان
اب بھی ظالم ہماری بات کو مان

گلبدن تالیان بجاوینگے — غنچہ لب منہ بنا چڑاوینگے
کتنے انکھونمین مسکراوینگے — کتنے آئینہ لا دکھاوینگے

کیا ہی چھیڑینگے ہر گھڑی ہر آن
اب بھی ظالم ہمارے بات کو مان

تو جو خوبان مین خوار ہووے گا — اپنی سب دلبری ڈبووے گا
بات سب مفت اپنی کھووے گا — ہاتھ پھر سر پہ رکھکے رووے گا

کچھ نہ پھر بن سکیگا اے نادان
اب بھی ظالم ہماری بات کو مان

کل تو وہان ایک گورا سا لڑکا — اپنے یارون مین کچھ وہ کہتا تھا
ہم تو جانے وہ صاف تھا جھوٹا — یا خدا جانے تھا وہی سچا

تو تو اس طور کا نہیں انسان
اب بھی ظالم ہماری بات کو مان

ہم نے پوچھا کہ کیا لیا بوسہ
میں کہا ہاتھ سینہ پر پھیرا
وہ تو کچھ اور اور ہے چرکا
اوسنے سودا ہی بار لا ڈالا
جانے اب اوسکا دین اور ایمان
اب بھی ظالم ہماری بات کو مان

ہم نے اوسسے کہا تو جھوٹا ہے
بولا صاحب تمہیں تو سودا ہے
کیا وہ ایسا خراب و رسوا ہے
واں تو جھگڑا اسے سارا پرچا ہے
کیا تمہارے ہیں بندہ اب تک کان
اب بھی ظالم ہماری بات کو مان

ہمسے پھر بات کھود کر پوچھے
بولا وہ تم تو سنتے ہو کم سچ
کیا کسی سنے لگا لیا چھاتی
اجی ترکی سے ہے وہاں تمام ہوئے
جب تو کچھ ہم بھی ہوگئے حیران
اب بھی ظالم ہماری بات کو مان

اوبھی اوسکے چرچے ہوتے تھے
کبھی سن سنکے ہوش کھوتے تھے
کتنے موتی گھڑے پروتے تھے
ہم اسی دنکو یارو روتے تھے
آخر اوٹھے ہیں سو سو طوفان
اب بھی ظالم ہماری بات کو مان

کہہ بھلا وہ جو کچھ سکھے تھا جب
آہ اب ہمکو اس سے کیا مطلب
کچھ بھی سچ یا کہ جھوٹھ ہی یہ سب
سچ بھی ہوگا تو تو سکھے کا کب
شرم کا ہے کو کھلنے دیگی زبان
اب بھی ظالم ہماری بات کو مان

تو جو راتوں کو انہیں جاتا ہے
قہقہے مار کھل کھلاتا ہے
جی میں پھولا نہیں سماتا ہے
ہمکو اب پھر یہ ہول آتا ہے
کہیں ویسے ہی پھر نہوں بہتان

اب بھی ظالم ہماری بات کو مان

آج جانا کہین جو ہی ٹھانا
آفت اس حسن پر تو مت لانا
دیکھیو اونکے ساتھ مت جانا
اونکے زنہار دم مین مت آنا

اونسے ڈرتا ہی ہر گھڑی شیطان
اب بھی ظالم ہماری بات کو مان

تو بھلا گو کہ ہوشیار رہا
تجھ کو غافل نشہ مین جب پایا
پر دیا جب نشہ وغا سے پلا
پھر اچھوتا کسی نے کب چھوڑا

رحم کر اپنے حال پر اے جان
اب بھی ظالم ہماری بات کو مان

یاد ہی تجھکو بات پرسون سے کے
بات کچھ اور اور ٹھہری تھے
جب نشہ مین تجھے خبر نہ رہے
وہین ہم آگئے جو خیر ہوئے

ورنہ وہان ہو چکا تھا سب سامان
اب بھی ظالم ہماری بات کو مان

گر انھون مین تو ہو گیا بدنام
کتنے ہنس ہنس کے دینگے دشنام
کئی خوبان کرینگے خط اتمام
کئی جھک جھک کرینگے آکے سلام

پھر نہ ہین گے اکھاڑے اور میدان
اب بھی ظالم ہماری بات کو مان

خوبرو بھی پھر آگے چھیڑین گے
سب یہہ باتین گڑی اکھیڑین گے
کاغذون کے طرح چتھیڑین گے
خوب سا شہد مین لتھیڑین گے

دم مین کر دین گے کر کری سب شان
اب بھی ظالم ہماری بات کو مان

تجھہ اب پھینگتے ہین جو پندے ای ستمگر بڑے ہین وہ خندے
وہان کئی ہو چکے ہین شرمندے دیکھہ الفت مین انکے مت تن دے

سنکے انسان پھر نہ ہو حیوان
اب بھی ظالم ہماری بات کو مان

اب تو تھوڑا سا گل پہ پھولا ہی گل کو پھر باد اور بھولا ہے
ایگا جس سے کہ ہر شے بھولا ہے وہ ترے عیب سب قبولا ہے

لوگ باندہین گے تجھ پہ طوفان
اب بھی ظالم ہماری بات کو مان

پھول ڈالی پہ جب تلک سے ہے کھلا اوسکا وہان ہے کچھ اور ہی رتبا
جب کہ اوسکو کسی نے توڑ لیا پھر وہین سونگ سانگ پھینک دیا

اس سخن سے تو مغز کو پہچان
اب بھی ظالم ہماری بات کو مان

آج یہ گال ہین جو گل سے لال لوگ کرتے ہین بلبلونکے مثال
آہ نکلین گے انپہ جب دم بال پھر یہ ہوم اور نہ یہ دھمال

انکے ملنے پہ بھول مت ایجان
اب بھی ظالم ہماری بات کو مان

اب تو کہتے ہین بلہوس کھٹکا کوئی جیرا رنگا کوئی پٹکا
لیکہ جب حسن کھا گیا جھٹکا آنا نہ پڑا تو بوجھا پھر سٹکا

ہین یہ وہ دن سکے چاو اور ارمان
اب بھی ظالم ہماری بات کو مان

آگے وہ بات یاد ہی پیار سے گرچہ سچ کچھہ نہ تھی خدا انکرے

پردہ طوفان تو پڑ گئے اُسکے ہم تو اتنک ہین اس سے شرمندے

بلکہ تجکو بھی خوب ہونگے دھیان
اب بھی ظالم ہماری بات کو مان

کیون ستمگر یہ کیسی بات ہوئی اوسنے جو کچھ کہے سو تونے سہی
نوبت اب یہان تلک تو آ پہنچے اب نقارے ہی نہ بجنے ہین باقی

دیکھ عاشق نظیر کو پہچان
اب بھی ظالم ہماری بات کو مان

ولہ

بہرے ہین کیا کیا الٹ پلٹ کرسی مین آگرہ یہ دم کسیکے کوئی کرے ہی کسیکی منت کوئی ہی چومے قدم کسیکے
کسی پہ لطف و کرم کسیکے کسی پہ ظلم و ستم کسیکے کسیسے پڑے ہی یہان غرض اب جسکو کوئی لگے ہو بہرم کسیکے

نہ باپ بیٹے نہ دوست دشمن نہ عاشق اور نہ صنم کسیکے
عجب طرح کی ہوئی فراغت نہ کوئی ہمارا نہ ہم کسیکے

نہ کوئی طالب ہوا ہمارا نہ ہمنے دل سے کسیکو چاہا نہ ہمنے دیکھی خوشی کی لہرین نہ درد و غم مین کبھی کراہا
نہ ہمنے بویا نہ ہمنے کاٹا نہ ہمنے جوتا نہ ہمنے گاہا اٹھا جو دل سے بہرم کا پردہ تو سبکے اٹھتے ہی آپ آہا

نہ باپ بیٹے نہ دوست دشمن نہ عاشق اور نہ صنم کسیکے
عجب طرح کی ہوئی فراغت نہ کوئی ہمارا نہ ہم کسیکے

یہ بات کلکی ہی جو ہمارا کوئی تھا اپنا کوئی یگانا کہین تھی نانی کہین تھی تو یہ کہین تھے دادا کہین تھے بابا
کسی پہ بہٹکا کسی پہ لوٹا کسی پہ بیٹا کسی پہ پیا اٹھا جو دل سے بہرم کا تھانا تو پھر جو دیکھا ہے یہ فسانے

نہ باپ بیٹے نہ دوست دشمن نہ عاشق اور نہ صنم کسیکے
عجب طرح کی ہوئی فراغت نہ کوئی ہمارا نہ ہم کسیکے

یہ سیر دیکھو ابھی ہمین تھی کسیکی آقا کسی کی نوکر کسیکے بندے کسیکے چیلے کسیکے خادم کسیکے چاکر

کہیں تھے کماں کہیں سپاہی کہیں بنے تھے کہیں کمانگر
کھلی جو آکر بہرم کی گٹھری تو سب وہ قصّے تھے کے باہر

نہ باپ بیٹے نہ دوست دشمن نہ عاشق اور نہ صنم کسی کے
عجب طرح کی ہوئی فراغت نہ کوئی ہمارا نہ ہم کسی کے

ابھی ہماری بڑی وجہ کا تھی ابھی ہمارا بڑا کسب تھا
کہیں خوشامد کہیں ورا کہیں تواضع کہیں ادب تھا
بڑی تھی ذات اور بڑی صفات اور بڑا حسب اور بڑا نسب تھا
خودی کی گٹھڑی ہی پھر جو دیکھا تو کچھ حسب تھا نہ کچھ نسب تھا

نہ باپ بیٹے نہ دوست دشمن نہ عاشق اور نہ صنم کسی کے
عجب طرح کی ہوئی فراغت نہ کوئی ہمارا نہ ہم کسی کے

ابھی ہمارے تھے یار کتنے ہمیں بھی انسی تھی اک محبت
کہیں مروت کہیں فتوت کہیں خصومت کہیں عداوت
کسی سے مہر اور کسی سے کینہ کسی سے ناتا کہیں قرابت
اٹھی جو دل سے بہرم کی مٹی تو پھر وہ دیکھی خدا کی قدرت

نہ باپ بیٹے نہ دوست دشمن نہ عاشق اور نہ صنم کسی کی
عجب طرح کی ہوئی فراغت نہ کوئی ہمارا نہ ہم کسی کے

نہ ہم نے کی یہاں فقیری نہ تب کہ ہم نے کی یہاں جہاں پناہی
نہ فوجداری نہ ملک گیری نہ کچھ وزیری نہ بادشاہی
نہ ہم نے اپنا بناؤ دیکھا نہ ہم نے دیکھی کبھی تباہی
یہ سب بہرم کا بنا تھا نقشا بہرم کے مٹتے ہی یا الٰہی

نہ باپ بیٹے نہ دوست دشمن نہ عاشق اور نہ صنم کسی کی
عجب طرح کی ہوئی فراغت نہ کوئی ہمارا نہ ہم کسی کے

پہاڑ صحرا او جھاڑ بوٹے کھڑے ہیں ارض و سما ہوئی سب
ستارے لاکھوں چمک رہے ہیں تجلی نور و ضیا ہوئی سب
بہرم کے اٹھتے ہی چھوٹ بھاگے جو بھوت جن تھے ہوا ہوئی سب
کسی کا نام و نشان ہی آہ ای الٰہی یہ کیا ہوئی سب

نہ باپ بیٹے نہ دوست دشمن نہ عاشق اور نہ صنم کسی کے
عجب طرح کی ہوئی فراغت نکوئی ہمارا نہ ہم کسی کے

ابھی یہ دھب تھا کسی سے لڑتے کسی کے پاؤں نہ جا کی پڑتے
کبھی ہے حق پر فساد کرتے کبھی کسی سے ناحق جا کے لڑتے
ابھی جو یہ تھی نظیر دل میں کہیں بگڑتے کہیں جھگڑتے
دوئی کے اٹھتے ہی پھر جو دیکھا اب نہ لڑتے نہ کس سے لڑتے

نہ باپ بیٹے نہ دوست دشمن نہ عاشق اور نہ صنم کسی کے
عجب طرح کی ہوئی فراغت نہ کوئی ہمارا نہ ہم کسی کے

ولہ

دنیا مین کون ہی جو نہین ہی فدای زر — جتنے ہین سب کے دل مین بہری ہی ہوای زر
انکہون مین دل مین جان مین سینہ مین جای زر — ہمکو بہی کچہہ تلاش نہین اب سوای زر

جو ہی سو ہو رہا ہی سدا مبتلای زر
ہر یک یہی پکاری ہی ذرات ہای زر

کتنے تو زر کو نقش طلسمات کہتے ہین — اور کتنے زر کو کشف و کرامات کہتے ہین
کتنے خدا کی عین عنایات کہتے ہین — کتنے اسی کو قاضی حاجات کہتے ہین

جو ہی سو ہو رہا ہی سدا مبتلای زر
ہر یک یہی پکاری ہی ذرات ہای زر

یہ پانی اب جو زیست کی سب کی نشانی ہے — زر کی جھمک کو دیکہہ کے اب یہ بہی پانی ہے
یارو ہماری جس کے سبب زندگانی ہے — یہ پانی یہ نہین ہی وہ سونیکا پانی ہے

جو ہی سو ہو رہا ہی سدا مبتلای زر
ہر یک یہی پکاری ہی ذرات ہای زر

آب طلا کی بوند بہی اب جس کے ہاتھ ہے — وہ بوند کیا ہی چشمۂ آب حیات ہے
دنیا مین عیش دین بہی عشرت کی ساتھ ہے — زر وہ ہی جس سے دونو جہان مین نجات ہے

جو ہی سو ہو رہا ہی سدا مبتلای زر
ہر یک یہی پکاری ہی ذرات ہای زر

سرمہ کی جس کے پاس طلا کی سلائی ہے — انکہون مین اوسکے آب زر روشنائی ہی
عرش فرش سب اسی دیتا دکہائی ہے — خالق نے دیکہہ نور کی پتلی بنائی ہے

جو ہی سو ہو رہا ہی سدا مبتلای زر
ہریک یہی پکاری ہی وذرات ہای زر

زر کہان مین گرا ہی تو وہان بہی بہار ہے
دیوار مین لگا ہی تو وہان بہی بہار ہے
شمشیر پر چڑہا ہی تو وہان بہی بہار ہے
گر خاک مین گرا ہی تو وہان بہی بہار ہے

جو ہی سو ہو رہا ہی سدا مبتلای زر
ہریک یہی پکاری ہی وذرات ہای زر

زر کے لیے سے پیر اور استاد نرم ہو
جو شوخ سنگدل سے ہے پریزاد نرم ہو
زر کے سبب سے دشمن بیداد نرم ہو
زر وہ ہی جسکو دیکہ کے فولاد نرم ہو

جو ہی سو ہو رہا ہی سدا مبتلای زر
ہریک یہی پکاری ہی وذرات ہای زر

کپڑے پہ گر لگا ہی طلائی کلابتون
ہو دسترس تو چور اچکے کی کیا کہون
مین اسکے تار تار کی تعریف کیا کہون
میرے ہی دل مین ہی کہ مین ہی اوسکو چہین لون

جو ہی سو ہو رہا ہی سدا مبتلای زر
ہریک یہی پکاری ہی وذرات ہای زر

جا لوگ روم شام مین زر کو کماتے ہین
وکہن سے زر کے واسطے سب یانکو آتے ہین
ماچین چین زر کے جہاز آتے جاتے ہین
اوزبان گیے زر کیو اسطے کہن لو جاتے ہین

جو ہی سو ہو رہا ہی سدا مبتلای زر
ہریک یہی پکاری ہی وذرات ہای زر

سونے کی جلدین جو کتابون پہ عام ہین
جنکے ورق ورق ہی سنہری تمام ہین
وہ جدولین وہ رنگ وہ سونیکے کام ہین
سب مین زیادہ انکے ہی قیمت مین نام ہین

جو ہی سو ہو رہا ہی سدا مبتلای زر

هریک یهی پکارتی هے وذرات های زر

ابتک جنکے گهر مین بهرے هین سونیکے دام سے
سب ان کے پانون چومتے هین انکے غلام سے
هر اک امیدوار هین انکے سلام کے
کیا ستے هین طلا هی علیه السلام کے

جو هی سو هو رها هی سدا مبتلای زر
هریک یهی پکاری هی وذرات های زر

کتنون کے دلمین وهن هی که زر هی کمائیے
کهتا هی کوئی های کهان زر کو پائیے
کچهه کهائیے کهلائیے اور کچهه بتائیے
کیا کیجے زهر کهائیے اور مر هی جائیے

جو هی سو هو رها هی سدا مبتلای زر
هریک یهی پکاری هی وذرات های زر

سونا اگرچه زرد هی یا سرخ فام هی
سب مین زیاده حسن کے الفت کا دام هی
لیکن تمام خلق کو اوس سے هی کام هے
زر وه هی جسکا حسن بهی اونکے غلام هے

جو هی سو هو رها هی سدا مبتلای زر
هریک یهی پکاری هی وذرات های زر

رنڈی جو کسبی پهنے هی سونیکے بالیان
یار اسکے سب سمجهتے هین پهولونکی ڈالیان
کیا اوسکے منه په حسن کی چمکے هین لالیان
سب اوسکو چهیڑ چهیڑ کے کهاتے هین گالیان

جو هی سو هو رها هی سدا مبتلای زر
هریک یهی پکارتی هی ذرات های زر

سب پانون نے جو سونیکے گهنے کی ذیل هے
یه چاه یه ملاپ تو زر کے طفیل سے هے
جو دیکهتا هی اسکو وهی دل کو میل هے
نے پوچهتے هین بهوت هی وه یا چڑیل هے

جو هی سو هو رها هی سدا مبتلای زر
هریک یهی پکاری هی وذرات های زر

ہوتی ہین زر کیواسطے ہر جا چڑہائیان
بندوقین ادہر ہین کہین توپین لگائیان
کٹتے ہین ہاتہہ پانون سرگلے اور کلائیان
کل زر کی ہو رہی ہین جہانمین لڑائیان

جو ہی سو ہو رہا ہی سدا مبتلای زر
ہر یک یہی پکار رہی ہی دنرات ہای زر

لڑکا سلام کرتا ہی جہک جہک کی رشک ماہ
دیتے ہین یہ دعا اسے تب دلسی خواہ مخواہ
بوڑہے بڑے سب اسکیطرف پیار کر کے واہ
ای میرے لعل ہو ترا سونیکے سہرے بیاہ

جو ہی سو ہو رہا ہی سدا مبتلای زر
ہر یک یہی پکار رہی ہی دنرات ہای زر

جتنے جہان مین خلق ہی کیا شاہ کیا وزیر
پیر و مرید و مفلس و محتاج اور فقیر
سب پہنسگی زر کے جال مین جی جان سی اسیر
کیا کیا کہون مین خوبیان زر کی میان نظیر

جو ہی سو ہو رہا ہی سدا مبتلای زر
ہر یک یہی پکار رہی ہی دنرات ہای زر

ولہ

ہین عاشق اور معشوق جہان ہان شاہ وزیری ہی بابا
ونرات بہارین چہلین ہین اور عشق صغیری ہی بابا
نہ رونا ہی نہ دہونا ہی نہ درد اسیری ہی بابا
جو عاشق ہوی سو جانتی ہی یہ بہید فقیری ہی بابا

ہر آن ہنسی ہر آن خوشی ہر وقت امیری ہی بابا
جب عاشق مست فقیر ہوی پہر کیا دلگیری ہی بابا

ہی چاہ فقیر اک دلبر کی پہر اور کسی کی چاہ نہین
یان جتنا رنج و تردد ہی ہم ایک سی ہی آگاہ نہین
یک راہ اسی سے رکہتے ہین پہر اور کسی سی راہ نہین
کچہہ مرنیکا سندیہہ نہین کچہہ جینے کی پرواہ نہین

ہر آن ہنسی ہر آن خوشی ہر وقت امیری ہی بابا
جب عاشق مست فقیر ہوی پہر کیا دلگیری ہی بابا

کچھ ظلم نہین کچھ زور نہین کچھ داد نہین فریاد نہین
کچھ قید نہین کچھ بند نہین کچھ جبر نہین آزاد نہین
شاگرد نہین اوستاد نہین ویران نہین آباد نہین
ہین جتنی باتین دنیا کی سب بھول گئی کچھ یاد نہین

ہر آن ہنسی ہر آن خوشی ہر وقت امیری ہی بابا
جب عاشق مست فقیر ہوی پھر کیا دلگیری ہی بابا

جس سمت نظر بھر دیکھے ہین اس دلبر کی پھلواری ہی
کہین سبزہ کی ہریالی ہی کہین پھولونکی گلکاری ہی
دن رات مگن خوش بیٹھے ہین اور آس اسی کی بھاری ہی
بس آپ ہی وہ داتاری ہی اور آپ ہی وہ بھنڈاری ہی

ہر آن ہنسی ہر آن خوشی ہر وقت امیری ہی بابا
جب عاشق مست فقیر ہوی پھر کیا دلگیری ہی بابا

نت عشرت ہی نت فرحت ہی نت راحت ہی نت شادی ہی
نت مہر و کرم ہی دلبر کا نت خوبی خوب مرادی ہی
جب عمدہ دریا الفت کا ہر جا ہر طرف آبادی ہی
ہر رات نئی اک شادی ہی ہر روز مبارکبادی ہی

ہر آن ہنسی ہر آن خوشی ہر وقت امیری ہی بابا
جب عاشق مست فقیر ہوی پھر کیا دلگیری ہی بابا

ہی تن تو گلگل رنگ بنا اور منہ پر ہر دم لالی ہی
جز عیش و طرب کچھ اور نہین جس دن سے سرت سنبھالی ہی
ہونٹون مین راگ تماشی کا اور گت پر بجتی تالی ہی
ہر روز بسنت اور ہولی ہی اور ہر یک رات دوالی ہی

ہر آن ہنسی ہر آن خوشی ہر وقت امیری ہی بابا
جب عاشق مست فقیر ہوی پھر کیا دلگیری ہی بابا

ہم چاکر جسکے حسن کے ہین وہ دلبر سب سی عالی ہی
اوسنے ہی ہمکو جی بخشا اوسنے ہی ہمکو پالا ہی
دل اپنا بھولا بھالا ہی اور عشق بڑا متوالا ہی
کیا کہیے اور نظیر آگے اب کون سمجھنے والا ہی

ہر آن ہنسی ہر آن خوشی ہر وقت امیری ہی بابا
جب عاشق مست فقیر ہوی پھر کیا دلگیری ہی بابا

مسدس

دنیا عجب بازار ہی کچھہ جنس یانکی ساتھ لے
میوہ کہلا میوہ ملے پہل پہول دے پہل پات لے
نیکی کا بدلا نیک ہی بد سے بدی کی بات لے
آرام دے آرام لے دکہہ درد دے آفات لے

کلجگ نہین کرجگ ہی یہ یان دنکو دے اور رات لے
کیا خوب سودا نقد ہی اس ہاتہ دی اس ہاتہ لے

کانٹا کسی کے مت لگا گو مثل گل پہولا ہی تو
مت آگ مین ڈال اور کو یہ گہاس کا پولا ہی تو
وہ تیرے حق مین تیر ہے کس بات پر بہولا ہی تو
سن رکہہ یہ نکتہ بے خبر کس بات پر بہولا ہی تو

کلجگ نہین کرجگ ہی یہ یان دنکو دے اور رات لے
کیا خوب سودا نقد ہی اس ہاتہ دی اس ہاتہ لے

شوخی شرارت مکر و فن سب کا بسیکہا ہی یہان
کہوٹی کہری جو کچھہ کہے تس کا پرکہا ہی یہان
جو جو دکہایا اور کو وہ آپ بہی دیکہا ہی یہان
جو جو بڑا تلتا ہی مول تل تل کا لیکہا ہی یہان

کلجگ نہین کرجگ ہی یہ یان دنکو دے اور رات لے
کیا خوب سودا نقد ہے اس ہاتہ دی اس ہاتہ لے

جو اور کی بستی رکہے اسکا بہی بستا ہی پرا
جو اور کی توڑے ونہری اوسکا بہی ٹوٹی ہی گہرا
جو اور کے مارے چہری اوس کے بہی لگتا ہی چہرا
جو اور کی چیتے بدی اوسکا بہی ہوتا ہی برا

کلجگ نہین کرجگ ہی یہ یان دنکو دے اور رات لے
کیا خوب سودا نقد ہی اس ہاتہ دے اس ہاتہ لے

جو اور کو پہل دیویگا وہ بہی سدا پہل پاویگا
جو آج دیویگا یہان ویسا ہی وہ کل پاویگا
گیہون سے گیہون جو سے جو چانول سے چانول پاویگا
کل دیویگا کل پاویگا کلپا یکا کل پاوے گا

کلجگ نہین کرجگ ہی یہ یان دنکو دی اور رات لی
کیا خوب سودا نقد ہی اس ہاتہ دی اس ہاتہ لے

جو چاہے لیچل آپ سکہڑی سب جنس یان تیار ہی
آرام مین آرام ہے آزار مین آزار ہے

دنیا عجب بازار ہی ۔۔۔ اسکو میان دریا کی یہ منجدھار ہی
اوروں کا بیڑا پار کر تیرا بھی بیڑا پار ہے

کلجگ نہین کرجگ ہی یہ یان دنکو دی اور رات لے
کیا خوب سودا نقد ہی اس ہاتھ دے اس ہاتھ لی

تو اور کی تعریف کر تجھکو ثنا خوانی ملے
تو اور کو مہمان کر تجھکو بھی مہمانی ملے
کر مشکل آسان اور کے تجھکو بھی آسانی ملے
روٹی کھلا روٹی ملے پانی پلا پانی ملے

کلجگ نہین کرجگ ہی یہ یان دنکو دی اور رات لی
کیا خوب سودا نقد ہی اس ہاتھ دی اس ہاتھ لے

جو گل کھلاوے اور کا اوسکا ہی گل کھلتا بھی ہے
جو اور کا چھیلے جگر اوسکا جگر چھلتا بھی ہے
جو اور کا کیلے ہی منہ اوسکا ہی منہ کلتا بھی ہی
جو اور کو دیتا ہے کپٹ اوسکو کپٹ ملتا بھی ہی

کلجگ نہین کرجگ ہی یہ یان دنکو دی اور رات لی
کیا خوب سودا نقد ہی اس ہاتھ دی اس ہاتھ لے

کرچک جو کچھہ کرنا ہو اب یہ دم تو کوئی آن ہے
نقصان مین یان نفع ہے احسان مین احسان ہے
تہمت مین یان تہمت لگی طوفان مین طوفان ہی
رحمان کو رحمان ہی شیطان کو شیطان ہے

کلجگ نہین کرجگ ہی یہ یان دنکو دی اور رات لے
کیا خوب سودا نقد ہی اس ہاتھ دی اس ہاتھ لے

یان زہر دے تو زہر لے شکر مین شکر دیکھہ لے
موتی دیئے موتی ملین پتھر مین پتھر دیکھہ لے
نیکون کو نیکی کا مزا موذی کو ٹکر دیکھہ لے
گر تجھکو یہ باور نہین تو تو بھی کر کر دیکھہ لے

کلجگ نہین کرجگ ہی یہ یان دنکو دی اور رات لے
کیا خوب سودا نقد ہی اس ہاتھ دی اس ہاتھ لے

اپنے نفع کے واسطے مت اور کا نقصان کر
تیرا بھی نقصان ہوویگا اس بات اوپر دھیان کر
کھانا جو کھا تو دیکھہ کر پانی پیے تو چھان کر
یان پاؤن کو رکھہ پھونک کر اور خوف سے گذران کر

کلجگ نہیں کرجگ ہی یہ یان دنکو دی اور رات لی
کیا خوب سودا نقد ہی اس ہاتہہ دی اس ہاتہہ لی

غفلت کی یہ جاگہہ نہیں یان صاحب ادراک رہ | دلشاد رکہہ دلشاد رہ غمناک رکہہ غمناک رہ
ہر حال مین تو بہی نظیر اب ہر قدم کی خاک رہ | یہ وہ مکان ہی او میان یان پاک رہ بیباک رہ
کلجگ نہیں کرجگ ہی یہ یان دنکو دی اور رات لے
کیا خوب سودا نقد ہی اس ہاتہ دے اس ہاتہہ لے

ولہ

جہان مین یارو خدائی کی کیا خدائی ہی | کہ ہر کسی کو تکبر سے خود نمائی ہے
ادہر جوانی بڑہاپی یہ چڑہ کے آئی ہی | ادہر بڑہاپے کی ادسپر ہوئی چڑہائی ہے
عجب جوانی بڑہاپے کی اب لڑائی ہے

جوانی اپنی جوانی مین ہو رہی سرشار | بڑہاپا اپنے بڑہاپے مین دم رہا ہی مار
ہوئے ہین دونون جو لڑنے کیواسطے تیار | ادہر جوانی نے کہینچی ہی طیش سے تلوار
بڑہاپے نے بہی ادہر لاٹہی ایک اٹہائی ہے

ادہر ہی تیر سا قامت ادہر وہ پیٹہہ کمان | ادہر وہ تیڑہا بدن اور ادہر اکڑ کے نشان
جوانی کہتی ہی بڑہ کر کہ سن بڑہاپے میان | کہ تیری خیر اسیمین ہی چل سرک اس آن
وگرنہ تیری اجل میرے ہاتہہ آئی ہے

مین آج وہ ہون کہ رستم کو گر گرا ڈالون | پہاڑ ہووے تو اکدم مین ہل ہلا ڈالون
درخت جڑ سے اکہاڑون زمین ہلا ڈالون | ابہی کہے تو تیری دہجیان اڑا ڈالون
کہ مجکو زور کے قوت کی بادشاہی ہے

کہا بڑہاپے نے گر تجہہ مین زور ہی بیجا | تو ہانپی دیکہین ہمارے تو سامنے آجا
اگرچہ زور ہمارے نہین ہی تن مین رہا | مسوڑون سے تیری ہڈیون کو ڈالون چبا

نہ ہمسے لڑ کہ اسی مین تری بھلائی ہے

اگرچہ تو بھی نیا ہم پرانے ہین لیکن — نیا ہی تو ہی دن آخر پرانا ہے سو دن
ہزار گو کہ ترا زور پر چڑھا ہی سن — پہ ہم نچہوڑین تری کان اب بڈرو سے بن
کہ تو نے آکے بہت دہوم یان مچائی ہے

کہا جوانی نے سن تیرا تو اب ہی کیا احوال — تو میرے کان مروڑیگی کہان یہ تیری مجال
نہ تیری پاس طپنچہ نہ تیر سیف نہ ڈھال — ابھی گھڑی مین بکھرتا پھریگا ایک ایک بال
یہ ڈاڑھی ہے سے تونے جو مدت مین اب بڑہائی ہے

کہا بڑہاپے نے سنکر کہ تو اگر ہے پہاڑ — تو ہم بھی سو کہے کے جڑ سے کیے ہوئے ہین جہاڑ
ابھی سکے تو ترے کپڑے لیتے ڈالین پہاڑ — ذرا سی بات مین اکدم سے کے بیچ لیوین اکھاڑ
ہر ایک موچھہ یہ تیری جو تاؤ کہائی ہے

یہ سنکے بولی جوانی کہ چل نکمہ تو بات — ابھی جو آنکے ماروں تری کمر مین لات
کہین ہو پاؤن کہین سر کہین پڑا ہو ہات — جسے تو جینا سمجہتا ہی اور خوشی کی بات
وہ تیرا جینا نہین ہے وہ سنلے حیائی ہی

یہ سنکے بولا بڑہاپا کہ تونے جہوٹ کہا — جو پوچھے سچ تو ہمین کو مزا ہی جینے کا
شراب ہو جو پرانی تو اڑے چلے ہی نشا — پرانے جب ہوئے چاول تو ہی اونہین مین مزا
قدیم سے ہے یہ مثل ہمنے کیا بنائی ہے

ترے تو خلق مین ہی چاروں کی سبکو چاہ — جہان تو ہو سکی پھر بس وہی ہی حال تباہ
ہمین ہین وہ کہ کرین ہین تمام عمر نباہ — تو آپ ہی دیکھہ گریبان مین ڈال کر منہ آہ
کہ اب ہی کس مین وفا کس مین بیوفائی ہے

جوانی جب تو یہ بولی بڑہاپے سے سنکر — تری وفا سے مرے بیوفائی ہے بہتر
مین جب تلک ہون بہارین مزے ہین سر تا سر — جو سلطنت ہو گھڑی بھر کی تو بھی ہی خوشتر

مرے تو لوٹ لیے گو کہ پھر گدائی ہے

یہ سنکے بولا بڑھاپا وہ سلطنت ہی کیا — کہ جس کے ساتھ لگا ہو زوال کا دھڑکا
ہمیں ملی وہ بزرگی کی منزلت اے سجا — کہ جب تلک ہیں رہیگی ہمارے ساتھ سدا

خدا نے ایسی ہمیں دولت اب دلائی ہی

کہا جوانی نے چل چھوڑ اب نکر تکرار — مرے تو واسطے عیش و طرب ہیں باغ و بہار
شراب و ناچ مزے گلبدن گلے میں ہار — تری خرابی یہ دیکھی ہے ہمنے کتنی بار

کہ تونے پر کہیں ذلت ہی جاکے پائی ہے

سن مجھے خدا نے دیا ہی وہ مرتبہ اور شان — جدہر کو جاؤن ادہر عیش رنگ پھول و پان
ادہر چہل ہی کہو ہی لذت مزے خوشی کی دمیان — گلے سے لپٹتے ہیں محبوب گلبدن ہر آن

گھڑی گھڑی کی نئی سیر ہی اوڑائی ہے

کہا بڑھاپے نے چل جھوٹ اتنا مت تو بولے — فدا تو جن پہ ہی وہ تیرے پاؤن ہیں پڑتے
ہمیں کہیں ہیں وہ حضرت تجھے کہیں آئی — ہزاروں بار پڑے تجھپہ لات اور گھونسے

بھلا بتا تو کہیں سے ہمنے مار کھائی ہے

تجھے سے کچلتے ہیں وہ خوبرو جو لاتوں میں — ہم انکو مار اوتارین ہیں دم کی باتوں میں
ہم عیش ڈنکو سے اوڑاتے ہیں اور تو راتوں میں — کریں ہیں عشق کو ہم جسطرح کی گھاتوں میں

تجھے کہاں ابھی اس بات میں رسائی ہے

تو جنکے واسطے گلیوں میں اب پھری ہی خوار — ہم اونکی لوٹتے ہیں عیش و طرب کے بیچ بہار
تجھے تلاش و طلب میں کٹی ہی لیل و نہار — ہم اپنی ٹٹی میں بیٹھے ہی کھیلتی ہیں شکار

تو کیا وہ جانے جو کچھ ہمنے گھات پائی ہے

بڑھاپے نے کہا اے سدم جوانی سی بابا — مرا تو وصف کتابوں میں ہی لکھا ہر جا
بزرگی اور مشیخت بڑھاپے میں ہی سدا — تری جو بات کا مذکور ہے کہیں آیا

تو ہر طریق مین خواری ہی تجھہ برائی ہی

جو مین جوانی نی خواری کا مُنہ سی نام لیا
بڑہاپا ڈور جوانی سے وہ مین آ لپٹا
مرڑین موچھین ادہر اونی واڑہی کو کہینچا
لڑے جو دو نو بڑا ہر طرف یہ شور مچا

کہ یارو دوڑیو فریاد ہی دہائی ہے

کھڑے تہے لوگ ہزارون جو دو نون لڑتے تہے
گھڑی پچھاڑتے تہے اور گھڑی پچھڑتے تہے
جو بازو چھوڑتے تہے تو کمر پکڑتے تہے
ہر اک طرف سے نئے گھونسے لات جڑتے تہے

تو سب یہ کہتے تہے کیا انکے جی مین آئی ہی

یہ مارکوٹ کا آپس مین جب ہوا چرچا
نظیر اسمین وہین ایک ادہڑ بن آیا
کچھہ اسکو روکا ادہر اور کچھہ اسکو سمجھایا
تم اپنے خوش رہو یہ اپنے خوش رہے ہر جا

بلا سے خوب ہی لڑنے مین کیا بڑائی ہی

ولہ

سنے مجھے ایدوست تیرا ہجر اب ایسا ستاتا ہی
کہ دشمن بہی مرے احوال پر آنسو بہاتا ہی
یہ بیتابی یہ بیخوابی یہ بے چینی دکہاتا ہی
نہ دل لگتا ہی گھر مین اور نہ صحرا مجکو بھاتا ہی
اگر کچھہ منہ سے بولون تو مزا الفت کا جاتا ہی
وگر چپکا ہون رہتا تو کلیجہ منہ کو آتا ہے
مرا دردیست اندر دل اگر گویم زبان سوزد
وگر دم درکشم ترسم کہ مغز استخوان سوزد

کوک کرون تو جگ ہنسی اور چپکے لاگے گھاو
ایسے کٹھن سنیہہ کا کس بدہ کرون اوپاو

نہ تہا معلوم جو الفت مین غم کھانا بہی ہوتا ہی
جگر کی بیکلی اور دل کا گھبرانا بہی ہوتا ہے
سسکنا آہ کرنا اشک بہر لانا بہی ہوتا ہی
تڑپنا لوٹنا بیتاب ہو جانا بہی ہوتا ہی
سیکے پر اپنے پہر آپہی کو دکھہ پانا بہی ہوتا ہی
کف افسوس کو مل ملکے پچھتانا بہی ہوتا ہی
اگر دانستمے روز ازل داغ جدائی را
نمی کردم بدل روشن چراغ آشنائی را

جو مین ایسا جانتی پیت کیے دکھ ہوے
نگر ڈھنڈورا پھیرتی پیت نکیجو کوے

سحر سے شام تک صحرا مین پھرنا ونکو مین مارے
لبون پر آہ دل مین رنج جون آتش کے انگارے
جب اسکی ہی یہ مرضی ہی تو چپ بیٹھے ہین بیچارے
ز حال من کہ چو نم بی رخت وار جنی بیاید نہ

لگا کر شام سے تا صبح گنتا رات کے تارے
نت جسے دل چاہتا ہی اوسکو کچھ پروا نہین بارے
مگر اسکے تصور مین یہی کہتے ہین ای پیارے
دل من سوخت آیا ور ولت باشد اثر یانہ

آہ دئی کیسی بھئی ان چاہت کے سنگ
دیپک کے بہاو مین نہین جل جل مرے پتنگ

کبھی ہو کر گریبان چاک صحرا کو نکلتا ہون
لگی ہی آگ دل مین شمع سان جلکر پگھلتا ہون
بدنمین دیکھکر شعلہ بھڑکتے ہاتھ ملتا ہون
ز تاب آتش دوری کہ میسوزد دل و جان را

کبھی گھبرا کے پھر گھر کیطرف ناچار چلتا ہون
دہوان اٹھتا ہی آہو نکا برنگ موم گلتا ہون
بھبھوکے تن سے اوٹھتے ہین بتی کیطرح جلتا ہون
نمودہ نبض من پر آبلہ دست طبیبان را

برہ آگ تن مین لگی جر گئے سب گات
ناری چھوت بید کے پڑے پھپھولے ہات

غضب ہے ایک تو سمجھے نہ دل او رجا بجا گھبراوے
نہو دل کیونکہ ٹکڑے ٹکڑے اور نہ جان کسطور اکتاوے
لگے جو آگ دل مین پھر وہ بجھنے کسطرح پاوے
چو وند دل آتش دوری فتد اور اکہ بنشاند

تن اوپر ہر گھڑی اوس دلربا کی شکل یاد آوے
در و دیوار سے کیونکر نکوئی سر کو ٹکراوے
اگر جسنے لگائی ہو وہ ہے آکر بجھا جاوے
مگر آنکس کہ آتش زد ہمون آبی برافشاند

ہر دم اندر درون گے دہوان نہ پرگٹ ہوے
جاتن سے لاگے سو لکھے یا جن لائی ہوے

کہان تک کہا کیجی غم اتبو غم کہایا نہین جاتا
دل بیتاب کو باتو سے بہلایا نہین جاتا

قدم رکھتا ہون جسجا وہان سے اٹھایا نہین جاتا — یہ پتہر ہاتہ سے تل بہر بہی اکسایا نہین جاتا

پڑا ہون وحشت مین رستہ کہین پایا نہین جاتا — جو جاہون بہاگ جاؤن بہاگ بہی جایا نہین جاتا

مکان یار دور از من نہ پر دارم نہ پا اے دل — عجب در مشکل افتادم چسان طی سازم این منزل

نا میرے پنکہہ نہ پاؤن بل مین انکہہ پیا دور

اوڑ نہ سکون گر کر پڑون رہون بسور بسور

ادہر دل مجہسے کہتا ہی کہ تو چل یار کے ڈیرے — ادہر تن مجکو کہتا ہی کہ تو مت مجہکو دکہہ دے رے

جو کہنا دل کا کرتا ہون تو وہ ہٹتا ہی گہر میرے — و گر تنگی سہون تو اور دکہہ پڑتے ہین بہتیرے

نہ دل مانے نہ تن مانے ہر اک اپنی طرف پہیرے — کرون کیا مین نظیر ایسی جو مشکل آنکر گہیرے

دلم دلدار می جوید تنم آرام میخواہد — عجائب کشمکش دارم کہ جانم مفت میکاہد

دل چاہے دلدار کو اور تن چاہے آرام

دبدا مین دونو گئے مایا ملی نہ رام

ولہ

آہ کیا کہیی رہی یان جب تلک اپنی حیات — سے تہے بندے کیا کیا تعلق اپنے جتنے کے ساتہہ

جب موئے پہر تو کسی نے آن کر پوچہی نہ بات — زندگی اپنی تہی کل چونسٹہہ گہڑی کی کائنات

اتنے عرصہ ہی مین کیا کیا ہم پہ گذری واردات

رہ چلے دنیا مین ہم بہی ایکدن اور ایک رات

پہر اسی دن رات مین ہم بادشاہ بہی ہو چکے — صاحب تاج و نگین فرمان روا بہی ہو چکے

مالک ملک و مکان کشور کشا بہی ہو چکے — عاجز و مفلس فقیر و بینوا بہی ہو چکے

اتنے عرصہ ہی مین کیا کیا ہم پہ گذری واردات

رہ چلے دنیا مین ہم بہی ایکدن اور ایکرات

پہر اسی دن رات مین ہم ہو گئے حشمت پناہ — بخشی و میر و وزیر و منشی و دیوان شاہ

محتسب کتوال قاضی صدر مفتی اہل جاہ   اسقدر تو عمر جس مین یہ تماشے واہ واہ

اتنے عرصے ہی مین کیا کیا ہم پہ گذری واردات
رہ چلے دنیا مین ہم بھی ایکدن اور ایک رات

پھر اسی دن رات مین ہم عارف و کامل ہوئے   صاحب کشف و کرامت اور روشن دل ہوئے
عالم و فاضل فقیہ و جاہل و عاقل ہوئے   تھی یہی فرصت اسیمین خاک مٹی گل ہوئے

اتنے عرصے ہی مین کیا کیا ہم پہ گذری واردات
رہ چلے دنیا مین ہم بھی ایکدن اور ایک رات

پھر اسی دن رات مین ہم پوتے اور بیٹا ہوئے   پھر ہمین بابا ہمین نانا ہمین دادا ہوئے
سالے سسر بھائی ماموں اور چچا تایا ہوئے   تھی یہی فرصت اسی مین دیکھیے کیا کیا ہوئے

اتنے عرصے ہی مین کیا کیا ہم پہ گذری واردات
رہ چلے دنیا مین ہم بھی ایکدن اور ایک رات

پھر اسی دن رات مین کیا کیا بنائے ہمنے گھر   مسجد و تالاب و مندر حجرہ و دیوار و در
بیٹھ کر عشرت بھی کی اور بھیک مانگی دربدر   تھے مسافر پھر اسیمین کر گئے آخر سفر

اتنے عرصے ہی مین کیا کیا ہم پہ گذری واردات
رہ چلے دنیا مین ہم بھی ایکدن اور ایک رات

پھر اسی دن رات مین ہم دلربا بھی ہوگئے   عاشق و فاسق اسیر و مبتلا بھی ہوگئے
پرگنہ مست و خراب و پارسا بھی ہوگئے   تھی یہی فرصت اسیمین تھا جو ہونا ہوگئے

اتنے عرصے ہی مین کیا کیا ہم پہ گذری واردات
رہ چلے دنیا مین ہم بھی ایکدن اور ایک رات

پھر اسی دن رات مین ہم کوٹھی زر کی بھر گئے   لین بزار اجناس بھی اور بنگلے سوداگر گئے
خاک چھانی اور ضرر اور نفع کیا کیا کر گئے   تھی یہی فرصت انہین جھگڑوں مین آخر مر گئے

اتنے عرصے ہی مین کیا کیا ہم پہ گذری واردات
سے چلے دنیا مین ہم بہی ایک دن اور ایک رات

پہر اسی وزرات مین ہم کہیتیان بہی بو گیے
شحنہ و عامل مقدم سے کے قانون گو گیے
پہر سپاہی ہو سپر شمشیر کو بہی رو گیے
تہی بہی اس مین تہا جو ہونا سو کر ہو گیے

اتنے عرصے ہی مین کیا کیا ہم پہ گذری واردات
سے چلے دنیا مین ہم بہی ایکدن اور ایک رات

پہر اسی وزرات مین اپنا ہوا بیاہ اور برات
لڑکے بالے بہی اسی مین ہو گیے پہر آٹھہ سات
دیکہے ہولی و دوالی عید بہی اور شب برات
پہر اسی مین چل بسے آخر کو رکہہ چہاتی پہ ہات

اتنے عرصے ہی مین کیا کیا ہم پہ گذری واردات
سے چلے دنیا مین ہم بہی ایک دن اور ایک رات

پیشہ مین جتنے جہان مین کیا صغیر و کیا کبیر
سب گیے جتنے میان اس حال مین ہو کر اسیر
طفل سے ٹہہرے جوان اور پہر جو انسے نبکے پیر
پہر اسی مین پیر ہو کر مر گیے آخر نظیر

اتنے عرصے ہی مین کیا کیا ہم پہ گذری واردات
سے چلے دنیا مین ہم بہی ایک دن اور ایک رات

ولہ

دل دیتا ہون یا رب مجہے الزام نہ ہووے
اس کام کا آخر کو بد انجام نہ ہووے
یہ عشق مرا گوش زد عام نہ ہووے
ڈرتا ہون محبت سے مرا نام نہ ہووے
دنیا مین الہی کوئی بدنام نہ ہووے

گر یار مرے قتل کو آیا ہی ترا دل
بہتر ہی مین حاضر ہون ولے کچھ نہین حاصل
گر یون ہی ارادہ ہی تو مت چہوڑ تو بسمل
شمشیر کوئی تیز سے لانا مرے قاتل
ایسی نہ لگانا کہ مرا کام نہ ہووے

پھر عمر بھر اسکے غم و درد سے نالان | آخر ہوا مین ہاتھہ سے اوس شوخ کے بیجان
کیا ضد ہے مرے موئے پر بھی آوے دیکھنے یاران | آتا ہے مری گور پہ ہمراہ رقیبان

یعنے سے اسے تربت مین بھی آرام نہووے

پردہ جو مرے غم کا اگر دل سے اوٹھاؤن | ایک آہ مین سو برق کے سینہ کو جلاؤن
نالہ جو کرون کوہ کو جاگہہ سے ہلاؤن | گر صبح کو چاک اپنے گریبان کا دکھاؤن

ای زندہ دلان حشر تلک شام نہووے

اپنا تو نظیر ایک ستمگر تھا پریرو | پائی تھی صبا نے بھی نہ اوس گل کی کبھی بو
سو اوسکو بھی دل دیکے کیا ہمنے ہے بیک سو | جی دیتا ہی نہ ہووے کی توقع پہ فغان تو

ٹک دیکھیو سودا یہ ترا خام نہووے

ولہ

کل دیکھا عجب ہمنے اک چنچل شوخ پری جہٹ سے | یکبار گلے سے لپٹی اور لیٹ پلنگ جہٹ پٹ سے
سینہ سے سینہ لگتے ہی دل جوش مین آیا جہٹ سی | کچہہ اور ارادہ تہا دل مین کمبخت کسی کی آہٹ سے

جب عین مزے کا وقت ہوا جب کہل گئی آنکھہ مری پٹ سے

تہا اوس مکان ایک جلوے کا اور عیش کی چیزین تہین وہ سب | ہو مست نشے مین اوٹھی دل کھول خوشی سی سیکر
بہت پہیر ہوئے جب ستی مین تیار ہوئی جب وہ بہی تھی | کیا عیش ملا تہا قسمت سے یکبار وہین آئی تھی

جب عین مزے کا وقت ہوا جب کہل گئی آنکھہ مری پٹ سے

اوس شوخ پری کے جوبن کا اک باغ کہلا تہا کیا کہیے | اوس شوخ بدن مین جوڑا تہا اور عطر لگا تہا کیا کہیے
دیکھہ اسکا سینہ حسن بھرا کیا جوش اٹھا تہا کیا کہیے | سب دل کی دست لگے پیچ رہی کیا عیش مزا تہا کیا کہیے

جب عین مزے کا وقت ہوا جب کہل گئی آنکھہ مری پٹ سی

ایک سرخ پلنگ تہا نازک سا اور اسپہ سو تیارے | جب سیج پہ اوپر ہو لیٹے کیا عیش ہوئی بہار رہی جاری
جس وقت وہ نوبت آ پہنچی جہٹ جانی کی پچکاری | اتنے مین چہٹتے چہٹتے ہی آن پہنچی سر پر خواری

جب عین مزے کا وقت ہوا جب کھل گئی آنکھہ مری پٹ سے

جو عیش مزے کی خواہش تھی موجود ہوئی تھی آکر سب
جس بات کی ساری لذت تھی سب آ کے لگی ٹھہری جب
باہوں سے باہیں لپٹی تھیں منہ سے منہ چھاتی لب سے لب
اور عیش طرب کے ہوتے ہی کیا قہر ہوا یہ ہائے غضب

جب عین مزے کا وقت ہوا جب کھل گئی آنکھہ مری پٹ سے

جس وقت پلنگ پہ پہلو میں وہ چنچل اچپل چان پڑی
کچھ نوک سے گھٹنے چال لیٹے اور پاس لگے اوپر ران پڑی
اس جان صنم کی آتے ہی اس مستی میں جان پڑے
انزال بھی ہونے نہیں پایا جو ہائے یہ آفت آن پڑے

جب عین مزے کا وقت ہوا جب کھل گئی آنکھہ مری پٹ سے

یہ یار بندھا تھا عشرت کا جو عیش بڑا لہراتا ہے
اتنے میں سر پر کشتی بان نرسنگا آن بجاتا ہے
اور وقت منی کے چھٹنے کا آیا تو نہیں ٹھہراتا ہے
کیا قہر ہوا ہے کیا کہیے اس بات پہ رونا آتا ہے

جب عین مزے کا وقت ہوا جب کھل گئی آنکھہ مری پٹ سے

کیا عیش طرب کی ٹھہری تھی اور نیچے اوپر آنے سے
جو ٹھوڑ بہا تھا لذت میں اس عشرت عیش اڑانے سے
سب چھوڑ کے چپکے سے بچکر جا پہنچا مال لہکانے سے
ایک بلی آ میں پیچ پڑی اور خندی کے چلانے سے

جب عین مزے کا وقت ہوا جب کھل گئی آنکھہ مری پٹ سے

اور شوقے کی لذت میں آ لپٹا ہوا تھا اس گت لینے
لگتے تھے ڈنکے عشرت کے اور عیش کے بجتے تھے ہو لینے
کچھ تیر نگہ کے چلتے تھے کچھ تیغ ادا کے تھے سولنے
ایک کتا آ دہمیں ہو بنکا تھا اسی وقت اسی کی ہو ہو سنے

جب عین مزے کا وقت ہوا جب کھل گئی آنکھہ مری پٹ سے

کیا دہوم مچی تھی عشرت کی اور عیش سے آ لپٹے تھی بہ
کیا سخت مصیبت آن پڑی اس عیش کی عالم میں وہ وہ
ڈہم سے وہ لپٹی تھی ہم اس سے لپٹتے تھے رہ رہ
کمبخت گدہا ایک رینگ اٹھا ایکبارگی ڈھینچو ڈھینچو کہہ

جب عین مزے کا وقت ہوا جب کھل گئی آنکھہ مری پٹ سے

جب ہوگی صبح تو اس پریوں کیا کیا ہاتھہ اتاروں گا
نرسنگے والے کو بھی جا اب خوب سا میں للکاروں گا
اس کتے بلی کے تئیں اور لٹھ گدہے کے ماروں گا
یہ بات نظیر اس عشرت کی میں کیونکر ہائے بسا روں گا

جب عین مرنیکا وقت ہوا جب کہل گیی انکہہ مری پٹ سے

ولہ

جو مرنا مرنا کہتے ہین وہ مرنا کیا تبلائے کوئی
ہی ڈالی آنکہہ دو رنگی کی جب یکرنگی سے تار سوئے

وہان جو ہر باتین کہول ملی سب اپنی اپنی چہوڑ وہی
نہ مردونکا غل شور رہا نہ عورت کی کچہہ آہ او ہی

ماٹی کی ماٹی آگ اگن جل تیر پون کی پون ہوئے
اب کس سے پوچہے کون موا اور کس سے کہیے کون موئے

نقارہ ہون ہون بجتا تہا اور کیا کیا تہی آواز بڑی
نر مادہ دونو ایک ہوے جب آن بہرم کی کہال پہٹی

جب پہوٹ گیا پہر دیکہو تو آواز اسکی کہان گیی
نہ نر کا کچہہ نر سول رہا نہ مادہ کی پہچان رہی

ماٹی کی ماٹی آگ اگن جل تیر پون کی پون ہوئے
اب کس سے پوچہے کون موا اور کس سے کہیے کون موئی

ہر چار طرف اجیالی تہی اس ایل سکوری پانی کی
سب گہر کے بیچ اجالا تہا کیا نوک بندی تہی نور بہری

وہ جوت نہ تہی اس دیپے کی تہی اور کسی کی اجیالی
جب لو ابجہہ کر سرد ہوا پہر چہا گئی کل اندہیاری

ماٹی کی ماٹی آگ اگن جل تیر پون کی پون ہوئے
اب کس سے پوچہے کون موا اور کس سے کہیے کون موئی

تہا جبتک خاصہ دودہ بنا تہی کیا کیا اسمین چیز دہری
جب پہٹ کر ٹکڑے دودہ ہوا پہر کہان گیی وہ چکنائی

برات ملائی ماکہن تہا اور کہویا کاڑہا اور بڑے
نہ دودہ رہا نہ دہی رہا نہ روغن مسکہ چہاچہہ ہے

ماٹی کی ماٹی آگ اگن جل تیر پون کی پون ہوئے
اب کس سے پوچہے کون موا اور کس سے کہیے کون موئے

یہ بات نسمجہی اور سنو جو لکڑی مین تہی آگ سے لگے
یہان ایکطرف کو دولہا تہا اور ایکطرف کو دولہن تہی

جب بجہکر ٹہنڈی راکہہ ہوئی پہر اسکی آنچ کہان پہنچے
جب دونو ملکر ایک ہوے پہر بات رہی کیا پردیکی

ماٹی کی ماٹی آگ اگن جل تیر پون کی پون ہوئے

اب کس سے پوچھے کون موا اور کس سے کہیے کون موئی

یہ بات نہ سمجھے اور سنو جو بستی ڈالی پانی مین
اور رستہ مین جب پھوٹ گئی ہاتھوں کی اینچاتانی مین
نہ راجہ کا مسند پیرانہ بھید رہا کچھ رانی مین
جا کھیرے ملی کھیر ونین اور پانی ملگیا پانی مین

ماٹی کی ماٹی آگ اگن جل تیر پون کی پون ہوئی
اب کس سے پوچھے کون موا اور کس سے کہیے کون موئی

یہ بات سمجھی اور سنو جو کپڑا پانی بھیگا تھا
جب سوکھا دھوپ کے اندر وہ پھر پانی اوسکا کہان گیا
سب وہ مردہ بول اوٹھے وہان اور کسی نے رنگ بدلا
نہ بھرم رہا نر مادہ کا نہ وہ موٹا ہاتھی چیونٹی کا

ماٹی کی ماٹی آگ اگن جل تیر پون کی پون ہوئے
اب کس سے پوچھے کون موا اور کس سے کہیے کون موئی

یہان جینا و جینا مرنا ہی ای یار انہین کوڑ نا ہی
جب دونو دکھ سکھ دور ہوے پھر جینا ہی نہ مرنا ہی
اس بھول بھلیان چکر مین تک رستہ پیدا کرنا ہی
سب جھوٹھ بھرم کی باتون کو اس بات اوپر دل دھرنا ہی

ماٹی کی ماٹی آگ اگن جل تیر پون کی پون ہوئے
اب کس سے پوچھے کون موا اور کس سے کہیے کون موئے

حق ناحق اور لوگون نے کہے جو مرنا سمجھین جینے کو
چلنے کا رہنا نام رکھین اور جینا کہانے پینے کو
جو مر گئے آگے مرنے سے وہ جا بھید تھے جینے کو
ہو خاصی ونبح جا لپٹی اس لال انبیے رنگ بھینی کو

ماٹی کی ماٹی آگ اگن جل تیر پون کی پون ہوئے
اب کس سے پوچھے کون معا اور کس سے کہیے کون موئی

کیا صورت لوگ لگائی کی کیا نقشہ نیاری بنت کا
کیا رنگ سنے کا روپ ہوئی کیا سوانگ بنا اگنت کا
جو سمجھین انکو آسان ہی نہین فرق ہی رائی رتی کا
بس اور **نظیر** اب کیا کہیے ہی نرگ ستا قدرت کا

ماٹی کی ماٹی آگ اگن جل تیر پون کی پون ہوئی
اب کس سے پوچھے کون موا اور کس سے کہیے کون موئی

ولہ

وقت سحر کے جو چمن کیا کیا بنبو پہ ہون لگے رہین
ہون ہون ہن ہن کر ذکر کرن اور فیکون کرتے ہین

سے غنچے بولین گڑ گون گون مرغیان کون کون کرتی ہین
طوطیان بہی سب یاد مین اسکی ہیتون ہیتون کرتی ہین

سانجہ سویرے چڑیان ملکر چون چین چون چین کرتی ہین
چون چین چین چین چون چین کیا سب چون چین کرتی ہین

پنکہہ ٹٹہا کر پنکہہ اسکی غم کی تپ مین تپتے ہین
عنقا اور سیمرغ اسیکے فرقت بیچ تڑپتے ہین

سارس گہہ جو اصل بری لگی پنکہہ سے کلپتے ہین
پنکہہ پکہیرو جتنے ہین سب نام اسیکا جپتے ہین

سانجہ سویرے چڑیان ملکر چون چین چون چین کرتے ہین
چون چین چین چین چون چین کیا سب چون چین کرتے ہین

قمری بولے حق سرہ بلبل بولے بسم اللہ
کبک تیتری چاروں قل اور تیتر بہی سبحان اللہ

داور مور پپیہا کویل کوک رہی اللہ اللہ
فاختہ کو کو تیہو ہو ہو طوطی بولین حق اللہ

سانجہ سویرے چڑیان ملکر چون چین چون چین کرتی ہین
چون چین چون چین چون چین کیا سب چون چین کرتی ہین

شکرا جنجہ اور لگہر باشی اور ترمتی باز کوے
کونج کبوتر سبز کہپا پنچو ککل ہمارو مار چوہے بیے

لعل پپیہے ہی صنم بکم جب پہنے پوشاک سوے
پدڑی بدی پہودنی شکر خوری بولین توتی توہی

سانجہ سویرے چڑیان ملکر چون چین چون چہان کرتی ہین
چون چون چون چین چون چون کیا سب چون چین کرتی ہین

چیل کہلتی آ جکل کہی سب ہے چلون چلون بہت جان میان
کوے قان قان کرتے ہین الآن الآن لکما گان میان

مرن بولے مرغابی کل من علیہا فان میان
جتنے پنکہہ پکہیرو ہین سب پڑہتے ہین قرآن میان

سانجہ سویرے چڑیان ملکر چون چین چون چین کرتے ہین
چون چین چین چون چین چون کیا سب چون چین کرتی ہین

ہنس ہما سرخاب تدرو بولین یا رحمان میان
ققنس تیتر چکوہ چکوی بولین یا منان میان
سارو بلبل اور لٹوری ڈھیک یا سبحان میان
ہدہد بولین احد احد کچھ تو بھی تو کر دھیان میان

سانجھ سویرے چڑیان ملکر چون چون چون چون کرتے ہین
چون چون چون چون چون چون کیا سب سبحن سبحن کرتی ہین

بوم چنڈول سنبرک ابابیل اور چکور ہین شام چڑی
تلی تدری داہن سنبھری کتری بھونری اور بٹی
کھنجن جہان لوی کلنگ اور غوغائی کی دھوم پڑی
کبھی مچھر پسو بھنگے بول سے ہے سب گھڑی گھڑی

سانجھ سویرے چڑیان ملکر چون چون چون چون کرتی ہین
چون چون چون چون چون چون کیا سب سبحن سبحن کرتی ہین

تن تن اور لم ڈہلک ممولا حق حق ناری روتی ہین
طائر تو سب تخم محبت اسکا دل مین بوتے ہین
اگہن ببی چنڈول ابلقے یاد مین اوسکی روتے ہین
پنچھی اوسکی یاد کرین ہم پاؤن پسارے سوتے ہین

سانجھ سویرے چڑیان ملکر چون چون چون چون کرتے ہین
چون چون چون چون چون چون کیا سب سبحن سبحن کرتے ہین

کس کس کا لون نام غرض ہین جتنے طائر خرد و کبیر
پنکھی تو سب یاد کرین اور ہم غفلت مین ہین اسیر
کوئی کہے یا حی توانا کوئی کہے یا رب قدیر
ہم سا غافل دنیا مین اب کوئی نہوگا آہ **نظیر**

سانجھ سویرے چڑیان ملکر چون چون چون چون کرتی ہین
چون چون چون چون چون چون کیا سب سبحن سبحن کرتی ہین

ولہ

آٹے کے واسطے ہی ہوس ملک و مال کی
آٹے ہی دال سے ہے درستی یہ حال کے
آٹا جو پالکی ہی تو ہی دال نالکی
اس سے ہی سبکی خوبی ہی جو حال قال کی

سب چھوڑ بات طوطی و بدری و لال کے
یارو کچھ اپنی فکر کرو آٹے دال کی

اس آٹے دال ہی کا جو عالم مین ہے ظہور
اوس سے ہی مونہہ پہ نور ہی اور پیٹ کو سرور
اس سے ہی آگے چڑہتا ہی چہرے پہ سب کی نور
شاہ و گدا امیر اسی کی ہین سب مزور

سب چہوڑ بات طوطی و بڈری و لال کی
یارو کچہہ اپنی فکر کرو آٹے دال کی

قمری نے کیا ہوا جو کہا حق ستّرہ
اور فاختہ بہی بیٹہہ کے کہتی ہی قہقہہ
وہ کہیل کہیلو جس سے ہو تم جگ مین سرخرو
سنتے ہوای عزیز اسی سے ہی آبرو

سب چہوڑ بات طوطی و بڈری و لال کی
یارو کچہہ اپنی فکر کرو آٹے دال کی

مینا کے پالنے کی اگر دل مین میل ہے
سچ پوچہئے تو یہ بہی خرابی کی ذیل ہے
سب عشقبازی و ذری کی ہوتی طفیل ہے
روزی نہ ہو تو مینا بہی پہر کیا چڑیل ہے

سب چہوڑ بات طوطی و بڈری و لال کی
یارو کچہہ اپنی فکر کرو آٹے دال کی

آٹا ہی جسکا نام وہی خاص نور ہے
اور دال بہی پری ہی یا کوئی یا کہ حور ہے
اسکا بہی کہیل کہیلنا سب کو ضرور ہے
سمجہے جو اس سخن کو وہ صاحب شعور ہی

سب چہوڑ بات طوطی و بڈری و لال کی
یارو کچہہ اپنی فکر کرو آٹے دال کی

بلبل کے پالنے مین کہو کیا ہے فائدہ
اور جو بیا بہی پالا تو پہر ہاتہہ کیا لگا
کوئی دم مین پیٹ مانگیگا کچہہ مجکو لا کہلا
پہر دال اور آٹا ہی کام آتا ہی دلا

سب چہوڑ بات طوطی و بڈری و لال کے
یارو کچہہ اپنی فکر کرو آٹے دال کے

چہہ پیسو کے جو عشق مین دلکو لگاؤ گے
تو پیٹ بہر کے کہاؤ گے کپڑے نہاؤ گے

طوطی کو یاں کرکے حق اللہ پڑہاؤ گے
ناحق کو سر کہپاؤ گے کوڑی نہ پاؤ گے

سب چہوڑ بات طوطی و پدڑی و لال کی
یارو کچہہ اپنی فکر کرو آٹے وال کی

جن پر ہین چار پیسے وہی ہین یہان امیر
اور جتنے پیشہ ور ہین کیا جزو کیا کبیر
اور جن کے پاس کچہہ نہین وہ ہین بڑے فقیر
روٹی کا سلسلہ ہی بڑا کیا کہون نظیر

سب چہوڑ بات طوطی و پدڑی و لال کی
یارو کچہہ اپنی فکر کرو آٹے وال کی

ولہ

کیا موسم گرمی مین نمودار ہی پنکہا
گلرو کا ہر اک جا پہ طلبگار ہی پنکہا
خوبان کے پسینونکا خریدار ہے پنکہا
اب پاس مرے یار کے ہر بار ہے پنکہا

گرمی سے محبت کی بڑا یار ہی پنکہا

کیونکر نہ اٹہے دل سے مرے شعلۂ جان کاہ
جل جاوے جگر کیون نہ بہلا رشک سے اب آہ
جب شوخ کے پنکہے کے تئین جی ہوئی چاہ
آگے دل صد چاک ہمارا تہا ہوا خواہ

اور اب تو دل و جان سے ہوادار ہی پنکہا

کیا کیا تجہے الفت کی جتاتا ہی وفائین
بیتاب ہو کر کرکے خوشامد کی ہوائین
دہوپ آوے تو کرتا ہی بڑا ہاتہہ سے چہائین
لیتا ہی ہر ایک دم ترے مکہڑے کی بلائین

ایسا تری الفت مین گرفتار ہی پنکہا

یہ انگلیان نازک جو تمہاری ہین نمایان
ان نرم سے ہاتونکا ترس جاتا ہے ہر آن
ڈرتا ہون کہین بہانس سے ہو وینے پہ چیران
پنکہے کو کہجوری کے نلو ہاتہہ مین ایجان

تمکو تو مرے دل کا سزاوار ہی پنکہا

چہیڑا جو مرے دلکی محبت کے اثر نے
گرمی مین کہین بیٹہہ کے پنکہا تجہے کرنے

رنگ چشم کی ڈوروں کے تئیں خون جگر نے — سیخون سے مژہ کی مرے گوندھا ہی نظر نے

پنکھے تو بہت ہین پہ یہ نو کار ہے پنکھا

دل باغ ہوا جاتا ہی پہولون کی بہبک سی — اور روح بسی جاتی ہی خوشبو کی مہک سے

کچھہ خس سے کچھہ اس پانی کی بوندونکی ٹپک سے — نیند آتی ہی آنکھون مین چلی جن کی جھپک سی

کیا یار کے جہلنے کا مزیدار ہی پنکھا

جاڑے مین جو سٹتے تھے ہم اوس گل کی کٹنے سیو — گرمی نے جدا کر دیا گرمی کا برا ہو

حسرت سے بہلا پہوسنکیے کیونکر نہ جگر کو — کیا گردش ایام ہی دیکھو تو عزیزو

جب یار کے ہم پاس تھے اب یار ہی پنکھا

نرمی سے صفائی سے نزاکت کی پھڑک سے — گوٹون کی لگاوٹ سے اور ابرک کی چمک سے

نقشوں کے جھڑتے ہین پڑے تار جھبک سے — دریائی و گوٹے و کناری کی جھمک سے

کیا ہاتھہ مین کاوے کے جھمکدار ہی پنکھا

اکدم تو میر جان ترے پنکھے کی ہوا لون — گرمی جو کلیجے کی ہی ٹک اسکو نکالون

آنکھون سے ملون پیار کرون چہاتی لگالون — گر حکم کرے تو تو مری جان اٹھالون

اک چار گھڑی کو تو مجھے درکار ہی پنکھا

اس دھوپ مین اے جان کہین مت پانون نکالی — جلتی ہی زمین آگ سی پڑ جائینگے چہالے

گرمی ہی ذرا تن کے پسینے کو سکھا لے — آنکھون مین مرے بیٹھہ کے ٹک سرد ہوا لے

دیدار کا تیرے ہی طلبگار ہی پنکھا

رکھتی ہی ترے حسن سے سامان چمن چشم — صورت سے تری سنتے ہین ہت اوسکی لگن چشم

سوراخ ہی ہر جال سے ہر کہڑی بن چشم — دیکھے ہی ترے منہ کو یہ ہو کر ہمہ تن چشم

یہان تک تو ترا طالب دیدار ہی پنکھا

ہی یہ وہ ہوا دار جہان اسکا گذر ہو — پھر گرمی تو وہان آپنے پسینے مین چلی رو

کرتا ہی خوشی روح کو دیتا ہی عشرت کہو — رکھتا ہی سدا اسپنے وہ قبضے مین ہوا کو

سچ پوچہے تو کچہہ صاحب اسرار ہی پنکہا

کی شام کی گرمی مین سدا تا بہ سحر گاہ — رہتا ہی ہر اک وقت پریزادون کی ہمراہ

عاشق کی تئین اسکے بہلا کیونکہ نہو چاہ — پہولونکی گندہاوٹ سے لب گل کا نظیر آہ

رشک چمن و حسرت گلزار ہی پنکہا

ولہ

کیا تونے حال اس سے مرے درد کا کہا — اور میرے انتظار کا کیا ماجرا کہا

رنج و فراق کچہہ نہ کہا سے تونے یا کہا — قاصد صنم نے خط کو مرے دیکہہ کیا کہا

حرف عتاب یا سخن دلکشا کہا

آتا ہی ہول تو مرے دل مین ہو بہو — صبر و قرار ہوتے ہین خاطر سے ایکسو

جس جس طرحکی باتین ہوئین تیرے روبرو — تجہکو قسم ہی کچہو نہ پوشیدہ مجہسے تو

کہیو وہی جو اوسنے مجہے برملا کہا

مین تو کمال ہجر مین ہون اوسکے بیقرار — دن رات اوسکے آنے کا رکہتا ہون انتظار

جلدی سنا مجہے جو ہوا تجہپہ آشکار — قاصد نے جب تو سنکے کہا کیا کہون مین یار

پہلے مجہے کو اسنے بہت ناسزا کہا

ماتہا ہوا مرا عرق شرم بیچ نم — سنتا رہا مین جو جو کہا اوسنے بیش و کم

غصے کی باتین کہہ چکا جب مجہسے وہ صنم — پہر تجہکو سو عتاب سے جہنجہلا کے دمبدم

کیا کیا کہون مین تجہسے کہ کیا کیا برا کہا

سر نامہ خط کا سنتے ہی کہا کی پیچ و تاب — نامہ کو دور پہینک دیا ہو کے پر عتاب

اور یون کہا کہ جانتے ہیں خط کا تہا جواب — اسکا مزا چکہاونگا جا کر اسے شتاب

رہ راستی سخن کے تئین بارہا کہا

میرے جو ہوش سنتے ہی اس بات سے اوڑے — گہبرا کے جلد مینے قدم راہ مین رکہی
آیا ہون پر شتاب خبر کرنے کو تجہے — میری تو کچہ خطا نہین تو ہی سمجہ اسے

بیجا کہا یہہ اوسنے سے تجہے یا بجا کہا

تجہہ پر تو اوس نگار کی خو بو تہی سب عیان — کیون نامہ لکہہ کے تونے کیا درد دل بیان
اب آنکر کریگا وہ کیا کیا خرابیان — کہتا تہا مین تجہے کہ نہ بہیج اسکو خط میان

لیکن نظیر تونے نمانا مرا کہا

ولہ

زر کی جو محبت تجہے پڑ جاوے گی بابا — دکہہ اوسمین تری روح بہت پاوے گی بابا
پہر کہانے کو پہننے کو ترساویگی بابا — دولت جو تری یہان ہین نہ کام آویگی بابا

پہر کیا تجہے اللہ سے ملواویگی بابا

دولت جو ترے پاس ہی رکہہ یاد تو یہ بات — کہا تو بہی اور اللہ کی کر راہ مین خیرات
دینے سے رہے اسکے ترا اونچا سدا ہات — اور یہان بہی تری گذریگی سو عیش سی اوقات

اور وہان بہی تجہے سیر ہو کہلاویگی بابا

دولت کی بہی خوبی ہی سو نعمتین کہا ڈال — کمخواب پہن بادلہ اوڑہ اور بنا ڈال
باغ و چمن و حوض عمارات بنا ڈال — اکدم تو بہلا خلق مین ویسا بہا ڈال

پہر ورنہ سب تجہے سیر یہ کہلاویگی بابا

دانا کی تو مشکل کوئی اٹکی نہین رہتی — یہ چڑہتی ہے پہاڑون سے نکے اوپر ناو سخی کی
اور تونے بخیلی سے اگر جمع اسی کیے — تو یاد یہہ رکہہ بات کہ جب آویگی سختی

خشکی مین تری ناو یہ ڈبواویگی بابا

دولت جو ترے گہر مین ایا ہی جون پہول — مردود بہی یہ کرتی ہی اور کرتی ہی مقبول
جو چاہے ترے ساتہ چلے پہیانسے یہ مجہول — زنہار خبردار ہو اس بات پہ مت بہول

یہ خندی مرے ساتھ نہین جاویگی بابا

یہ رنڈی پرائی ہی نہ آسکے تو جھل مین | آج اسکی بغل مین ہی تو کل اوسکی بغل مین
ٹھنڈک تک نہین پڑنے کی کبھی آسکے تو جھل مین | جب تن سے تری جان نکل جاویگی پل مین

تو جاویگا اور یہ یہین رہجاویگی بابا

گر نیک کہاتا ہی تو کر اسکا کچھ احسان | ہندو کو کھلا پوری مسلمان کو کھلا نان
کہا تو بھی اسی شوق سے اور عیش پر کچھ دہیان | تو اسکو نکھاویگا تو یہ بات یقین جان

اگر ورنہ یہ خندی تجھے کہا جاویگی بابا

اس سے یہی بہتر ہی تو ہی آپ اوسے کہا جا | بیٹونکو رفیقونکو عزیزونکو کھلا جا
سب ذبرو اپنے سے اسے عشرت مین اڑا جا | پھر شوق سے ہنستا ہوا جنت کو چلا جا

ورنہ سے تجھے پھر دکھ مین یہ پہنساویگی بابا

گر آویگا حاکم کوئی ظالم تو مری جان | اور تیری سنیگا وہ بخیلی کی سی گذران
جب کھینچ بلاویگا لگا کر کوئی طوفان | تو جی سے جسے دوست سمجھتا ہی یہ ہر آن

یہ دوست ہی دشمن ترے ہو جاویگی بابا

کوئی کہیگا اسکے تئین باندھ کے لٹکا | کوئی کہیگا تو بڑا منہ اسکے مین چڑہوا
کوئی کہیگا کپڑے بھی سب اسکے اتروا | سو ذلت و خواری سے تجھے دیکھکے پہرتا

بندھواویگی اور مار بھی کہلواویگی بابا

اور جو کبھی حاکم سے نہ پوچھا ترا احوال | تو چور چرا لیویگا یا ڈاکا کوئی ڈال
کاڑیگا زمین بیچ تو پھر ہووے گا یہ حال | قسمت سے تری جب کبھی آجاویگا بھونچال

پھر نیچے ہی نیچے یہ سرک جاویگی بابا

یہ تو نہ کسی پاس رہی ہی نہ رہیگی | جو اوس سے کرتی رہی وہ تجھسے کریگی
کچھ شک نہین اسمین جو بڑی ہی سو گھٹیگی | جبتک تو جیے گا تجھے یہ چین نہ دیگی

اور مر گئے ہوئے پھر یہ غضب لاوگی بابا

جب موت کا ہوویگا تجھے آنکے دھڑکا
جب آسمین جواٹکیگا دم سے نکلے گا پھڑکا
اور نزع تیری انکے دم ڈوبے گا پھڑکا
کیون مین روپیے ڈالکے جب ہونگے کھڑکا

تب تن سے تری جان نکل جاویگی بابا

تو لاکھہ اگر مال کے صندوق بھرے گا
پھر بعد ترے اسپہ جو کوئی ہاتھہ دھریگا
ہی یہ تو یقین آخر ش اک دن تو مریگا
وہ ناچ مزا دیکھے گا اور عیش کریگا

اور روح تری قبر مین گھبراوے گی بابا

اوسکے تو وہان ڈھولک دمڑ دنگ بجے گی
وہ کھاویگا اور تیرے تئین آگ سلگے گی
اور روح تری قبر مین حسرت سے جلے گی
تا حشر تری روح کو پہر کل نہ پڑیے گی

ایسا ہی تجھے گور مین تڑپاوسگے بابا

جون جون وہ ترے مال سے عشرت مین پلیگا
جو چاہے کوئی بولی تو پہر بس نہ چلے گا
تو قبر مین رہ رہ کف افسوس ملے گا
نے بس تو پڑا قبر مین حسرت کی جلے گا

دن رات تری چھاتی کو کٹواویگی بابا

جاویگا تری گور کی جانب جو وہ ناگاہ
رونا مجھے آتا ہی تجھے حالپہ واللہ
ساقی و صراحی و پریزاد سے کے ہمراہ
جب دیکھیگا سو عیش مین تو اوسکے تئین آہ

کیا کیا تری چھاتی پہ لہر آوے گی بابا

تو سوت مو چھاتی پہ اگر ان چڑھے ہے گا
شیشے مین اتر و اسکے تجھے دیوینگے گرما
تو وہان بہی ترے واسطے عامل کوئی بلوا
یا خوب سا سلگاکے کوئی ہار فلیتا

دہونی بہی تری ناک مین دلواویگی بابا

گر ہوش ہی تجھہ مین تو بخیلی کا نکر کام
ٹھوکیگا کوئی کہکی کوئی دیویگا دشنام
اوسکام کا آخر کو برا ہوتا ہے انجام
نہ مارسٹلے گا کوئی ہر صبح ترا نام

پیزارین تیرے نام پہ لگوائیگی بابا

کہتا ہی نظیر اب جو یہ باتین سمجھے ہر آن — گر مرد ہی عاقل تو اسے جو پتہ تو مت جان
ٹک غور سے کر گنج پہ قارون کے ذرا دہیان — جیسا ہی اسے اوسنے کیا خوب پریشان

ویسا ہی مزا تجھکو بہی دکہلا دیگی بابا

ولہ

بٹ مار اجل کا آپہنچا ٹک اوسکو دیکہہ ڈرو بابا — اب اشک بہاؤ آنکہون سے اور آہین سے بہرو بابا
دل ہاتہہ اوٹہا اس جینے سے لے بس من مار مرو بابا — جب باپ کی خاطر روتے تہے اب اپنے خاطر رو بابا

تن سوکہا کبڑی پیٹہہ ہوئی گہوڑے پر زین دہرو بابا
اب موت نقارا باج چکا چلنے کی فکر کرو بابا

اب جینے کو تم رخصت دو اور مرنے کو مہمان کرو — خیرات کرو احسان کرو یا پن کرو یا دان کرو
یا پوری لڈو بٹواؤ یا خاصہ حلوا نان کرو — کچہہ لطف نہین اب جینے کا اب چلنے کا کچہہ دہیان کرو

تن سوکہا کبڑی پیٹہہ ہوئی گہوڑے پر زین دہرو بابا
اب موت نقارا باج چکا چلنے کی فکر کرو بابا

دل کو ٹوٹا پایا جینے سے اٹہے اور گلے کو مت کاٹو — اب چاٹ فنا کی ٹک چکہو اور خون کسی کا مت چاٹو
دہن چہوڑو حصہ بحر کی اور بہائی اپنی تم باٹو — ناکند چہری کو دہکی اب اور دولتی مت چہانٹو

تن سوکہا کبڑی پیٹہہ ہوئی گہوڑے پر زین دہرو بابا
اب موت نقارا باج چکا چلنے کی فکر کرو بابا

یہ اسپ بہت کودا اچہلا اب کوڑا مارو زیر کرو — جب مال اکہٹا کرتے تہے اب تن کا اپنے ڈہیر کرو
گڑہ ٹوٹا لشکر بہاگ چکا اب میان مین تم شمشیر کرو — تم صاف لڑائی ہار چکے اب بہاگنے مین مت دیر کرو

تن سوکہا کبڑی پیٹہہ ہوئی گہوڑے پر زین دہرو بابا
اب موت نقارا باج چکا چلنے کی فکر کرو بابا

سر کا تنبا چاندی بال ہوے منہ پیلا پلکین آن جھکین ۔ قد ٹیڑہا کان ہوے بہرے اور انکھین بھی چندھیا گئین
سکھہ نیند گئی و بہوکھہ گھٹی دل سست ہوا آواز مہین ۔ جو ہونی تھی سو ہوگذری اب چلنے مین کچھہ دیر نہین

تن سوکھا کبڑی پیٹھہ ہوئی گھوڑے پر زین دہرو بابا
اب موت نقارا باج چکا چلنے کی فکر کرو بابا

یہہ پانون گئے سست تکے چلنے سے سیتے کو حیران کرو ۔ اور یونہی پلکے منہ ٹیکو مت ململ کر ہلکان کرو
اب آپ ہوے تم پانی سے مت پانی کا نقصان کرو ۔ کچھہ لالچ نہین ہی جینے مین اب مرنے کی پہچان کرو

تن سوکھا کبڑی پیٹھہ ہوئی گھوڑے پر زین دہرو بابا
اب موت نقارا باج چکا چلنے کی فکر کرو بابا

گر اچھی کرنی نیک عمل تم دنیا سے لیجاوو گے ۔ تو گھر بھی اچھا پاؤ گے اور سکھہ سے بیٹھہ کے کھاؤ گے
اور ایسی دولت چھوڑ کے تم جو خالی ہاتون جاؤ گے ۔ کچھہ بات نہین بن آئی کی گھبراؤ گے پچھتاؤ گے

تن سوکھا کبڑی پیٹھہ ہوئی گھوڑے پر زین دہرو بابا
اب موت نقارا باج چکا چلنے کی فکر کرو بابا

یہ عمر جسے تم سمجھے ہو یہ ہر دم تن کو چنتی ہی ۔ جس لکڑی کے بل بیٹھے ہو دن رات یہ لکڑی گھٹتی ہی
تم گٹھری باندھو کپڑے کی اور دیکھہ اجل سر دھنتی ہی ۔ اب موت کفن کے کپڑے کا یہان تانا بانا بنتی ہے

تن سوکھا کبڑی پیٹھہ ہوئی گھوڑے پر زین دہرو بابا
اب موت نقارا باج چکا چلنے کی فکر کرو بابا

گھر بار روپے اور پیسے مین مت دل کو تم خورسند کرو ۔ یا گور بناؤ جنگل مین یا جمنا پر آنند کرو
موت آن لٹاریگی آخر کچھہ مکر کرو کچھہ فند کرو ۔ بس بہت تماشا دیکھہ چکے اب آنکھین اپنی بند کرو

تن سوکھا کبڑی پیٹھہ ہوئی گھوڑے پر زین دہرو بابا
اب موت نقارا باج چکا چلنے کی فکر کرو بابا

بیوپار تو یہان کا بہت کیا اب وہ ہانکا بھی چھوڑ دالو ۔ جو کچھہ اودھر کو چڑھتی ہی اس کے پہیا لدوالو

اس راہ مین جو کچھہ کہاتے ہو اُس کا ان کو بہی کہلوا لو ۔ سب ساتھی پہنچے منزل پر اب تم بہی اپنا رستا لو

تن سوکہا کبڑی پیٹہہ ہوئی گہوڑے پر زین دہرو بابا
اب موت نقارا باج چکا چلنے کی فکر کرو بابا

وہ چار گہڑی یا دو دن مین اب تن سے جان نکلنی ہی ۔ پہر ہڈی پسلی جلنی ہی یا گلنی ہی یا چلنی ہی
ہی رات جو باقی تہوڑی سی کو دم مین پہی ٹلنی ہی ۔ اوٹہہ باندہہ کمر سو کیا بیٹہے تم کو بہی منزل چلنی ہی

تن سوکہا کبڑی پیٹہہ ہوئی گہوڑے پر زین دہرو بابا
اب موت نقارا باج چکا چلنے کی فکر کرو بابا

یہ دولت کام نہ آوی گی مت اسکو تم زنجیر کرو ۔ یہ خاک بدن کی پارا ہی مت مار اسے اکسیر کرو
جو پار اوتارے دریا سے ان باتون کو تم سیر کرو ۔ اب پار وہ کنارے آ پہنچی اب چڑہنے مین مت دیر کرو

تن سوکہا کبڑی پیٹہہ ہوئی گہوڑے پر زین دہرو بابا
اب موت نقارا باج چکا چلنے کی فکر کرو بابا

کچھہ دیر نہین اب چلنے مین کیا آج چلو یا کل نکلو ۔ کچھہ کپڑا لتہ لینا ہو سو جلدی باندہہ سنبہل نکلو
اب شام نہین اب صبح ہوئی جون موم پگہل کر ڈہل نکلو ۔ کیون ناحق دہوپ چڑہاتے ہو بس ٹہنڈے ٹہنڈے چل نکلو

تن سوکہا کبڑی پیٹہہ ہوئی گہوڑے پر زین دہرو بابا
اب موت نقارا باج چکا چلنے کی فکر کرو بابا

یہ اونٹ کرائے کا یارو صندوق جنازہ باری ہی ۔ جب آ پہونچا اسوار چلے پہر گہوڑا ہی نہ عماری ہی
کس نیند پڑے تم سوتے ہو یہ بوجہہ تمہارا بہاری ہی ۔ کچھہ دیر نہین اب آ وہ نظیر تیار کہڑی اسواری ہی

تن سوکہا کبڑی پیٹہہ ہوئی گہوڑے پر زین دہرو بابا
اب موت نقارا باج چکا چلنے کی فکر کرو بابا

ولہ

کہول ٹک چشم تماشا یار دنیا ہی پہر کہان ۔ یہ شکار و صید یہ سیر ہی و باشی پہر کہان

مال دولت سونا روپا تولا ماشے پھر کہاں | در غنیمت ہی بھلا یہ بود و باش پھر کہاں

دیکھ لے دنیا کو غافل یہ تماشے پھر کہاں

دل لگا الفت میں اور کر لے پری زادوں کی چاہ | چاند سے مکھڑوں سے مل سورج وشون پر کر نگاہ
کچھ مزے کچھ لوٹ حظ یہ وقت کب ملتا ہی آہ | کھا لے سب پی لے سکھ دے اوچھے سے لگا واہ واہ

دیکھ لے دنیا کو غافل یہ تماشے پھر کہاں

حسن والوں کو بھی کیا کیا حسن کے عالم ہیں یہاں | سانولے گورے سنہرے سرخ باندھے پگڑیاں
کیسی سج دھج کیا کیا دھجیں کیا ناز کیا چھب تختیاں | بھولے بھولے صورتیں اور پیاری پیاری انکھڑیاں

دیکھ لے دنیا کو غافل یہ تماشے پھر کہاں

صبح ہو تو سیر کر باغوں کی جا کر با فراغ | بلبلیں چہکیں ہیں اور گل کھل رہے ہیں مثل باغ
شام ہو تو روشنی کو دیکھ پی مے کے ایاغ | جل رہے ہیں جھاڑ مشعل شمع و قندیل و چراغ

دیکھ لے دنیا کو غافل یہ تماشے پھر کہاں

کتنے میخانوں کے در پر لوٹتے ہیں پیکے مے | کتنے مجلس کر کے سنتے ہیں دف و مرد نگ و نے
دیروں میں اور مسجدوں میں کرتے ہیں غل پی ہے پی | ہر طرف دھومیں مچی ہیں دید ہے اور سیر ہے

دیکھ لے دنیا کو غافل یہ تماشے پھر کہاں

کتنے دل ہیں متفق کتنے دلوں میں پھوٹ ہے | دوستی ہی دشمنی ہی ضد ہی مارا کوٹ ہے
پیار ہی ہنس ہنس ٹھٹھا ہی اور جگت اور جھوٹ ہے | عدل ہی اور ظلم ہے غارت ہی لوٹا لوٹ ہے

دیکھ لے دنیا کو غافل یہ تماشے پھر کہاں

واہ واہ کیا کیا نظیر اس خلق کی اطوار ہیں | خوار ہیں سردار ہیں زردار ہیں لاچار ہیں
گذریاں ہیں چوک میں بستی ہے کیسے بازار ہیں | دشت ہیں صحرا ہیں اور دریا ہیں اور کہسار ہیں

دیکھ لے دنیا کو غافل یہ تماشے پھر کہاں

ولہ

جہان مین کیا کیا خرد کی اپنی ہر اک بجاتا ہی شادیانے
کوئی ہی عاقل کوئی ہی فاضل کوئی نجومی لگا کہانے
کوئی حکیم اور کوئی مہندس کوئی ہو پنڈت کتھا کہانے
جو چاہو کوئی یہہ بھید کھولے یہ سب ہین حیلے سبب بہانے

پڑے بھٹکتے ہین لاکھون دانا کروڑون پنڈت ہزارون سیانے
جو خوب دیکھا تو یار آخر خدا کی باتین خدا ہی جانے

ہوا کے اوپر جو آسمان کا بیچ یا خیمہ جو تن رہا ہے
ادہر ہی چاند اور ادہر ہی سورج ادہر ستارا ادہر ہوا ہے
نہ اسکی میخین نہ ہین طنابین نہ اسکی چوبین ادہر ادہر ہے
کسیکو مطلق خبر نہین ہی کہ کب بنا ہی کہاں ٹکا ہے

پڑے بھٹکتے ہین لاکھون دانا کروڑون پنڈت ہزارون سیانے
جو خوب دیکھا تو یار آخر خدا کی باتین خدا ہی جانے

فلک جو کہنی کو دور سیگا زمین کا اب جو یہ بستر ا ہی
ہزارون حکمت کا ایک بچھونا یہ پانی اوپر جو بچھ رہا ہی
کھڑے ہین لاکھون پہاڑ جسپر فلک سے سر جنکا جا لگا ہی
بہت حکیمون نے خاک چھانی کوئی نہ سمجھا یہ بھید کیا ہی

پڑے بھٹکتے ہین لاکھون دانا کروڑون پنڈت ہزارون سیانے
جو خوب دیکھا تو یار آخر خدا کی باتین خدا ہی جانے

زمین سے لیکر جو آسمان تک بھری ہی لاکھون طرح کی خلقت
یہ جتنے جلوے دکھا رہی ہی یہ سب ہی انکی صنعت خدا کی حکمت
کہین ہی چلتی کہین ہی چھوٹی کہین پہاڑ اور کہین ہی پربت
جو چاہے کھولے یہ بھید اسکے کسیکو اتنی نہین ہی قدرت

پڑے بھٹکتے ہین لاکھون دانا کروڑون پنڈت ہزارون سیانے
جو خوب دیکھا تو یار آخر خدا کی باتین خدا ہی جانے

کوئی جو پوچھے کسی سے جا کر یہ ملک کیا ہی یہ کب بنا ہی
ارسطو لقمان اور فلاطون ہر ایک سر کو پٹک گیا ہی
جو جانتا ہو تو کچھ بتاوے نجانے سو کیا کہے کہ کیا ہی
یہہ وہ طلسمات ہی کہ جس کی نہ ابتدا ہی نہ انتہا ہے

پڑے بھٹکتے ہین لاکھون دانا کروڑون پنڈت ہزارون سیانے
جو خوب دیکھا تو یار آخر خدا کی باتین خدا ہی جانے

کوئی ہی ہنستا کوئی ہی روتا کہین ہی شادی کہین ہی غم ہی
کہین ترقی کہین تنزل کہین گمان اور کہین یقین ہی

کوئی گہستا زمین کے اوپر کوئی خوشی سی فلک نشین ہی
یہہ بہید اپنا وہ آپ جانے کسیکو ہرگز خبر نہین ہے

پڑے بہٹکتے ہین لاکہون دانا کروڑون پنڈت ہزارون سیانے
جو خوب دیکہا تو یار آخر خدا کی باتین خدا ہی جانے

عجب طرح کی یہ نگین چوپڑ عوض بچہائی ہی اب خدا نے
جو پاسا پہینکے بنا بنا کر او داؤن کتنے ہی دلمین ٹہانے
کوئی ہی پہٹکل کسیکا جگ ہی یہ ہین وہین ہین بہی خانے
جو چاہتا ہو اٹہارہ آوین تو اوسکو پڑتے ہین تین کانے

پڑے بہٹکتے ہین لاکہون دانا کروڑون پنڈت ہزارون سیانے
جو خوب دیکہا تو یار آخر خدا کی باتین خدا ہی جانے

عجب شطرنج کا سا نقشا بچہا ہی دن اور رات اسجا
ہزارون منصوبے باندہے دلمین بنا کے چالون کی گہات اسجا
جو مات چاہے کرے کسیکو نہ آوے پر اسکو مات اسجا
نہین ہے اک چال چوک قائم سبہون کی بازی ہی مات اسجا

پڑے بہٹکتے ہین لاکہون دانا کروڑون پنڈت ہزارون سیانے
جو خوب دیکہا تو یار آخر خدا کی باتین خدا ہی جانے

عجب طرح کی کدورتین ہین کوئی بکدر کوئی صفا ہی
کوئی امیر اور کوئی وزیر ہی کوئی فقیری مین مبتلا ہی
کسیکے سر پر ہی تاج شاہی کسی پہ شمشیر پر جفا ہے
سبہونکو اسجا خیال آیا یہہ حق کی قدرت کا ماجرا ہے

پڑے بہٹکتے ہین لاکہون دانا کروڑون پنڈت ہزارون سیانے
جو خوب دیکہا تو یار آخر خدا کی باتین خدا ہی جانے

یہ کون جانے کہ کل کیا کیا اور آج مالک وہ کیا کرے گا
کسی کی گہر کون ہووے پیدا کسیکے گہر کون سا مرے گا
کسے بگاڑے کسے سنوارے کسے لنڈہاوے کسے بہریگا
کسی کو ہرگز خبر نہین ہی کہ کیا کیا ہی اور کیا کریگا

پڑے بہٹکتے ہین لاکہون دانا کروڑون پنڈت ہزارون سیانے
جو خوب دیکہا تو یار آخر خدا کی باتین خدا ہی جانے

عجب طرح کا یہ جال جسکا کمند کہیئے و یا کہ پہندا
سبہونکی گردن پہنسی ہی جسمین کسیکا ٹوٹا نہ ایک پہندا
بچہوٹے چیونٹی بچہوٹے ہاتہی انکو کوئی چہوٹا نکوئی بڑا
نظیر اتنی مجال کسکی کہان خدا اور کہان ہی بندا

پڑے بھٹکتے ہیں لاکھوں دانا کروڑوں پنڈت ہزاروں سیانے
جو خوب دیکھا تو یار آخر خدا کی باتیں خدا ہی جانے

ولہ

کیا کہوں نقشہ میں یارو خلق کے احوال کا
یہہ بیان تو واقعی ہی ہر کسی کے حال کا
اہل دولت کا چلن یا مفلس و کنگال کا
کیا تونگر کیا غنی کیا پیر اور کیا بالکا
سب کے دلکو فکر ہی دنرات آٹے دال کا

گر نہ سے آٹے دال کا اندیشہ ہوتا سد راہ
ساتھہ سے آٹے دال کے سے حشمت و فوج سپاہ
تو نہ پھرتے ملک گیری کو وزیر و بادشاہ
جا بجا گڑھ کوٹ سے لڑتے بھڑتے پھرتے ہیں آہ
سب کے دلکو فکر ہی دنرات آٹے دال کا

گر نہ آٹے دال کا ہوتا قدم یہان وہیان
سب جاگتے دربار میں کیوں آدمی آدھی رات وان
منشی و میر و وزیر و بخشی و نواب خان
کیا عجب نقشہ پڑا ہی آہ کیا کیجے بیان
سب کے دلکو فکر ہی دنرات آٹے دال کا

گر نہ سے آٹے دال کا یاں کھٹکا ہوتا بار بار
اور جتنے ہیں جہان میں پیشہ ور اور پیشہ دار
دوڑتے کاہیکو پھرتے دھوپ میں پیادے و سوار
ایک بھی جی پر نہیں ہی اس سوا صبر و قرار
سب کے دل کو فکر ہی دنرات آٹے دال کا

اپنے عالم میں یہ آٹا دال بھی کیا فرد ہے
عاشقوں کا بھی اسی کے عشق سے منہ زرد ہے
حسن کی آن و ادا سب اسکے آگے گرد ہے
تا کجا کہیے کہ کیا مرد و کیا نامرد ہے
سب کے دل کو فکر ہی دنرات آٹے دال کا

دلبروں کی چشم و ابرو زلف کیا خط خال سے ہے
کیا کمر پتلی ہی کافر کیا ٹھمکتی چال سے ہے
ناز کی شوخی ادائیں حسن لالوں لال ہی
غور کر دیکھا ہی جو کچھ ہی سو آٹا دال ہی
سب کے دلکو فکر ہی دنرات آٹے دال کا

انہیں جنہین اللہ نے بیان کردیا کامل فقیر — وہ سب تو بے پڑے سخی داتا ہین اُبہی دل پذیر
اور جتنے ہین وہ سب ہین دال آٹے کے اسیر — ان غریبون کی ہی اب مشکل ہی گی ای نظیر

سب کے دل کو فکر ہی دن رات اُٹھے دال کا

ولہ

دنیا مین کوئی شاد ہی کوئی دردناک ہے — یا خوش ہی یا الم کے سبب سینہ چاک ہی
ہر ایک دم سے جانکا ہر دم تپاک ہے — ناپاک مین پلید نجس یا کہ پاک ہے

جو خاک سے بنا ہی وہ آخر کو خاک ہے

ہی آدمی کے ذات کا اسجا بڑا ظہور — لے عرش تا بفرش چمکتا ہی جسکا نور
گذرے ہی انکی قبر پہ جب وحش یا طیور — رو رو یہی کہے ہی ہر اک قبر کے حضور

جو خاک سے بنا ہی وہ آخر کو خاک ہی

دنیا سے جب کہ اولیا اور انبیا اوٹھے — اجسام پاک اونکے اسی خاک مین رہے
روحین مین خوب عالمین وہ جو نکی ہی مزے — پر جسم سے تو اب یہی ثابت ہوا مجھے

جو خاک سے بنا ہی وہ آخر کو خاک ہی

وہ شخص تھے جو سات ولایت کے بادشاہ — حشمت مین جنکے عرش سے اونچی تھی بارگاہ
مرتے ہی انکے تن ہوگئے گلیون کے خاک راہ — اب اونکے حال کی بھی یہی بات ہی گواہ

جو خاک سے بنا ہی وہ آخر کو خاک ہے

کس کس طرح کے ہوگئے محبوب کجکلاہ — تن جن کے مثل پھول تھے اور منہ بھی شکل ماہ
جاتی ہی انکی قبر پہ جسدم مری نگاہ — روتا ہون پر تو مین بھی کہہ کہکے دلمین آہ

جو خاک سی بنا ہی وہ آخر کو خاک ہے

وہ گورے گورے تن کہ جنھونکی تھی دلمین جای — ہوتے تھے میلے اونکے کوئی ہاتھ گر لگای
سو ویسے تن کو خاک بنا کر ہوا اُڑاے — رونا مجھے تو آتا ہی اب کیا کہون میں ہاے

جو خاک سے بنا ہی وہ آخر کو خاک ہے

گر ایک کو ہزار روپے کا ملا کفن
کیڑے مکوڑے کھا گئے دونوں کے تن بدن
اور اک یونہیں پڑا رہا بیکس برہنہ تن
دیکھا جو ہمنے آہ تو سچ ہی یہی سخن

جو خاک سے بنا ہی وہ آخر کو خاک ہے

جتنے جہان میں ناج ہیں کنگنی سے تا گیہون
کپڑے جہان تلک ہیں سپید و سیہ نمون
اور جتنے میوہ جات ہیں تر خشک گوناگون
کمخاب تاش بادلہ کس کس کا نام لون

جو خاک سے بنا ہی وہ آخر کو خاک ہی

سب جتنے درخت دیکھو تو بوٹے سی تا بجھاڑ
سب خاک ہونگے جب کہ فنا ڈالیگی اکھاڑ
بڑ پیپل آنب نیب چھوارا کھجور تاڑ
کیا بوٹے ڈہیر پات سے کیا جھاڑ کیا پہاڑ

جو خاک سے بنا ہی وہ آخر کو خاک ہی

جتنا یہ خاک کا ہی طلسمات بن رہا
ترکاری ساگ پات زہر امرت اور دوا
پھر خاک اسکو ہونا ہی یارو جدا جدا
زر سیم کوڑی لعل و زمرد اور ان سوا

جو خاک سے بنا ہی وہ آخر کو خاک ہی

گڑہ کوٹ توپ رسکلہ تیغ و کمان و تیر
ہونا ہی سبکو آہ اسی خاک مین خمیر
باغ و چمن و محل و مکانات دلپذیر
میری زبان پہ اب تو یہی بات ہی نظیر

جو خاک سے بنا ہی وہ آخر کو خاک ہی

ولہ

ٹک حرص و ہوا کو چھوڑ میاں مت دیس بدیس پھرے مارا
قزاق اجل کا لوٹے ہی دن رات بجا کر نقارا
کیا بدھیا بھینسا بیل شتر کیا گونی پلا سر بھارا
کیا گیہون چانول موٹھ مٹر کیا آگ دھوان کیا انگارا

سب ٹھاٹھ پڑا رہجاویگا جب لاد چلیگا بنجارا

گر تو ہی لکھی بنجارا ہی اور کھیپ بھی تیری بھاری ہے
ای غافل تجھسے بھی چڑھتا اک اور بڑا بیوپاری ہے

کیا شکر مصری قند گری کیا سانبھر میٹھا کھاری ہی — کیا داکھ منقا سونٹھ مرچ کیا کیسر لونگ سپاری ہے

سب ٹھاٹھ پڑا رہجاویگا جب لاد چلیگا بنجارا

تو بدھیا لادے بیل بھرے جو پورب پچھم جاویگا — یا سود بڑھا کر لاویگا یا ٹوٹا گھاٹا آوے گا
قزاق اجل کا رستے مین جب بھالا مار گراویگا — دھن دولت ناتی پوتا کیا اک کنبا کام نہ آویگا

سب ٹھاٹھ پڑا رہجاویگا جب لاد چلیگا بنجارا

جب چلتے چلتے رستے مین یہ گون تری ڈھل جاویگی — اک بدھیا تیری مٹی پر پھر گھاس نہ چرنے آویگی
یہہ کھیپ جو تو نے لادی ہی سب حصون مین بٹ جاویگی — دھی پوت جنوائی بیٹا کیا بنجارن پاس نہ آویگی

سب ٹھاٹھ پڑا رہجاویگا جب لاد چلیگا بنجارا

یہہ کھیپ بھرے جو جاتا ہی یہ کھیپ میان مت گن اپنی — اب کوئی گھڑی پل ساعت مین یہ کھیپ بدن کی ہی کفنی
کیا تھال کٹورے چاندی کے کیا پیتل کے ڈبیا ڈھکنی — کیا برتن سونے روپے کے کیا مٹی کی ہنڈیا چینی

سب ٹھاٹھ پڑا رہجاویگا جب لاد چلیگا بنجارا

یہہ دھوم دھڑکا ساتھ لیے کیون پھرتا ہی جنگل جنگل — اک تنکا ساتھ نجاویگا موقوف ہوا جب آن اجل
گھر بار اٹاری چوپاری کیا خاصہ تن سکھ اور مخمل — کیا چلونین پردے فرش نئے کیا لال پلنگ کیا رنگ محل

سب ٹھاٹھ پڑا رہجاویگا جب لاد چلیگا بنجارا

کچھہ کام نہ آویگا تیرے یہ لعل زمرد سیم و زر — جب پونجی باٹ مین بکھریگی ہر آن بنیگی جان اوپر
نوبت نقارے بان نشان دولت حشمت فوجین لشکر — کیا مسند تکیہ ملک مکان کیا چوکی کرسی تخت چھتر

سب ٹھاٹھ پڑا رہجاویگا جب لاد چلیگا بنجارا

کیون جی پر بوجھہ اوٹھاتا ہی ان گونون بھاری بھاری کی — جب موت کا ڈیرا آن پڑا پھر دونی ہین بیوپاری کی
کیا ساز جڑاؤ زر زیور کیا گوٹے تھان کناری کے — کیا گھوڑے زین سنہری کی کیا ہاتھی لال عماری کی

سب ٹھاٹھ پڑا رہجاویگا جب لاد چلیگا بنجارا

مغرور نہو تلوارون پر مت بھول بھروسے ڈھالون کے — سب پٹا توڑ کے بھاگینگے منہ دیکھہ اجل کے بھالون کے

کیا ڈبی موتی ہیر فرنگی کیا ڈہیر خزانی مالونکے — کیا سن بقچے تاش مشجر کے کیا تختے شال دوشالونکے

سب ٹہاٹہہ پڑا رہجاویگا جب لاد چلیگا بنجارا

کیا سخت مکان بنواتا ہی کہم تیرے تن کا ہی پولا — تو اونچی کوٹ اوٹہاتا ہی وہان گور گڑہے نے منہہ کہولا

کیا رینی خندق رند بڑی کیا برج کنگورا انمولا — گڑہہ کوٹ رہکلہ توپ قلعہ کیا شیشہ دارو اور گولا

سب ٹہاٹہہ پڑا رہجاویگا جب لاد چلیگا بنجارا

ہر آن نفع اور ٹوٹے مین کیون مرتا پہرتا ہی بن بن — ٹک غافل دلمین سوچ ذرا ہی ساتہہ لگا تیری دشمن

کیا لونڈی باندی دائی ددا کیا بندا چیلا نیک چلن — کیا مندر مسجد تال کنوئین کیا گہاٹ سرا کیا باغ چمن

سب ٹہاٹہہ پڑا رہجاویگا جب لاد چلیگا بنجارا

جب مرگ پہرا کر چابک کو یہ بیل بدن کا ہانکیگا — کوئی ناج سمیٹیگا تیرا کوئی گون سیئے اور ٹانکیگا

ہو ڈہیر اکیلا جنگل مین تو خاک لحد کی پہانکیگا — اس جنگل مین پہر آہ نظیر اک بہنگا آن نہ جہانکیگا

سب ٹہاٹہہ پڑا رہجاویگا جب لاد چلیگا بنجارا

ولہ

جب یار نے اٹہائی چہڑی تب خبر پڑی — اور وہ بہی اک بدن پہ جڑی تب خبر پڑی

الفت کی آگ دلمین پڑی تب خبر پڑی — جب آنکہہ اوس صنم سے لڑی تب خبر پڑی

غفلت کی گرد دل سے جہڑی تب خبر پڑی

جب تک چڑہی جوانی تہی اور بال تہے سیاہ — الفت کسی سے پیار محبت کسی سے چاہ

آئی شراب ہمین بڑہاپے کی خواہ مخواہ — پہلے کے جام مین نہوا کچہہ نشا تو آہ

دلبر نے دی پہر اوس سے گہڑی تب خبر پڑی

تہے جب تلک ادہیڑ سے تو بہی وسولے — اور جب سفید ہوگئے برف کی ڈلی

یارون سے جب تو بوسے کہ لو یارو ہم چلے — لاتی تہے ہم تو عمر ٹپا یہان لکہا ولے

جب سیاہی پر سفیدی چڑہی تب خبر پڑی

داڑہی کی جگہہ رات گئی اور صبح ہوئی | توبہی یہ ولیمین خوش ستہے کہ مرنا نہین ابہی
دلبر کہڑا بجاوے تہا گہڑیال عمر کی | سن سن سبکے کان تو ہوتے تہے پہ کچہہ خبر نہتی

باجی جب آ گجر کی گہڑی تب خبر پڑی

اوس حال پہ بہی کچہہ نہوئی دید اور شنید | دانتون پہ اسمین آ گئی ہلچل پڑی شدید
منشی قضا کا لکہنے لگا جنس کی رسید | داڑہین لگین اکہڑنے کو دندان ہوئے شہید

مجلس مین چل بچل یہ پڑی تب خبر پڑی

اس پہلے ہی منہ سے لگے کرنے پہر نباہ | کانونکے اسمین آن کے پردے ہوئے تباہ
گردن پہ اسمین سہلنے لگی ہوئے کم نگاہ | بن دانت بہی ہنسی یہ جب آنکہین چلین تو آہ

جب لاگی آنسوؤن کی جہڑی تب خبر پڑی

ڈہاتے تہے وان مزور تو تن کی محل سرا | یہ گہر بناتے تہے وولین اٹہا اٹہا
اسمین قضا کا راج جو کوٹہے پہ آچڑہا | شہتیر سا جو قد تہا سو خم ہوکے جہک گیا

گرنے لگی کڑی یہ کڑی تب خبر پڑی

گہٹنے ہوئے تو جب بہی نہ سمجہے یہ ہوشیار | یعنے کہ اب تو باندہتے ہین گہوڑے یہ بوجہ بہار
پہر اسمین آگے سر نے لیا پانو پہر قرار | چوگان سے کمر کے بنا سر کی گیند یار

کہیلا جب آکے گیند تڑی تب خبر پڑی

یہہ تو لگائے بیٹہے تہے اپنے بڑی دوکان | تہے غرق لین دین مین اور کچہہ نہ تہا دہیان
لیکہا جب اسمین عمر کا دیوڑہا ہوا جب آن | گنتا جو لنڈہہ چلا نہ ہوا تب بہی کچہہ گیان

جب لٹ گئی دمڑی کی دہڑی تب خبر پڑی

بستر پہ جب تو آن پڑے لوٹ کر نڈہال | اٹہنے دی کون آہ جو کروٹ ہوئی محال
ہونے لگی فرشتونسے نظرون مین قیل و قال | جی غش مین ڈوبا تو بہی تہا کوچ کا خیال

جب سانس آکے گلے مین اڑی تب خبر پڑی

چھاتی پہ چڑہ قضا نے لیا جب گلے کو گھونٹ
اکھڑی بدن سے جان بھی رگ رگ سے چھوٹ چھوٹ
پانی کا پھر تو آہ نہ اوترا گلے سے گھونٹ
پنجہ دکھلایا شیر نے تو بھی یہ سمجھے جھوٹ

جب چاپلی سے گلے کی نڑی تب خبر پڑی

کاندھے پہ رکھکے پالکی لے آئے جب کہار
اسمین بٹھاکے آپ بھی جلدی ہوئے تیار
اور غل مچاکے بولے کہ جلدی سے ہو سوار
کپڑے بدل کے عطر لگا پہن پھول ہار

نکلی سواری دھوم پڑی تب خبر پڑے

جب پالکی مین چڑہ کے چلا آپکا بدن
تو سب یہ کہتے تھے کہ ہوا کون ہم وطن
کلمہ نقیب پڑھتے ہے چلے ساتھ کہ پہن
جب آئی اس گڑھے مین نظیر اوڑھ کر کفن

اوپر سے آ کے خاک پڑی تب خبر پڑی

ولہ

کب لالہ و گل کر سکین عارض سے تیری ہمسری
محبوب تجھسے سیکھلین نازو ادا و دلبری
قد سے خجل سرو بھی رفتار سے کبک دری
ای چہرۂ زیبای تو رشک بتان آزری

ہرچند وصفت میکنم در حسن زان زیباتری

ہے شور تیرے حسن کا لیکر زمین سے چرخ تک
دیکھے ہی جو تیرے تئین کہتا یہی ہی یکبیک
دیکھا صورت کو تری شمس و قمر ہتے ہین تک
تا نقش می بندد فلک کس را نبدا درست این نمک

حورے ندانم یا ملک فرزند آدم یا پری

تیرا رخ ای عنا صنم بھر کر نظر دیکھے ہی جو
دیوانہ تیرے عشق مین دل سے نہین کچھ ایک دو
کھو دین و ایمان کے تئین باندھے ہی وہ زنار کو
عالم ہمہ یغمای تو خلقی ہمہ شیدای تو

این نرگس شہلای تو آورد رسم کافری

ہی خلق و خوبی مین بھرا اسطور سے وہ نازنین
گر اس بیان کے راست کا آتا نہین تجکو یقین
بہزاد و مانی سے دیکھتے تو ہوتے وہ حیرت قرین
صورتگر نقاش چین را صورت یارم ببین

یا صورتی کشان نہ نشین یا ترک کن صورتگری

ہین خلق مین ہر سو عیان رنگین ادا زیبا صنم
کی غور تو سچ ہی یہی مجکو محبت کی قسم
گلگون قبا نازک بدن سوزیب و زینت سے بہم
آفا قہا گردیدم مہر بتان ورزیدہ ام
بسیار خوبان دیدہ ام لیکن تو چیزی دیگری

آیا نظر جس فرز سے تجسا شکر لب مہ لقا
اپنے وطن کو چہوڑ کر مثل نظیر مبتلا
ابرو کمان جادو نظر شیرین سخن اور عشوہ زا
خسرو غریبست وگدا افتادو در شہر شما
باشد کہ از بہر خدا سوے غریبان بنگری

ولہ

کل ہم جو گئے باغ مین تک لطف اٹھانے
اتنے مین کہون کیا تجہے ای یار یگانے
اور دلکو لگے سیر گلستان کی دکہانے
بربود دلم در چمن سرو روانے
زرین کمرے سیمبرے موی میانے

وہ شوخ کہ عالم مین نہ دیکہا ہو کسی نے
کیا تجہسے کہون اسکی مین خوبی کی قرینے
وہ حسن کہ نہ حور نے پایا نہ پری نے
خورشید رخے ماہ وشے زہرہ جبینے
یاقوت لبے سنگدلے تنگد ہانے

گلفام گل اندام و دلارام نکوئے
آہو صفتی کبک ستگی عنبرین موئے
دلدار دل ازار جفا کار و دوروئے
بیدادگری کج کلہی عربدہ جوئے
شکر شکنے تیر قدی سخت کمانے

ابرو خم طاق حرم و زلف کنشتے
دل نقش سویدای دل او خط لب کشتی
قد رنج دل طوبی و رخ رشک بہشتی
جادو نظری عشوہ گرے حسن سرشتی
آسیب دلے رنج تنے آفت جانے

وہ رخ کہ ہر اک شوخ پریزاد کو شہ دے
وہ زلف کہ سنبل سے جسے بیتاب ہو کہدے

گر حور بہی آ دیکہے تو اوسے جان مین رہ دے ۔۔۔ عیسی نفسے خضر رسے ہے یوسف عہدیے

جم مرتبہ تاجوری شاہ جہا سینے

شمشیر نگہ تیر مژہ قاتل سے خلقے ۔۔۔ غارت گری برباد دہ حاصل سے خلقے

شہور جہان فتنۂ جان مقبل سے خلقے ۔۔۔ تنگ شکری جون شکری در دل خلقے

شوخی نمکینے چو نمک شور جہانی

کیا اوسکی مین تعریف کہون حسن ادا کی ۔۔۔ ہی ختم دو عالم کی اسی شوخ پہ خو سیے

پہر شل نظیر آس بت رعنا سے لگا جی ۔۔۔ سنے زلف و رخ و لعل لب او شدہ سعدی

آہے و بخارے و غبارے و دخانے

ولہ

مری بغل مین جو وہ گلعذار ہوتا تہا ۔۔۔ نہال عیش کے دل کے چمن مین بوتا تہا

خوشی ہو منہ سے منہ اور لب سے لب ملوتا تہا ۔۔۔ لپٹ لپٹ کے مین اوس گل کے ساتہ سوتا تہا

رقیب صبح کو منہ آنسوون سے دہوتا تہا

وہ تہا جو پاس تو کیا کیا خوشی کی راتین تہین ۔۔۔ کنار و بوس تہے عیش و طرب کے گہاتین تہین

مزے کی چٹکیان چنچل سپنے کی باتین تہین ۔۔۔ تمام رات تہین اور کہنیان ولاتین تہین

نسونے دیتا تہا مجکو نہ آپ سوتا تہا

کچہہ آگے چاہ نئی کی بہی آہ کیا دن تہے ۔۔۔ کہ دو نو ہر کہین چہپ چہپ کے بیٹہتے اوٹہتے

خوشی سے پیار سے ہنس ہنس کی گفتگو کرتے ۔۔۔ جو بات ہجر کی آتی تو اپنے دامن سے

وہ آنسو پوچہتا جاتا تہا اور مین روتا تہا

کسی طرح سے نہ تہی راہ دلمین کینے کو ۔۔۔ سجانتے تہے قرینے نہ بے قرینے کو

گلے سے لپٹتے تو کیا کیا رگڑتے سینے کو ۔۔۔ سکتی جو بی تو لوگون سے چہپ کے سینے کو

وہ تاگے بٹتا تہا اور مین سوئی پہرتا تہا

جو لگتی شوخ کے تلوے میں گدگدی کم کم
مچل کے ہنسکے چڑاتا قدم کو ہر اک دم
تو عین مڑوڑ چڑھا ناک اور بھوین کم خم
غرض وہ کہانے کو آن و آدا کے سو عالم
وہ مجھسے پانون دہولاتا تھا اور میں سہتا تھا

مے سے تو دل سے نہیں بھولتا ہی وہ عالم
گھڑی مچل گھڑی شوخی گھڑی میں وہ ہون بیٹے ہم
کہ جب پلنگ پہ میرے پاس لیٹتا با ہم
لٹا کے سینہ پہ چنچل کو پیار سے ہر دم
میں گدگداتا تھا ہنس ہنس وہ ضعف کہاتا تھا

نہووے کیونکہ مرا دامن و گریبان تر
تو گرم و سرد کی تکرار ناز سے کر کر
کہ پانی مجھسے منگاتا جو وہ پری پیکر
تو مجھ پہ پھینکتا پانی کی کلیان بھر بھر
میں اُسکی چھینٹون سے تو پیرہن بھگوتا تھا

بہے نہ کیونکہ مرے کام اشک گلگو نسے
کبھی گلون سے کبھی ڈالیون کی چھڑیون سے
کہ جاکے باغ میں ہم کھیلتے تھے پھولون سے
نہانے جاتے تو پھر آہ کرتے چھینٹون سے
وہ غوطے دیتا تھا اور میں اُسے ڈبوتا تھا

اٹھے نہ کیونکہ مری دل سے آہ کا شعلہ
کہاں وہ عیش کہاں دل ہی اور کہاں وہ مزا
کہ اسطرح کا ہزارون میں یار ہے ملتا
ہوا نہ تجکو خمار آخر ان شرابون کا
نظیر آہ اسی روز کو میں روتا تھا

ولہ

جو فقر میں پورے ہیں وہ ہر حال میں خوش ہیں
گر مال دیا یار نے تو مال میں خوش ہیں
ہر کام میں ہر دام میں ہر چال میں خوش ہیں
بے زر جو کیا تو اُسی احوال میں خوش ہیں
افلاس میں ادبار میں اقبال میں خوش ہیں
پورے ہیں وہی مرد جو ہر حال میں خوش ہیں

چہرہ پہ ملامت نہ جگر میں اثر غم
ماتھے پہ کہیں چین نہ ابرو میں کہیں خم

شکوہ نہ زبان پر نہ کبھی چشم ہوئی نم ۔۔۔ غم مین بھی وہی عیش الم مین بھی وہی دم

ہر بات ہر اوقات ہر افعال مین خوش ہین
پورے ہین وہی مرد جو ہر حال مین خوش ہین

گر یار کی مرضی ہوئی سر جوڑ کے بیٹھے ۔۔۔ گھر بار چھوڑا یا تو وہین چھوڑ کے بیٹھے
موڑا اونہین جیدہر وہین منہ موڑ کے بیٹھے ۔۔۔ گدڑی جو سلائی تو وہی اوڑھ کے بیٹھے

اور شال اوڑھائی تو اوسی شال مین خوش ہین
پورے ہین وہی مرد جو ہر حال مین خوش ہین

گر اوسنے دیا غم تو اوسی غم مین رہے خوش ۔۔۔ اور اوسنے جو ماتم دیا ماتم مین رہے خوش
کھانے کو ملا کم تو اوسی کم مین رہے خوش ۔۔۔ جسطور کہا اوسنے اوس عالم مین رہے خوش

دکھ درد مین آفات مین جنجال مین خوش ہین
پورے ہین وہی مرد جو ہر حال مین خوش ہین

سب جینے کا نہ اندوہ نہ مرنے کا ذرا غم ۔۔۔ یکسان ہین انہین زندگی اور موت کا عالم
واقف نہ برس سے نہ مہینے سے وہ اکدم ۔۔۔ نہ شب کی مصیبت نہ کبھی روز کا ماتم

دن رات گھڑی پہر مہ و سال مین خوش ہین
پورے ہین وہی مرد جو ہر حال مین خوش ہین

گر اوسنے اوڑھایا تو لیا اوڑھ دوشالا ۔۔۔ کمل جو دیا تو وہی کاندھے پہ سنبھالا
چادر جو اوڑھائی تو وہی ہو گئی بالا ۔۔۔ بندھوائی لنگوٹی تو وہی ہنسکے کہا لا

پوشاک مین دستار مین رومال مین خوش ہین
پورے ہین وہی مرد جو ہر حال مین خوش ہین

گر کھاٹ بچھانے کو ملے کھاٹ مین سوئے ۔۔۔ دوکان مین سلایا تو وہ جا ہاٹ مین سوئے
رستے مین کہا سو تو وہ جا باٹ مین سوئے ۔۔۔ گر ٹاٹ بچھانیکو دیا ٹاٹ مین سوئے

اور کمان بہما دے تو اوسی کما مین خوش ہین
پورے ہین وہی مرد جو ہر عالمین خوش ہین

پیالیکو دیا ہاتھہ تو نکلے ہو بھکاری
سیانے پہ چڑہایا تو لگے کرنے سواری
ٹہلا کے کہلایا تو وہین عمر گذاری
اور پانون چلایا تو وہی بات سنواری

جس چالمین رکہا وہ اوسی چال مین خوش ہین
پورے ہین وہی مرد جو ہر حال مین خوش ہین

گر موتہہ منگادی تو وہی چاب لی خوش ہو
سو کہی جو دلادی تو وہی چاب لی خوش ہو
اور جوار پہنادی تو وہی چاب لی خوش ہو
رو کہی جو اوٹہادی تو وہی چاب لی خوش ہو

اور دال کہلائی تو اوسی دال مین خوش ہین
پورے ہین وہی مرد جو ہر حال مین خوش ہین

پانی جو ملا پی لیا جس طور کا پایا
دی بہوکہہ اگر یار نے تو بہوکہہ کو مارا
روٹی جو ملی تو کیا روٹی مین گذارا
دلشاد رہے کرکے کٹڑاکے پہ کڑا کا

اور چہال چبائی تو اوسی چہال مین خوش ہین
پورے ہین وہی مرد جو ہر حال مین خوش ہین

گر اونسے کہا سیر کرو جاکے جہان کی
کچہہ دشت و بیابان مین خبر تنکے نہ جان کی
تو پہرنے لگے جنگل و پربت کے جہا نکے
اور پہر جو کہا سیر کرو حسن بتان کی

تو چشم و رخ و زلف و خط و خال مین خوش ہین
پورے ہین وہی مرد جو ہر حال مین خوش ہین

قشقہ کا ہوا حکم تو قشقہ وہین کہینچا
آیا جو کہا منہو تو وہین سر کو منڈایا
جبہ کی رضا دیکہی تو جبہ وہین پہنا
جو رنگ کیا اونسے وہی رنگ رنگایا

کیا زرد مین کیا سبز مین کیا لال مین خوش ہین

پورے ہین وہی مرد جو ہر حال مین خوش ہین

چادر جو اوڑہی تو نت ہو گئے یکبار   باہر کو چلے فقر کی جہولی کو بغل مار
منہ باندہ کے نکلو تو وہین ہو گئے تیار   سر گہونٹ منڈاؤ تو کیا پہر وہی بستار
سب ہاتہہ مین سبحے مالین سب ڈہالین خوش ہین
پورے ہین وہی مرد جو ہر حال مین خوش ہین

کچھہ انکو طلب گہر کی نہ باہر سے انہین کام   تکیہ کی نہ خواہش ہی نہ بستر سے انہین کام
اسل کی ہوس دل مین نہ مسند سے انہین کام   مفلس سے نہ مطلب نہ تونگر سے انہین کام
میدان مین بازار مین جو حال مین خوش ہین
پورے ہین وہی مرد جو ہر حال مین خوش ہین

انکے تو جہان مین عجب عالم ہین نظیر آہ   اب ایسے تو دنیا مین ولی کم ہین نظیر آہ
کیا جانئے فرشتے ہین کہ آدم ہین نظیر آہ   ہر وقت مین ہر آن مین خرم ہین نظیر آہ
جس حال مین رکہا وہ اوسی ڈہالین خوش ہین
پورے ہین وہی مرد جو ہر حال مین خوش ہین

ولہ

جہانمین نام تو سنتے تہے ہم جدائی کا   سوا لے نہ دیکہا تہا درد و الم جدائی کا
دیا فلک نے ہمین بہی یہ سم جدائی کا   برا ہی مرگ سے ایک ایک دم جدائی کا
غضب ہی قہر ہی یارو ستم جدائی کا
خدا کسیکو نہ دکہلاوے غم جدائی کا

گہڑی گہڑی مین تڑپ کر اٹھی ہی دلسے آہ   جگر کے ٹکڑے نکلتے ہین اشک کے ہمراہ
جو کوئی شکل مری دیکہتا ہی اب واللہ   یہی کہے ہی وہ سینہ سے سرد بہر کر آہ
غضب ہی قہر ہی یارو ستم جدائی کا

خدا کسیکو نہ کہلاوے غم جدائی کا

مجھے نکیونکہ مرے دل مین داد اور بیداد
نہ جی کو چین نہ آنکھونکو سکھ نہ دل ہی شاد
کہ تھی جو عیش و طرب سب وہ ہو گئی برباد
بہلا مین کس سے اب اس ظلم کی کرون فریاد

غضب ہی قہر ہی یارو ستم جدائی کا
خدا کسیکو نہ کہلاوے غم جدائی کا

کبھی تو یار کی آنے کی راہ تکتا ہون
کبھی دوانا ہو جنگل مین جا بہٹکتا ہون
گلی مین اسکے کبھی جاکے سر پٹکتا ہون
نکلتی جان نہین اور پڑا سسکتا ہون

غضب ہی قہر ہی یارو ستم جدائی کا
خدا کسیکو نہ کہلاوے غم جدائی کا

نہ تن سے جان نکلتی ہی اب جو صبر آوے
نہ موت آوے نہ یار آکے منہ کو دکہلاوے
نہ دل مین زور ہی جو تاب صبر کی لاوے
یہ حال ہو تو کوئی آہ پہر کدہر جاوے

غضب ہی قہر ہی یارو ستم جدائی کا
خدا کسیکو نہ کہلاوے غم جدائی کا

پہروں ہون وحشت و بیابان مین راتدن غمناک
خراب حال جگر خستہ اور گریبان چاک
جلاتا آہ کے شعلے سے سب خس و خاشاک
یہ جس پہ آن پڑے غم وہ کیا جیے پہر خاک

غضب ہی قہر ہی یارو ستم جدائی کا
خدا کسیکو نہ کہلاوے غم جدائی کا

مری جو چشم سے دن رات آنسو بہتے ہین
جو آشنا ہین مرے مجکو دیکہہ رہتے ہین
تو جان و دل مری کیا کیا عذاب سہتے ہین
سب اپنے حیف سے مل مل کے ہاتھ کہتے ہین

غضب ہی قہر ہی یارو ستم جدائی کا
خدا کسیکو نہ کہلاوے غم جدائی کا

جو ہی کدہر کی طرف کو کبھی کرون ہون گذار — تو دیکہہ مجکو پریشان خراب خستہ و خوار
پیالہ چشم کا آنسو سے بہر ہر اک سے خوار — جگر سے کہینچ کے آہ درد ہی کہی ہے پکار

غضب ہی قہر ہی یار و ستم جدائی کا
خدا کسیکو نہ دکہلاوے غم جدائی کا

کبھی چمن کو جو گھبرا کے ہون نکل جاتا — تو وہان بھی ستے ذرا دل نہین ہی ٹہرتا
جدہر کو جاؤن ادہر غم سے جگر کو ہی کہاتا — عجب خرابی ہی کچہہ بائی بن نہین آتا

غضب ہی قہر ہی یار و ستم جدائی کا
خدا کسیکو نہ دکہلاوے غم جدائی کا

جو کوئی ہجر مین روتا تہا عاشق محروم — مین ہنسکے کہتا تہا دلمین عبث یہہ ہی مغموم
مجہی جو مجہہ پہ بہی آگر فراق کی یہہ دہوم — وہ اسکا درد مجہے ہاے اب ہوا معلوم

غضب ہی قہر ہی یار و ستم جدائی کا
خدا کسیکو نہ دکہلاوے غم جدائی کا

جو کوئی پوچہے ہی کیا تجہہ پہ دکہہ پڑا ایسا — کہ جس سبب سے تو پہرتا ہی اسقدر شیدا
مین اسکو جس گہڑی دیتا ہون اپنا حال سنا — تو بہر کی آنکہون مین آنسو یہی وہ سے کہتا

غضب ہی قہر ہی یار و ستم جدائی کا
خدا کسیکو نہ دکہلاوے غم جدائی کا

نہ بہوکہہ لگتی ہی نہ نیند شب دکہاتی ہے — جو دن سپیدہ ہی لہو رات مجکو کہاتی ہے
نہ دل لگی نہ کوئی چیز مجکو بہاتی ہے — کلیجہ ٹوٹے ہی اور چہاتی اڑی آتی ہے

غضب ہی قہر ہی یار و ستم جدائی کا
خدا کسیکو نہ دکہلاوے غم جدائی کا

نہ سدہ ہی سیر کی مجکو نہ انجمن کی خبر — نہ یاد باغ کی ہی اور نہ شہر و بن کی خبر

نہ ہوش دل کا ہی نہ مجکو تن بدن کی خبر | نہ دہیان جسم کا اور کچھ نہ پیرہن کی خبر

غضب ہی قہر ہی یارو ستم جدائی کا
خدا کسیکو نہ کہلاوے غم جدائی کا

ہوا ہون ہجر مین ایسا تباہ مت پوچھو | جو مجھہ پہ آن پڑا دن سیاہ مت پوچھو
جو ظلم مجھہ پہ گذرتا ہی آہ مت پوچھو | سوا ہی مرگ نہین اب نباہ مت پوچھو

غضب ہی قہر ہی یارو ستم جدائی کا
خدا کسیکو نہ کہلاوی غم جدائی کا

کہ دل نہ بزم مین بہلے نہ خوش لگے ہی ہمے | جدائی ہی محبت کی کیا بری ہے سے
بہت برا ہی یہہ عاشق کے حق مین دکھ ہی ہے | نظیر ہجر کی اب غم کو تک رہیے تا کے

غضب ہی قہر ہی یارو ستم جدائی کا
خدا کسیکو نہ کہلاوے غم جدائی کا

ولہ

جی ترستا ہی کہین اور چشم ہے پرنم کہین | جب سے تمکو لیگیا ہی یہ فلک ظالم کہین
نہ تسلی ہی نہ دلکو چین ہے اکدم کہین | ہم پہ جو گذرا ہی وہ گذرا کسی پر کم کہین

چھوٹ جاوین غم کے ہاتھونسے جو نکلے دم کہین
خاک ایسی زندگی جو تم کہین اور ہم کہین

نہ تو دن کو ہو کہہ ہی نہ راتکو آتا ہی خواب | تم تو وہان بیٹھے ہو ہم یہان ہجر کی ہاتون خراب
کیا کہین تم بن پڑا ہی ہم پہ اب کیسا عذاب | بیقراری یادگاری انتظاری اضطراب

چھوٹ جاوین غم کے ہاتھونسے جو نکلے دم کہین
خاک ایسی زندگی جو تم کہین اور ہم کہین

رات دن سر کو پٹکتا ہر در و دیوار سے | ہر گھڑی آنسو بہانا دیدۂ خونبار سے

آہ و نالہ کھینچتا ہر دم دل بیمار سے ۔ ہی برا احوال اپنا ہجر کے آزار سے

چھوٹ جاوین غم کے ہاتھوں سے جو نکلے دم کہین
خاک ایسی زندگی جو تم کہین اور ہم کہین

یاد آتی ہی تمہاری الفتون کی جب کہ چاہ ۔ دل کے ٹکڑے ہوتے ہین آنسو نہین جاتا ہجوم
پانو نہین طاقت نہ تن مین زور نہ معلوم راہ ۔ کیا غضب ہی کیا کرین کچھ بن نہین آتی ہی آہ

چھوٹ جاوین غم کے ہاتھوں سے جو نکلے دم کہین
خاک ایسی زندگی جو تم کہین اور ہم کہین

نہ کسی سے مہر و الفت نہ کسی سے پیار ہے ۔ نہ کوئی اپنا رفیق اور نہ کوئی غمخوار ہے
دل اودھر سینہ مین تڑپے جی ادھر بیمار ہے ۔ کیا کہین اپنا بہت مٹی ہماری خوار ہے

چھوٹ جاوین غم کے ہاتھوں سے جو نکلے دم کہین
خاک ایسی زندگی جو تم کہین اور ہم کہین

گھر مین جی بہلے نہ باہر انجمن مین دل لگے ۔ نہ خوش آوے سیر نہ سرو سمن مین دل لگے
نہ پہاڑون مین نہ صحرا مین نہ بن مین دل لگے ۔ اپنا تم بن نہ گلستان نہ چمن مین دل لگے

چھوٹ جاوین غم کے ہاتھوں سے جو نکلے دم کہین
خاک ایسی زندگی جو تم کہین اور ہم کہین

پر نہین اڑ کر تمہارے پاس جو آ جائیے ۔ جی ہی جی مین کب تلک خون جگر کو کھائیے
چشم تر اور داغ سینہ کے کسے دکھلائیے ۔ دل سمجھتا ہی نہین کیونکر اسے سمجھائیے

چھوٹ جاوین غم کے ہاتھوں سے جو نکلے دم کہین
خاک ایسی زندگی جو تم کہین اور ہم کہین

دم بدم بھرتے ہین ٹھنڈی سانس بید کی طرح ۔ نالہ و فریاد ہین ہر آن گھایل کی طرح
سر پٹکنا اور تڑپنا رات دن دل کی طرح ۔ خاک و خون مین لوٹتے ہین اپنا بسمل کی طرح

چھوٹ جاوین غم کے ہاتھون سے جو نکلے دم کہین
خاک ایسی زندگی جو تم کہین اور ہم کہین

اب جو اپنے حال پر ہم خوب کرتے ہین نگاہ
ہی جو کچھہ ظلم و ستم ہم پر کہین کیا تم سے آہ
ہر گھڑی شکل نظیر اس غم سے ہی حالت تباہ
بن ہوئے اب تو نظر آتا نہین ہر گز نباہ
چھوٹ جاوین غم کے ہاتھون سے جو نکلے دم کہین
خاک ایسی زندگی جو تم کہین اور ہم کہین

ولہ

زردار ہی تو ہر گز مت مار اپنے منکو
جو سب چلن چلین ہین چل تو بھی اس چلن کو
تن زیب تن سکھون سے ترسا نہ اپنے تنکو
مرشد کا ہی یہ نکتہ رکھیو اس سخن کو
دلکی خوشی کے خاطر کچھہ ڈال مال دھن کو
گر مر رہی تو عاشق کوڑی نہ رکھہ کفن کو

جا بیٹھہ میکدون مین سب درد و غم سی ہٹکر
محبوب دلبرون سے خوش ہو لپٹ لپٹ کر
جھمکا گلابی سے کی پیالے الٹ پلٹ کر
پی دودہ اور بتاشے میوہ مٹھائی چٹ کر
دلکی خوشی کے خاطر کچھہ ڈال مال دھن کو
گر مر رہی تو عاشق کوڑی نہ رکھہ کفن کو

کمخواب کیا دوشالہ کیا ریشمین و سوتی
بولے جو سوم بہروا مارا اوسکے سر پر جوتی
گر شال کا لنگوٹا مت رکھہ قبا اچھوتی
دو دن تو دوستون مین بلوا کے اپنی طوطی
دلکی خوشی کے خاطر کچھہ ڈال مال دھن کو
گر مر رہی تو عاشق کوڑی نہ رکھہ کفن کو

یہ نعمتین ہین جتنی جو کچھہ ملے سو کھا جا
پاپی بخیل مت بن داتا سخی کہا جا
تاش اور بادلہ مین یکبار جگمگا جا
اکدم تو اپنا ڈنکا من مانتا بجا جا

دل کی خوشی کی خاطر چکھہ ڈال مال دہن کو
گر مرد ہی تو عاشق کوڑی نہ رکھہ کفن کو

یہاں کا بھی مزا ہی کھانا دیا کھلانا
سب گھڑی اُڑا لے جو تجھکو ہو اوڑانا
بھوکے کو دال روٹی ننگے کو کچھہ اُوڑھانا
غافل پھر اس گلی مین تجھکو نہین ہے آنا

دل کی خوشی کی خاطر چکھہ ڈال مال دہن کو
گر مرد ہی تو عاشق کوڑی نہ رکھہ کفن کو

جو گلبدن ہین ہٹے رو زرد ہے اونہین منالے
ہنسلے ہنسالے ہردم دیلے دلا کے کھالے
بوسہ اونہون کا لیکر سینہ سے پھر لگالے
جو ہو سکے سو اپنے جی کے مزے اوڑالے

دل کی خوشی کی خاطر چکھہ ڈال مال دہن کو
گر مرد ہی تو عاشق کوڑی نہ رکھہ کفن کو

جو پاس ہے ذخیرہ مت رکھہ وہ کوٹھے اندر
دریا کہین بہاوے بن جا کہین سمندر
مسجد کنوئین بناوے تالاب باغ مندر
سب کچھہ اُڑا کر ہو رہ سدا قلندر

دل کی خوشی کی خاطر چکھہ ڈال مال دہن کو
گر مرد ہی تو عاشق کوڑی نہ رکھہ کفن کو

ناچون کے دیکھہ سیرین بھر جام سر کے چھلکے
آوے جو سوم بھڑوا گاڑ رکھہ اسکو دیکے دھکے
اور جہان میلے ٹھیلے کر دھوم اور دھڑکے
تو شوق سے اُڑا لے عیش و مزے جھمکے

دل کی خوشی کی خاطر چکھہ ڈال مال دہن کو
گر مرد ہی تو عاشق کوڑی نہ رکھہ کفن کو

صندوق مین جو زر ہی اوسکو بھی لٹوا دے
کوٹھی مکان حویلی سب کھود کر کھلا دے
میلے کے بہا کے ناچ طبلوں کو کھڑکھڑا دے
گڑیون تلک جلا دے ایٹون تلک اُڑا دے

دل کی خوشی کی خاطر چکھہ ڈال مال دہن کو
گر مرد ہی تو عاشق کوڑی نہ رکھہ کفن کو

جو بخیل گھن زر جوڑ کر دھرے گا — یا کھائیگا جنوائی یا خالے لے سے لگے گا
تیرا وہی ہے جو کچھہ راہ خدا میں دیگا — کھاتا کھلاتا ہنستا تو بھی سدا رہیگا

دل کی خوشی کی خاطر چکھہ ڈال مال دھن کو
گر مر گیا تو عاشق کوڑی نہ رکھہ کفن کو

گر آپڑیگا تجھہ پہ کچھہ حادثہ خلل کا — مالک پھر اور کوئی ٹھہریگا تیرے ڈل کا
آگے سے دے دلا کے ہووے تو اپنے ہلکا — کر سوچ اپنے دل میں کچھہ آج کا نہ کل کا

دل کی خوشی کی خاطر چکھہ ڈال مال دھن کو
گر مر گیا تو عاشق کوڑی نہ رکھہ کفن کو

زر جوڑ جوڑ اپنے تو پاس گر رکھیگا — یا چھین لیگا حاکم یا چور لے مریگا
تیرا وہی ہے جو کچھہ اب عیش کر چکیگا — جب وقت آئیگا راتب کچھہ نہ بن سکیگا

دل کی خوشی کی خاطر چکھہ ڈال مال دھن کو
گر مر گیا تو عاشق کوڑی نہ رکھہ کفن کو

جسنے یہ زر دیا ہے پھر وہی دھن بھی دیگا — مال و مکان حویلی باغ و چمن بھی دیگا
جیتا رہیگا جب تک کھانیکو آن بھی دیگا — مرجاویگا تو وہی تجھکو کفن بھی دیگا

دل کی خوشی کی خاطر چکھہ ڈال مال دھن کو
گر مر گیا تو عاشق کوڑی نہ رکھہ کفن کو

جتنے گڑے سے ڈیلے ہیں سب کھا لے اور کھلا لے — رکھہ دھن اسی کی دل میں آپ کھا اور کھلا لے
اپنا سمجھہ اسیکو جب کھا لے اور کھلا لے — اب تو نظیر تو بھی سب کھا لے اور کھلا لے

دل کی خوشی کی خاطر چکھہ ڈال مال دھن کو
گر مر گیا تو عاشق کوڑی نہ رکھہ کفن کو

ولہ

یہ جتنا خلق مین اب جابجا تماشا ہے
جو غور کی تو یہ سب ایک کا تماشا ہے
بجا نو کم اسے یارو بڑا تماشا ہے
جدہر کو دیکھو ادہر اک نیا تماشا ہے

غرض مین کیا کہون دنیا بھی کیا تماشا ہی

مرے یہ دیکھ تماشے نہین ہین ہوش بجا
کسے بتاؤن مین سید کسے کہون الٹا
جو ہو طلسم حقیقے وہ جاوے کب سمجھا
عجب بہار کی اک سیر ہے اہا ہا ہا

غرض مین کیا کہون دنیا بھی کیا تماشا ہی

نہین ہی زور جنھون مین وہ کشتی لڑتے ہین
جو زور والے ہین وہ آپ سے بچھڑتے ہین
جھپٹ کے اندھے بھی پریون کے تئین پکڑتے ہین
لنگڑے لے چیاتیان گھوڑے اکڑتے پھرتے ہین

غرض مین کیا کہون دنیا بھی کیا تماشا ہی

عراقی بھوس کے ٹٹو کھڑے چباتے ہین
گدھے پلاؤ کے تئین لات مار جاتے ہین
جو شیر ہین انھین گیدڑ کھڑے چڑاتے ہین
پڑے ہین اتو نا چین مین مینڈک ملار گاتے ہین

غرض مین کیا کہون دنیا بھی کیا تماشا ہی

جنھون کے پر ہین وہ پانو سے چلتے پھرتے ہین
جو بن پنکھے ہین وہ پنکھے جھلتے پھرتے ہین
مثال سروکے لنجے بھی چلتے پھرتے ہین
ہرن کے طرح سے لنگڑے اُچھلتے پھرتے ہین

غرض مین کیا کہون دنیا بھی کیا تماشا ہی

سنار کے نیاریا زر کی دکان بیٹھا ہے
جو ہنڈی والا تھا وہ خاک چھان بیٹھا ہی
جو چور تھا سو وہ ہو پاسبان بیٹھا ہی
زمین پھرتی ہی اور آسمان بیٹھا ہے

غرض مین کیا کہون دنیا بھی کیا تماشا ہی

چکور ین گھستے ہین اور گدھ گھنگرو بجاتی ہین
پتنگے بوند ہین مچھر فلک پہ چڑھتے ہین
کتابین کھول چغد سب بیٹھے سبق پڑھتے ہین
نماز بلبلین طوطے قرآن پڑھتے ہین

غرض مین کیا کہون دنیا بھی کیا تماشا ہی

بطونکی لبنی زمین مور سب لنڈورے ہین | سفید کوّے ہین چیلون کے رنگ بھورے ہین
جو سادہ سنت ہین پورے سو وہ ادھورے ہین | کپٹ کی ندی پہ سب بگلے بھگت سے پورے ہین

غرض مین کیا کہون دنیا بھی کیا تماشا ہی

زبان ہی جس کی اشارت سے وہ پکارے ہی | جو گونگا ہی وہ کھڑا فارسی بگھارے سے ہے
کلاہ ہنس کی کوّا کھڑا اتارے سے ہے | اچھل کے مینڈکی ہاتھی کو لات مارے ہے

غرض مین کیا کہون دنیا بھی کیا تماشا ہے

جو ہین نجیب نسب کے وہ بد سے چیلے ہین | کمینے اپنی بری ذات سے کے نویلے ہین
جو باز شکرے ہین پاپڑ کھڑے وہ بیلے ہین | گلہڑ تو مر گئے الو شکار کھیلے ہین

غرض مین کیا کہون دنیا بھی کیا تماشا ہی

چمن ہین خشک بنون بیچ آب جاری ہے | خراب پھول ہین کانٹونکی گلعذاری سے ہے
سیاہ گوش کو بھیڑے نے لات ماری ہے | دست بکتے پھرتے ہین چیتے ہرن شکاری ہے

غرض مین کیا کہون دنیا بھی کیا تماشا ہی

جنھونکی داڑھی ہی اونکی تو بات واہی ہے | جو داڑھی منڈے ہین اونکی سند گواہی ہے
سیاہی روشنی اور روشنی سیاہی ہے | اجاڑ شہر ہین مردونکی بادشاہی ہے

غرض مین کیا کہون دنیا بھی کیا تماشا ہی

جنھون مین عقل نہین وہ بڑے سیانے ہین | جو عقل رکھتے ہین وہ باولے دوانے ہین
زنانے شوق سے مردونکے پہنے بانے ہین | جو مرد ہین وہ بڑے ہیجڑے سے زنانے ہین

غرض مین کیا کہون دنیا بھی کیا تماشا ہی

جنھونکے کان نہین وہ دور کی سنتے ہین | جو کان والے ہین بیٹھے وہ سر کو دھنتے ہین
برستے وہیں ہین اور ابستنکے چھنتے ہین | کباب بھنتے ہین اور کلیلے نہ بنتے ہین

غرض مین کیا کہون دنیا بھی کیا تماشا ہی

چمگادڑو نکے تئین رت جگا مناتی ہے
جو چوہیا ڈہول بجاتی ہی گہونس گاتی ہی
چہچوندر اور بہی گہی کے دیے جلاتے ہے
کلہری بیٹہی ہوئی گلگلے پکاتی ہے

غرض مین کیا کہون دنیا بہی کیا تماشا ہی

جو نوجوان ہی طوائف وہ بوڑہی بہبلا ہی
سنتے ہین جہان بچہہ پڑے چہلنیونکا ڈہیلا ہی
جو بوڑہی بیوہ سن ہی بارہ برس کی ابلا ہے
نقارے پہٹ گئے مردنگ سے ہے طبلا ہی

غرض مین کیا کہون دنیا بہی کیا تماشا ہی

پہن کے رنگ چپنی پوشاک جب وہ کہاتی ہے
پری تو کوڑی کی مسّی کو داغ کہاتی ہی
گدہون سے ہنستی ہی کتون سے مسکراتی ہی
چڑیل پان کے بیڑے گہڑی چباتی ہے

غرض مین کیا کہون دنیا بہی کیا تماشا ہی

خبیث دیو پلید آپ اک سے لڑتے ہین
بلائین لپٹی ہین ادہر بہوت جن جہگڑتے ہین
جو آدمی ہین وہ ان سبکے پاؤن پڑتے ہین
یہ قہر دیکہو کہ زندو سے مردے لڑتے ہین

غرض مین کیا کہون دنیا بہی کیا تماشا ہی

گدہا اڑائی مین ہاتی کی تئین لتاڑے ہے
ہما کو بوم ہر اک وقت مارے دہاڑے ہی
شتر کے گہر کے تئین لومڑی اجاڑے ہے
غضب ہی پودنا سارس کا پر اکہاڑے ہے

غرض مین کیا کہون دنیا بہی کیا تماشا ہی

سے کہلے ہین آک کی پہول اور گلاب جہڑتے ہین
سخی کریم پڑے ایڑیان رگڑتے ہین
ببولے پکتے ہین انگور آنب سڑتے ہین
بخیل موتیونکو موسلونسے چہڑتے ہین

غرض مین کیا کہون دنیا بہی کیا تماشا ہی

شکر کے غم مین شکر خورے خاک اڑاتی ہی
اور مین ہین مچہلیان مرغی کہڑی نہاتی ہی
جلیبی پیڑون اوپر مکہی بہن بہناتی ہے
جنگل کے ریت مین مرغابی غوطہ کہاتی ہے

غرض مین کیا کہون دنیا بہی کیا تماشا ہی

جو ٹھگ تھے اپنی وہ ٹھگ بدیا سے چھوٹتے ہین
اندھیری رات مین گھر چوٹون کے پھوٹتے ہین
مسافر اونکے گلے پھانسے ڈال گھوٹتے ہین
سبھونکو ونکے تئین ساہوکار لوٹتے ہین
غرض مین کیا کہون دنیا بھی کیا تماشا ہے

تدرو روتے ہین اور زاغ کہل کہلاتے ہین
چڑیاں اٹاریاں اور پدی سے بنگلے چہاتے ہین
خموش بلبلین اور بھنگی چہد چہاتے ہین
بلون کو چھوڑ کے چپے ہے محل اٹھاتے ہین
غرض مین کیا کہون دنیا بھی کیا تماشا ہے

چرند جتنے ہین پر جہاڑ جہاڑ اڑتے ہین
پڑے ہین بستیان ویران پہاڑ اور ٹوٹتے ہین
پرند گرتے ہین اور بولی جہاڑ آڑتے ہین
الٹ ہو بیٹھے ہین رو رو کے بہار اڑتے ہین
غرض مین کیا کہون دنیا بھی کیا تماشا ہی

سلیمان بھوکے ہین چیونٹی کے پاس ڈھیری ہے
عجب اندھیری جالے کی پھیر پھیری سے
کلنگ بری کی چڑیا نے راہ گھیری ہے
گھڑی مین چاندنی ہی اور گھڑی اندھیری ہی
غرض مین کیا کہون دنیا بھی کیا تماشا ہی

عزیز تھے سو ہوئے چشم مین سبھون کے حقیر
عجب طرح کے ہوائین ہین اور عجب تاثیر
حقیر تھے سو ہوئے سبہین صاحب توقیر
اب جیسے خلق کے کیا کیا بیان کرون مین نظیر
غرض مین کیا کہون دنیا بھی کیا تماشا ہی

ولہ

اپنی غمخوارون سے کوئی آن ہنسلے بول لے
پھر کہان یہ دلبری یہ آن ہنسلے بول لے
دردمندونکا نکال ارمان ہنسلے بول لے
دم غنیمت ہی ارے نادان ہنسلے بول لے
مان لے کہنا مرا ایجان ہنسلے بول لے
حسن یہہ دو دن کا ہی مہمان ہنسلے بول لے

آج تجھکو حق نے دی ہی حسن و خوبی کی بہار
چاہنے والے سے کر لے کچھ سلوک و مہر و پیار

کوندنا بجلی کا اور جوبن کا مت گن اعتبار — کاٹھہ کی ہانڈی نہیں چڑہتی ہی پیارے بار بار

مان لے کہنا مرا ریحان ہنسلے بول لے
حسن یہ دو دن کا ہی مہمان ہنسلے بول لے

اب تو منہ گل ہی پیارے پہر دہتورا اکھہ ہے — آج یہ گلشن کہلا ہی کل کو سو کہا سا کہہ ہے
جو اوٹہا شعلہ بہبوکا آخرش کو راکہہ ہے — چار دنکی چاندنی اور پہر اندہیرا پاکہہ ہے

مان لے کہنا مرا ریحان ہنسلے بول لے
حسن یہ دو دنکا ہی مہمان ہنسلے بول لے

اسقدر مت کر میری جان اپنے جوبن پر گمان — یہہ نہیں رہتا سدا کافر کسیکے پاس ہان
جب گئے دانت اور پڑین چہرے کے اوپر جہریان — پہر یہ ہنسنا بولنا اور پہر یہ چہپیاں کہان

مان لے کہنا مرا ریحان ہنسلے بول لے
حسن یہ دو دنکا ہی مہمان ہنسلے بول لے

ایسا کوئی حسن والا آہ تو ہمکو بتا — جسکی خوبی کا ہمیشہ ایک سا عالم رہا
کیون خفا ہوتا ہی ہمسے یاد رکہہ ای دلربا — ہاتہہ آتا ہی نہین کافر یہ جوبن جب گیا

مان لے کہنا مرا ریحان ہنسلے بول لے
حسن یہ دو دنکا ہی مہمان ہنسلے بول لے

کیا ہمارا حال دل خوبی سے تجہسے کہتی نہین — یا ہماری چاہ تیرے ناز کو سہتی نہین
آہ کہیتی حسن کافر کی ہری رہتی نہین — ناو کاغذ کی ہی پیارے یہ سدا بہتی نہین

مان لے کہنا مرا ریحان ہنسلے بول لے
حسن یہ دو دنکا ہی مہمان ہنسلے بول لے

کیسے کیسے خوبرویان ہو گئے ہین میری جان — اپنے غمخوارون سے کیا کیا کر گئے ہین جی بیان
تو جو روٹہا روٹہا ہمسے رہتا ہی نامہربان — دیکہہ پچہتاویگا غافل حسن پر مت کر گمان

مان لے کہنا مرا ایجان ہنس لے بول لے
حسن یہ دو دن کا ہی مہمان ہنس لے بول لے

حسن کا عالم سنگر ہر گھڑی ملتا نہین
مجھسے تیرا روٹھنا ہر دم کا اب جہلتا نہین
گل بہی کھل کر ایکباری جان پھر کھلتا نہین
دودہ اور دل جب پھٹا پیارے یہ پھر ملتا نہین

مان لے کہنا مرا ایجان ہنس لے بول لے
حسن یہ دو دن کا ہی مہمان ہنس لے بول لے

آج تو عاشق کا میرے جان تیرا داون ہے
اب یہ معشوقی کا سکہ آج تیرے نانون ہے
منتین ہوتی ہین اور پہر نہین کچھ بھاون ہے
بھول مت اسیر میان یہ ڈھلتی پھرتی چھاون ہے

مان لے کہنا مرا ایجان ہنس لے بول لے
حسن یہ دو دن کا ہی مہمان ہنس لے بول لے

دل غریبون کے جو پیاری تجھسے اب کچھ پائینگے
بات کو ہنسنے کو وے جھڑکیان ترسائینگے
لیک اکدن تجکو بہی خوبان یوہین ہین کلپائینگے
پانڈے جی یہ پچھتائینگے وہی چنی کی کہائینگے

مان لے کہنا مرا ایجان ہنس لے بول لے
حسن یہ دو دن کا ہی مہمان ہنس لے بول لے

اپنے اپنے وقت مین کیا کیا پری رو بن رہے
نہ کسیکا دہن رہے اور نہ سدا جوبن رہے
چاند سے مکھڑے رہے اور گل سے نکہت تن رہے
نہ سدا بیہڑے ترائی اور نہ سدا ساون رہے

مان لے کہنا مرا ایجان ہنس لے بول لے
حسن یہ دو دن کا ہی مہمان ہنس لے بول لے

اب تو چہرے پر ہی تیرے حسن و خوبی کی جھلک
لیک جب جاتی رہی گی یہ جھمک اور یہہ چمک
خواہ تو ہنس بول ہمسے خواہ غصہ ہو جھڑک
پھر جو بولیگا تو ہر ایک یون کہیگا چل بے بک

مان لے کہنا مرا ایجان ہنس لے بول لے

حسن یہ دو دن کا ہی مہمان ہنس لے بول لے

اب نظیر آگے ترے رہتا ہی حاضر صبح و شام — پیار سے ہنس بول پیارے پی مے الفت کا جام
پھر کہان یہ دلبری یہ عیش کے باتین کلام — کچھ نہ ہویگا رہیگا آخرش اللہ کا نام

ہاں لے کہنا مرا ای جان ہنس لے بول لے
حسن یہ دو دن کا ہی مہمان ہنس لے بول لے

ولہ

دنیا کا چمن یارو ہی خوب یہ آراستہ — ہر سبزے سے اوسکا ہر سبزہ یہ پیوستہ
ہر پھول کے آنے کا جاری ہی سدا رستہ — ہر شاخ مقطع سے ہے ہر برگ ہی برجستہ

دنیا نہ کہو اسکو یہ باغ ہی سر بستہ
کیا دست سی قدرت کے باندہا ہی یہ گلدستہ

یاں ارض و سما تاری جو آنکے جھولے ہین — جن و پری آدم یا باد بہولے ہین
سب وحشی و طائر ہین یا گہاس کے پہولے ہین — کچھ اور نہین یارو یہ گل وہی پہولے ہین

دنیا نکہو اسکو یہ باغ ہی سر بستہ
کیا دست سے قدرت کے باندہا ہی یہ گلدستہ

ہر شہر و دہ و قصبہ سب پہولوں کی ڈلیان ہین — کوچے ہین سو تختہ ہین گلیان ہین سو کلیان ہین
دیوار و در و حجرے سب کیاریان ڈہلیان ہین — اینٹ اینٹ مین ہر گہر کے کیا رنگ ہین رلیان ہین

دنیا نکہو اسکو یہ باغ ہی سر بستہ
کیا دست سے قدرت کی باندہا ہی یہ گلدستہ

انبوہ ہی غنچوں کا اور گل کی قطارین ہین — شاخون سے کیے تراکم ہین ہر گونکی بہارین ہین
جو اپنی گہڑی ہو کر خوبی کو سنوارین ہین — سب نے آپ ہی عالم مین دم حسن کا مارین ہین

دنیا نکہو اسکو یہ باغ ہی سر بستہ

کیا دست سے قدرت کے باندھا ہی یہہ گلدستہ

کہتا ہی گلاب ہردم مین عطر سراسر ہون
بیلا یہہ پکاری ہی مین چاند کا پتر ہون

اور سیوتی کہتی ہی مین اوس سے معطر ہون
گل اشرفی کہتی ہی وہ کیا ہی مین بہتر ہون

دنیا نہ کہو اسکو یہ باغ ہی سربستہ
کیا دست سے قدرت کے باندھا ہی یہ گلدستہ

لالہ یہ سناتا ہی مین لعل کا پیالا ہون
صدبرگ یہ کہتا ہی سو درجہ مین بالا ہون

سورج مکھی کہتی ہی مین اسکی بھی خالا ہون
گل جعفری کہتی ہی مین اس سے بھی اعلا ہون

دنیا نکہو اسکو یہ باغ ہی سربستہ
کیا دست سے قدرت کے باندھا ہی یہ گلدستہ

نسرین و سمن شبو گہنا ہی ثریا کا
رابیل چنبیلی بھی جلوہ سے ہے ڈلیا کا

نیلوفر و نافرمان سے ہے روپ کنہیا کا
دم بھرتا ہی جنت سے ہر پھول کٹیا کا

دنیا نکہو اسکو یہ باغ ہی سربستہ
کیا دست سے قدرت کے باندھا ہی یہ گلدستہ

کہتا ہی کنول ہردم مین پاک نمازی ہون
سوسن کی زبان بولی مین ترکی و تازی ہون

اور موگرا کہتا ہی مین مرد ہون غازی ہون
گل باسی یہ کہتی ہی مین سب سے تازی ہون

دنیا نکہو اسکو یہ باغ ہی سربستہ
کیا دست سے قدرت کے باندھا ہی یہ گلدستہ

مدہ مالتی ناگیسر اور مولسری کرنا
نرگس ہی پکاری ہی مجھہ پر یہہ نظر کرنا

دوپہریا داودی گل چین کنہل برنا
پیپی کو سہاگن سے سو عشق کے دم بھرنا

دنیا نکہو اسکو یہ باغ ہی سربستہ
کیا دست سے قدرت کے باندھا ہی یہ گلدستہ

گل کیوڑا کہتا ہی کیا مجکو تراشا ہی
اور موتیا شفتالو زر سیم کا تماشا ہے
اور کیتکی کہتی ہی صندل کا تراشا ہی
اور رنگ حنا مخمل جو ہے سو تماشا ہے

دنیا نہ کہو اسکو یہ باغ ہی سربستہ
کیا دست سے قدرت کے باندہا ہی گلدستہ

ڈلی و کنیر و کیا نکھرے ڈالی سے ہے
کلغے و مدن بان کی کچھ بات نرالی سے ہے
چنپا و بھچنپا ہی یا موتی کی بالی سے ہے
گل چاندنی کہتی ہی میری ہی اجالی سے ہے

دنیا نہ کہو اسکو یہ باغ ہی سربستہ
کیا دست سے قدرت کے باندہا ہی گلدستہ

دستار پہ گل طرہ کیا شان جماتا ہے
اور پھول نواڑ یکا بجریکو بڑہاتا ہے
کلگا ہی اودہر اپنی کلگی کو ہلاتا ہے
جو گل ہی سو اپنے ہی جوبن کو دکھاتا ہے

دنیا نہ کہو اسکو یہ باغ ہی سربستہ
کیا دست سے قدرت کے باندہا ہی گلدستہ

بن آگ تری ٹیسو کیا پھول رہی بن بن
کہتا ہی پیا بانسا ہی حسن میرا سوسن
سرسوں ہی اڑو سا ہی پھیرا اور ہے سن بن
ورسن یہہ پکاری ہی آ دیکھلے سکھہ درسن

دنیا نہ کہو اسکو یہ باغ ہی سربستہ
کیا دست سے قدرت کے باندہا ہی گلدستہ

قدرت کی بناوٹ جسنے اس باغ کی ڈالی ہے
کیا نقل کا ڈالا کیا اور پھول کی ڈالی ہی
کیا بولیں نظیر آگے کیا خوب وہ ملی ہی
سب کا وہی وارث ہی سبکا وہی والی ہی

دنیا نہ کہو اسکو یہ باغ ہی سربستہ
کیا دست سے قدرت کے باندہا ہی گلدستہ

ولہ

نہ یہ چہلیں نہ یہ دہومیں نہ یہ چرچے ہم ہون گے
میاں اکدن وہ آویگا نہ تم ہوگے نہ ہم ہونگے

تمہارا اب ہی جتنا حسن کا عالم غنیمت ہے
ہمارا دیکہنا اور عاشقی کا دم غنیمت ہے
اگر ہی بخشش تو بہتر وگرنہ کم غنیمت ہے
بہروسا کچہہ نہیں دم کا عزیزو دم غنیمت ہے

نہ یہ چہلیں نہ یہ دہومیں نہ یہ چرچے ہم ہون گے
میاں اکدن وہ آویگا نہ تم ہوگے نہ ہم ہونگے

چمن میں چل کے بیٹہو اور صراحی جام منگواؤ
گلے لپٹو ہمارے اور ہمیں ہنس ہنس کے بوسہ دو
پیو بہر بہر کی ساغر تم بہی اور ہمکو بہی پلواؤ
اجل کا فکر ہے یہی سر پہ اے دلدارو سنتے ہو

نہ یہ چہلیں نہ یہ دہومیں نہ یہ چرچے ہم ہون گے
میاں اکدن وہ آویگا نہ تم ہوگے نہ ہم ہونگے

ہمارے چشم میں آگئے تمہارے عارض گلگون
گہڑی بہر بیٹہہ کر ہم پاس کر لو عیش بوقلمون
غرض تم وقت کی لیلی ہو پیاری اور ہم مجنون
کسی کے کہنے سننے پہ نجاؤ دیکہو کہتا ہون

نہ یہ چہلیں نہ یہ دہومیں نہ یہ چرچے ہم ہونگے
میاں اکدن وہ آویگا نہ تم ہوگے نہ ہم ہونگے

اچہل لو کود لو ہی جب تلک یہ زور نلیون مین
ہمیں لیو ساتہہ اور سیرین کرو پہولون کی گلیون مین
غنیمت ہی وہی دم اب جو گذرے رنگ رلیون مین
پہری گی پہر تو آخر تن کی اڑتی خاک گلیون مین

نہ یہ چہلیں نہ یہ دہومیں نہ یہ چرچے ہم ہونگے
میاں اکدن وہ آویگا نہ تم ہوگے نہ ہم ہونگے

اگر سینہ ہمارا تمنے چکی کی طرح رہا ہا
مگر ہے پر کسنے پوچہا دلبر واو کسنے پہر چاہا
تو اب جلدی سے گلے ملکر لگا دو عیش کا بہاہا
ہمیں تو رونا آتا ہی یہی کہکر اہا ہا ہا

نہ یہ چہلیں نہ یہ دہومیں نہ یہ چرچے ہم ہون گے

میاں اک دن وہ آویگا نہ تم ہوگے نہ ہم ہونگے

جو آگے عاشق و معشوق تھے سب مل گئے گل میں — اجل کی تیغ سے دو ٹکڑے ہو کے اڑ گئے پل میں
نہ قاتل ہیں رہا جی اور نہ اب قاتل کے بسمل ہیں — تو اب ہی جا دلبرو تم بھی یہاں ہی جان لگو دل میں

نہ یہ چلمن نہ یہ دھوم ہیں نہ یہ چرچے بہم ہونگے
میاں اک دن وہ آویگا نہ تم ہوگے نہ ہم ہونگے

اگر تم نے ہمارے دل کو دکھ دے دے کے ترسایا — غلط فہمی تمہاری یا یہ جس نے تمکو سکھلایا
گیا جب وقت کافر ہاتھ سے پھر ہاتھ کب آیا — غرض ہمنے تو اب بھی اور تمہیں آگے بھی سمجھایا

نہ یہ چلمن نہ یہ دھوم ہیں نہ یہ چرچے بہم ہونگے
میاں اک دن وہ آویگا نہ تم ہوگے نہ ہم ہونگے

ہمارے لئے ورنہ تمہارے حق میں ہی اب تو یہی بہتر — کہ دیکھیں چاندنی اور سیر دریا کی کریں جا کر
کبھی لپٹیں گلے سے اور کبھی می کو پیئیں ساغر — یہی کہنے کو رہ جاویگا آخر ای مرے دلبر

نہ یہ چلمن نہ یہ دھوم ہیں نہ یہ چرچے بہم ہونگے
میاں اک دن وہ آویگا نہ تم ہوگے نہ ہم ہونگے

اگر برسات ہو یا ابر ہو یا مینہ برستا ہو — پہن پوشاک رنگین اور ہمارے بر میں آ بیٹھو
ادا و ناز و غمزے چوچلے کرنے ہو سو کر لو — فلک کب چین دیتا ہی مری جان پھر تو آخر کو

نہ یہ چلمن نہ یہ دھوم ہیں نہ یہ چرچے بہم ہونگے
میاں اک دن وہ آویگا نہ تم ہوگے نہ ہم ہونگے

ادھر وہاں حسن کی مستی ادھر یہاں عشق کی ری ہے — چمن ہی ابر ہی ساقی صراحی جام اور می ہے
جو کرنا ہو سو کر لو گھڑی ساعت عیش کی شی ہے — غضب ہے قہر ہے جب نکل جاویگا پھر ای نے

نہ یہ چلمن نہ یہ دھوم ہیں نہ یہ چرچے بہم ہونگے
میاں اک دن وہ آویگا نہ تم ہوگے نہ ہم ہونگے

ابہی یہان الفت سے بستین ہین اور رہون تازگی گہاتین
غنیمت ہی ملنا سبہے پیار کے اور چاہ کی لاتین
جب آنکہین مند گئین سب ہو چکین چہل اشارتین
کہان پہر دن مزے کے اور کہان یہ عیش کی راتین

نہ یہ چہلین نہ یہ دہومین نہ یہ چرچے ہم ہونگے
میان اکدن وہ آویگا نہ تم ہونگے نہ ہم ہونگے

ہمین ہے بیقراری اور تمہین ہر دم طرحداری
غنیمت ہے ہماری او تمہاری گرم بازاری
نظیر اب کیا سکھے آگے غرض آخر بلا چاری
کہان پہر ہم کہان پہر تم کہان الفت کہان یاری

نہ یہ چہلین نہ یہ دہومین نہ یہ چرچے ہم ہونگے
میان اکدن وہ آویگا نہ تم ہونگے نہ ہم ہونگے

ولہ

اک دشت مین سنا ہی کہ اک خوب تہا ہرن
بچا ہی تہا ابہی نہوا تہا بڑا ہرن
پہرتا تہا چوکڑی کا وکہاتا مزا ہرن
دیکہا جو ایک کوتے نے وہ خوشنما ہرن

دلکو نہایت اوسکے وہ اچہا لگا ہرن

دو باتین کرکے کوتے نے اوسکو لگا لیا
دم مین ہرن بہی کوتے کی الفت مین آگیا
کوتے سے ہرن مین ٹہہری جو گہری محبت آ
کوا جدہر جدہر کو خوشی ہو سکے جاتا تہا

پہرتا تہا اوسکے ساتہہ لگا جابجا ہرن

اک گیدڑ اس ہرنکے لگے سے آگے نابکار
بولا ہزار جان سے مین تم پہ ہون نثار
مجکو بہی اپنا جان غلام اور دوستدار
اور دل مین یہ کہ سے کیجے کسیطور سے شکار

اسکی دغا و مکر سے واقف نہ تہا ہرن

گیدڑ یہ کہلے مکر سے جسدم گیا اودہر
کوا ہرن سے کہنے لگا کرکے شور شر
یہ سخت مکر باز ہی کر اس سے تو حذر
اکدن دغا سے تجکو یہ پکڑا دیگا تنہا کر

سنکر یہ بات کوتے کے چپ ہو رہا ہرن

دن دو ہرن سے کٹے گیدڑ پھر آگیا
مین آج دیکھہ آیا ہون کیا کھیت اک ہرا

کوّے کے کہ سوتا دیکھہ یہ بولا وہ پر دغا
تم کہا واوسکو سے چلکے تو ہو شاد دل مرا

سنتے ہی اوسکی ساتھہ اوچھلتا چلا ہرن

جس کھیت پر لیکے گیا اوسکو بد سگال
لے پہنچا جب ہرن کے تئین کھیت پر شغال

وہان پہلے دیکھہ آیا تہا وہ اک ہر لگا جال
جاتے ہی وہان ہرن نے دیا منہ کو اوسمین ڈال

منہ ڈالتے ہی جال مین وہان پہنس گیا ہرن

وہان پھر پڑا تا آگیا کوّا بہی ناگہان
تڑپے مت اسمین ورنہ تو ہوویگا ناتوان

گیدڑ کو دیکی گالی ہرن سے کہا کہ ہان
کوّے کی بات سنتے ہی ہمت کو باندہ کون

جیسے کہ گر پڑا تہا وہین پہر اوٹہا ہرن

گیدڑ لگا جب آنے ہرن کے طرف جہپٹ
یا اک کہڑی تو ایسی لگا پاؤن کی لیٹ

کوّا پکارا مار تو سینگ اک جو جاوے پہٹ
جاوے جو اوسکے لگتے ہی گیدڑ کا پیٹ پہٹ

سنکر کہڑے ہو سینگ ہلانے لگا ہرن

گیدڑ نے خوب کوّے کو دین چلکے گالیان
اوسمین شکاری سامنے آگے ہوا دور سے عیان

صیاد وہان ہوا تہا کسی کام کو روان
کوّا پکارا لیٹ جا دم بند کرکے ہان

دم بند کرکے اپنا وہین گر پڑا ہرن

گیدڑ نے اوسکو دیکہکے اک جاکے جہاڑی
افسوس کرکے دام کی رسی وہ کہول دے

صیاد اس ہرن کو پڑا دیکہہ اوس گہڑے
کوّا پکارا بہاگ سارے وقت ہی سے یہ

سنتے ہی اوہلنے جو کری بھر اوڑان ہرن

صیاد نے جو دیکہا ہرن اوٹہہ چلا جہاک
سونٹے کو پہینک مارا جو پہرتی سے تاک

جلدی سے دوڑ اپیچھے ہرن کے وہ سینہ چاک
بہاگا ہرن لگا وہین گیدڑ کے آ کہٹاک

پہر اوسکا پہوٹا اور وہ سلامت گیا ہرن

گیدڑ نے اوس ہرن کا جو چیتا تھا وہان مزا
پائی اوسی نے اپنی بدی کی وہین سزا
تھا یہ تو نثر مین نے اسے نظم مین کہا
پہنچا نظیر جب وہ خوشی ہوکے اپنی جا

کوے کے ساتھہ پہر وہ بہت خوش ہا ہرن

ولہ

زور جب تک کہ ہماری بدن و تن مین رہا
پچگی دم مین اگر کیسی ہی اثقل تھی غذا
کہوندے گلزار و چمن گلشن و باغ و صحرا
دوڑ کے پہر سیر تماشے مین خوشی سے ہر جا

زور کی خوبیان لاکہون ہین کہون مین کیا کیا

عیش و عشرت کے مزے جتنے کہ سب زور مین ہین
خرمی خوشدلی و عیش و طرب زور مین ہین
لذتین فرحتین کیا کیسے عجب زور مین ہین
زندگانی کے مزے جتنے ہین سب زور مین ہین

سچ ہی یہ بات کہ ہی زور ہی مین زور مزا

جب سے کم زور ہوے تب سے ہوا یہ احوال
سستی و ضعف نقاہت کی چلی آئی ہی کمال
ہوگئے سب وہ اچہل کود کے نقشے پامال
اب یہ جا ہین کہ چلین پہر ہی اسی طور کی چال

قصد کرتے ہین بہت پر نہین جاتا ہی چلا

پانی پیتے ہین تو بلغم وہ ہوا جاتا ہی
اور جو ہی چکہین تو چہینکون کا سنڈا چہاتا ہی
پیوین شربت تو ہوا زور گیان وہ لاتا ہی
اور جو کم کہاوین تو پہر ضعف سی غش آتا ہی

پیٹ بہر کہاوین تو پہر چاہیے چورن کو لگا

راہ چلنے مین یہ کچہہ ضعف سی ہوتی ہی نڈہال
ہر قدم تھکتے ہین پابوس کو سو رنج و ملال
اور ٹک تند ہوا سے چلنے لگی تو فی الحال
چلنی پڑتی ہی پہر اوس وقت تو اسطور کی چال

جیسے کیفی کوئی چلتا ہی بہت پیکر نشا

اونچی نیچی جو زمین آگئی رستے مین کہین
اوسکی یہ مشکل ہی کیا کیسے نقاہت کے تئین
یک بیک دو تو نسے گذر سے تو یہ طاقت ہی نہین
اوترین نیچے کو تو گر پڑنے کے ہوتے ہین یقین

اور جو اونچے یہ کہین یانون وہ تم آتا ہی چٹ پا

آوے گر جاڑے کا موسم تو خرابی یہ ہو
تیرہنے تو سیروئی کی جو بنا کر دو تو
تو بھی ہرگز گل گرمی کی نہین آتی بو
ہو بدن سرد وخنک اسمین کہ ایسا جسکو

دیکھے گر برف کا تھیلا تو رہنے سرکو جھکا

اور عیان ہووے جو ٹک سا کے ہوا گرمی کی
اوسمین کچھہ اور ہی ہوتی ہی نقاہت سستی
موم ہوتے ہین جہان تنکو ذرا دہوپ لگی
اور سینون مین یہ صورت ہی بدنکی ہوتی

جیسے غواص سمندر مین لگاوے غوطا

ضعف کے دام مین ہین اب تو کچھہ اسطور اسیر
جسمین نہ طاقت تحریر نہ تاب تقریر
طبع افسردہ دل آزردہ بدن سخت حقیر
جو جو کم زوریان کرتی ہین وہ کیا کہی نظیر

ایسے سنے بس ہین کہ کچھہ وہم نہین بار اجاتا

ولہ

کی وصل کی دلبر نے عنایات تو پھر کیا
یا ظلم سے دی ہجر کی آفات تو پھر کیا
غصہ رہا یا پیار سے کی بات تو پھر کیا
گر عیش سے عشرت مین کٹی رات تو پھر کیا

اور غم مین بسر ہو گئی اوقات تو پھر کیا

مجنون کیطرح ہمنے اگر دلکو لگایا
بیچین کیا روح کو اور تن کو سکھایا
دلبر نے بھی لیلی کے طرح دلکو لبھایا
جب آئی اجل پھر کوئی ڈھونڈا بھی نپایا

قصون مین رہے حرف وحکایات تو پھر کیا

جس شوخ پریزاد کی آدل سے ہوئی چاہ
ہر طور سے ملے اوس سے ار عیش کی ہمراہ
ہمنا بھی ہوا باتین بھی اچھی ہوئین دلخواہ
حد بوس وکنار اور جو تھا اوسکے سوا آہ

گر وہ بھی ہئی سو امبہات تو پھر کیا

تھے وہ جو در لعل سے بہتر لب و دندان
آخر کو جو دیکھا تو ملے خاک مین یکسان

جن آنکھوں کو رلنا ہو بہلا خاک سے کے میان ۔ دو دن اگر ان آنکھوں سے دنیا مین رجان

کی ناز و ادا ؤن کی اشارات تو پہر کیا

دنیا مین اگر ہمکو ملا تخت سلیمان ۔ تابع سے ہے سب جن و پری آدم و مرغان
جب تن سے ہوا ہو گئی وہ پود سے جان ۔ پہر اڑ گئی ایک آن مین سب حشمت و سب شان

لے شرق سے تا غرب لگا بات تو پہر کیا

دولت مین اگر ہم ہوئے دارا و سکندر ۔ اور سات ولایت پہ کیا حکم سراسر
جب آئی اجل پہر نہ رہا تخت نہ افسر ۔ اسپ و شتر و فیل خر و نوبت و لشکر

گر قبر تلک سے اپنے چلا سات تو پہر کیا

کامل ہوا گر روشنی سے کے دلکی اندہیری ۔ اور پاک تصرف سے کرشمات کی پہیری
جب آئی اجل پہر نہ چلی میری نہ تیری ۔ آخر کو جو دیکہا تو ہوئی خاک کی ڈہیری

دو دن کی ہوی کشف و کرامات تو پہر کیا

طائر کیطرح سے اڑے ہم گرچہ ہوا پہ ۔ یا ارض کو طی سے کر گئے غوطہ سا لگا کر
دریا پہ چلی ایسے کہ پا بہی نہ ہوے تر ۔ جب آئی اجل آہ تو اک دم مین سے گئے مر

گر یہ بہی ہوئی ہم مین کرامات تو پہر کیا

حجرہ مین اگر بیٹہ سے کے ہم ہو گئے درویش ۔ اور چلہ کشی کر سے کے ہمیشہ سے ہے دلریش
عابد ہے ہوے زاہد ہوے مرتاض حق اندیش ۔ جب آئی اجل ایک ریاضت نہ گئی پیش

مر مر کے جو کی کوشش و طاعات تو پہر کیا

می پیکے اگر ہو گئے ہم مست خرابی ۔ ہونٹو سے نے جدا کی نہ کبہی می کی گلابی
کی لاکہہ طرح عشق کی مستی و خرابی ۔ جب آئی اجل پہر وہین اوٹہنا کی شتابی

رندو مین ہوے اہل خرابات تو پہر کیا

عامل ہوے ہم لکہہ سے کے اگر نقش ازل سے ۔ لوگون کو بچانے لگے ہم تو جن کے خلل سے

جب آئی اجل پھر نہ چلا زور اجل سے دو دن کو جو تعویذ فلیتا و عمل سے

تسخیر کیا عالم جنات تو پھر کیا

پڑھ علم ریاضی جو منجم ہوئے دھومی پیشانی مہ و زہرہ و برجیس کی چومی
آخر کو اجل سر کے اوپر آن کے گھومی اس عمر و روزہ مین اگر ہو کے نجومی

سب چھان لیے ارض و سموات تو پھر کیا

گر ہمنے اطبا ہو طبابت کی رقم سے لیے چیز اور سوا طب کے سرانجام کی کم سے لیے
جب سر کی اوپر رگ نی آ ڈال دی سے گلے اک دم مین ہوا ہو گئی سب نظری و عملے

تھی یاد جو اسباب و علامات تو پھر کیا

گر اپنا ہو منصب و جاگیر کا نقشا اور ایک کو مر مر کے ملا بھیک کا ٹکڑا
کیا فرق ہوا دونون مین جب مرنا ہی ٹھہرا اوسنے کوئی دن بیٹھ کے آرام سے کھایا

وہ مانگتا در در پھرا خیرات تو پھر کیا

دنیا مین لگا مفلس و درویش سے تا شاہ سب زر کے طلب گار ہین ملے ماہی سے تا ماہ
مرتا ہی کوئی مال پہ ڈھونڈے ہے ہی کوئی جاہ دولت ہی کا ملنا ہی بڑی چیز نظیر آہ

بالفرض ہوئی اوس سے ملاقات تو پھر کیا

ولہ

دنیا مین بادشاہی سو ہی وہ بھی آدمی اور مفلس و گدا ہی سو ہی وہ بھی آدمی
زر دار بینوا ہی سو ہے وہ بھی آدمی نعمت جو کھا رہا ہی سو ہی وہ بھی آدمی

ٹکڑے جو مانگتا ہی سو ہی وہ بھی آدمی

ابدال قطب و غوث و ولی آدمی ہوئے منکر بھی آدمی ہوئے اور کفر کے بھرے
کیا کیا کرشمے کشف و کرامات کے کیے حتی کہ اپنے زور ریاضت کے زور سے

خالق سے جا ملا ہی سو ہی وہ بھی آدمی

فرعون نے کیا تھا جو دعوی خدائی کا شداد بھی بہشت بنا کر ہوا خدا
نمرود بھی خدا ہی کہلاتا تھا پر ملا یہ بات ہی سمجھنے کی آگے کہون مین کیا

یان تک جو ہو چکا ہی سو ہی وہ بہی آدمی

یہان آدمی ہی نار ہی اور آدمی سے ہے نور / یہان آدمی ہی پاس ہی او آدمی ہی دور
کل آدمی کا حسن و قبح مین ہی یان ظہور / شیطان بہی آدمی ہی جو کرتا ہی مکر و زور

اور ہادی رہنما ہی سو ہے وہ بہی آدمی

مسجد بہی آدمی نے بنائی ہی یہان میان / بنتے ہین آدمی ہی امام اور خطبہ خوان
پڑہتے ہین آدمی ہی قران اور نماز یان / اور آدمی ہی اونکی چراتے ہین جوتیان

جو اونکو تاڑتا ہی سو ہی وہ بہی آدمی

یہان آدمی پہ جان کو وارے ہے آدمی / اور آدمی ہی تیغ سے مارے ہے آدمی
پگڑی بہی آدمی کی اتارے ہی آدمی / چلا کے آدمی کو پکارے ہے آدمی

اور سنکے دوڑتا ہی سو ہی وہ بہی آدمی

ناچے ہی آدمی ہی بجا تالیون کو مار / اور آدمی ہی ڈالے ہی اپنی ازار اوتار
ننگا کہڑا اوچہلتا ہے ہو کر ذلیل و خوار / سب آدمی ہی ہنستے ہین دیکہہ اوسکو بار بار

اور وہ جو مسخرا ہے سو ہے وہ بہی آدمی

چلتا ہی آدمی ہی مسافر ہو لیکے مال / اور آدمی ہی مارے ہی پہانسی گلے مین ڈال
یہان آدمی ہی صید ہی اور آدمی ہے جال / سچا بہی آدمی ہی نکلتا ہے میری لال

اور جہوٹہہ کا بہرا ہی سو ہی وہ بہی آدمی

یہان آدمی ہی شادی ہی اور آدمی ہے بیاہ / قاضی وکیل آدمی اور آدمی گواہ
تاشے بجاتے آدمی چلتے ہین خواہ مخواہ / دوڑے ہین آدمی ہی مشعلین جلا کے واہ

اور بیاہنے چڑہا ہی سو ہی وہ بہی آدمی

یہان آدمی نقیب ہو بولے ہے بار بار / اور آدمی ہی پیادے ہین اور آدمی سوار
حقہ صراحی جوتیان دوڑین بغل مین مار / کاندہے پہ رکہکے پالکی ہین آدمی کہار

اور اوس پہ جو چڑھا ہی سو ہی وہ بھی آدمی

بیٹھے ہین آدمی ہی دکانین لگا لگا — کہتا ہی کوئی لو کوئی کہتا ہی لا رے لا
اور آدمی ہی پھرتے ہین رکھ سر پہ خونچا — کس کس طرح سے بیچے ہین چیزین بنا بنا

اور مول لے رہا ہی سو ہی وہ بھی آدمی

یہان آدمی ہی قہر سے لڑتے ہین گھور گھور — اور آدمی ہی دیکھ انہین بھاگتے ہین دور
چاکر غلام آدمی اور آدمی مزدور — یہان تک کہ آدمی ہی اوٹھاتے ہین جا ضرور

اور جس نے وہ پھرا ہی سو ہی وہ بھی آدمی

طبلے منجیرے دائرے سارنگیان بجا — گاتے ہین آدمی ہی ہر اک طرح جا بجا
رنڈی بھی آدمی ہی بجاتے ہین گت لگا — وہ آدمی ہی ناچین ہین اور دیکھو یہہ مزا

جو ناچ دیکھتا ہی سو ہی وہ بھی آدمی

یہان آدمی ہی لعل جواہر ہے بے بہا — اور آدمی ہی خاک سے بدتر ہے ہو گیا
کالا بھی آدمی ہی کہ الٹا ہے جون توا — گورا بھی آدمی ہے کہ ٹکڑا سا چاند کا

بدشکل بدنما ہے سو ہی وہ بھی آدمی

اک آدمی ہین جنکی یہ کچھ زرق برق ہین — روپے کے جنکے پانو ہین سونے کے فرق ہین
جھمکے تمام غرب سے لے تا بشرق ہین — کمخواب تاش شال دوشالون مین غرق ہین

اور چیتھڑون لگا ہی سو ہی وہ بھی آدمی

اک ایسے ہین کہ جنکے بچھے ہین نئے پلنگ — پھولونکی سیج ان پہ جھمکتی ہین تازہ رنگ
سوتے ہین لپٹے چھاتی سے معشوق شوخ و شنگ — سو سو طرح سے عیش کے کرتے ہین رنگ ڈھنگ

اور خاک مین پڑا ہی سو ہے وہ بھی آدمی

حیران ہون یارو دیکھو تو کیا یہہ سوانگ ہی — اور آدمی ہی چور ہی اور آپہی تھانگ ہے
ہی چھینیان جھپٹی اور کہین مانگ تانگ ہے — دیکھا تو آدمی ہی یہان مثل رانگ ہے

فولاد سے گڑھا ہے سو ہے وہ بھی آدمی

مرتے ہیں آدمی ہی کفن کرتے ہیں تیار — نہلا دھلا اٹھاتے ہیں کاندھے پہ کر سوار
کلمہ بھی پڑھتے جاتے ہیں روتے ہیں زار زار — سب آدمی ہی کرتے ہیں مردے کا کاروبار

اور وہ جو مر گیا ہے سو ہے وہ بھی آدمی

اشراف اور کمینے سے لے شاہ تا وزیر — ہیں آدمی ہی صاحب عزت بھی اور حقیر
یہان آدمی مرید ہین اور آدمی ہے پیر — اچھا بھی آدمی ہی کہاتا ہے اے **نظیر**

اور سب مین جو برا ہے سو ہے وہ بھی آدمی

ولہ

دیکھہ ٹک غافل چمن کو گلفشانی پھر کہان — یہہ بہار عشق یہہ شور جوانی پھر کہان
ساقی و مطرب شراب ارغوانی پھر کہان — عیش کر خوبان مین اے دل شادمانی پھر کہان

شادمانی گر ہوئی تو زندگانی پھر کہان

یہہ جو یہان گلبدن ملتے ہین سو کہان سے — کچھہ مزے کچھہ لوٹ حظ ان گلرخون کے ذات سے
ایکدم ہر گز جدا مت ہو تو اونکے سات سے — جسقدر پینا ہو پی پانی اونکے ہات سے

آب جنت تو بہت ہوگا یہ پانی پھر کہان

یہ جو لڑکے ہوکے ہمکو اب جھڑکتے ہین یہان — اوٹھہ سکے جب تک اٹھا اے دل تو اونکے سختیان
اونکی تلخی مین ہزارون ہین بھرین شیرینیان — لذتین جنت کی ہوویگے بہت ہوسنگے وہان

پر یہ میٹھی گالیان خوبان کی کہانی پھر کہان

یہ جو پھرتی ہین سنہری سبز پوشاکین کسے — خاک ہو تو بھی لگا رہ اونکے تو دامان سے
اونکی پوشاکون کی رنگون کو غنیمت جانئے — وہان تو حلے ہین ولے یہ جوڑے رنگارنگ کے

سوسنی سوہی گلابی زعفرانی پھر کہان

رہ وہین اے دل سدا محبوب رہتے ہین جہان — کر لے اونکی خدمتین ہر دم دل و جانسے میان

جو تجھے دیوین سو سے لے اور غنیمت اسکو جان ۔ وہان تو ہان حوروں کے گننے سے بہت نکلے ہیں نشان

ان پری زادوں کی چہلوں کی نشانی پھر کہان

مونہہ جو دکھلاتے ہین خوبان دمبدم اب لوٹ جوڑ ۔ دیکھہ غافل انکے تو جور و جفا سے منہ نہ موڑ
جسگھڑی آکر فنا اپنی دکھاویگی مروڑ ۔ پھر تو ایکدم مین چلا جاویگا تو ان سبکو چھوڑ

یہ ہٹیلے دلربا محبوب جانی پھر کہان

حسن خوبان کی جہان کچھہ ہو رہی ہو داستان ۔ کان رکھکر سن اسے او یاد رکھہ ہر دم میان
انکی اک اک بات کا سننا تجھے لازم ہی جان ۔ وہان تو قصے حور و غلمان کی بہت ہونگے بیان

انکی یہ زلف و کمر کی یہ کہانی پھر کہان

ہو سکے جسطور سن لے دوستونکی واردات ۔ اور بیان کرکے آگے اونکے یہ جو تجھہ پر مشکلات
جسگھڑی آئی فنا کوئی نہ پھر پوچھیگا بات ۔ الفت و مہر و محبت سب ہے جبتک جیتے ساتھ

مہربان ہی اللہ سے گئے پھر مہربانی پھر کہان

اب جو آغاز جوانی کی بہارین ہین میان ۔ عیش و عشرت مین اڑا لے زندگی کی خوبیان
پی کے نشے دہوم مین مچا کر سیر باغ و بوستان ۔ واعظ و ناصح کہین تو اونکے کہنے کو نہ مان

دم غنیمت ہی میان یہ نوجوانی پھر کہان

ہو کے ہر دم خوبرویون کی محبت مین اسیر ۔ کہا نگاہ سے یہ ساکی نازکون کی دل مین تیر
وصف اب انکا جو کرنا ہی سو کر لے دلپذیر ۔ جا پڑے چپ ہو کے جب شہر خموشان مین نظیر

یہ غزل یہ ریختہ یہ شعر خوانی پھر کہان

ولہ

جب آدمی کے پیٹ مین آتی ہین روٹیان ۔ پھولے نہین بدن مین سماتی ہین روٹیان
آنکھین پری رخون سے لڑاتی ہین روٹیان ۔ سینہ اوپر بھی ہاتھ چلاتی ہین روٹیان

جتنے مزے ہین سب یہ کہاتی ہین روٹیان

روٹی سے جسکا ناک تلک پیٹ ہی بھرا
کرتا پھرے ہی کیا وہ اچھل کود جا بجا
دیوار پھاند کر کوئی کوٹھا اچھل گیا
ٹھٹھا ہنسی شراب صنم ساقی اس سوا
سو سو طرح کی دھوم مچاتی ہین روٹیان

جس جا پہ ہانڈی چولہا توا اور تنور ہے
خالق کی قدرتونکا اوسیجا ظہور ہے
چولہے کے آگے آنچ جو جلتی حضور ہے
جتنے ہین نور سب مین یہی خاص نور ہے
اوس نور کے سبب نظر آتی ہین روٹیان

آوے توے تنور کا جس جا زبان پہ نام
یا چکی چولہے کا جہان گلزار ہو تمام
یہان سر جہکا کے کیجیے ڈنڈوت اور سلام
اسواسطے کہ خاص یہ روٹیکے ہین مقام
پہلے انہین مکانون مین آتی ہین روٹیان

ان روٹیونکے نور سے سب دل ہے پور پور
آٹا نہین ہے چہلنی سے چہن چہن گرے ہی نور
پیڑا ہر ایک اسکا ہی برفی و موتی چور
ہرگز کسی طرح نہ بجھے پیٹ کا تنور
اس آگ کو مگر یہ بجھاتی ہین روٹیان

پوچھا کسی نے یہ کسی کامل فقیر سے
یہ مہر و ماہ حق نے بنائے ہین کاہے کے
وہ سنکے بولا بابا خدا تجکو خیر دے
ہم تو نہ چاند سمجھین نہ سورج ہین جانتے
بابا ہمین تو یہ نظر آتے ہین روٹیان

پھر پوچھا اوسنے کہیے یہ ہی دل کا نور کیا
اوسکے مشاہدے مین ہی کہلتا ظہور کیا
وہ بولا سنکے تیرا گیا ہے شعور کیا
کشف القلوب اور یہ کشف القبور کیا
جتنے ہین کشف سب یہ دکھاتی ہین روٹیان

روٹی جب آئی پیٹ مین سو قند گھل گئے
گلزار پہولے آنکھونمین اور عیش تل گئے
دو تر نوالے پیٹ مین جب آکے ڈہل گئے
چودہ طبق کے جتنے تہے سب بھید کہل گئے
یہ کشف یہ کمال دکھاتی ہین روٹیان

روٹی نہ پیٹ میں ہو تو پھر کچھ جتن نہو
میلے کی سیر خواہش باغ و چمن نہو
بھوکے غریب دلکی خدا سے لگن نہو
سچ ہی کہا کسی نے کہ بھوکے بھجن نہو
اللہ کی بھی یاد دلاتی ہیں روٹیان

اب جسکے آگے مال پوے بھر کے تھال ہین
پورے بھگت انہین کہو صاحب کے لال ہین
اور جنکے آگے روغنی اور شیرمال ہین
عارف وہی ہین اور وہی صاحب کمال ہین
پکی پکائی اب جنہین آتی ہین روٹیان

کپڑے کسی کے لال ہین روٹی کی واسطے
لمبے کسی کے بال ہین روٹی کیواسطے
باندھے کوئی رومال ہین روٹی کی واسطے
سب کشف اور کمال ہین روٹی کیواسطے
جتنے ہین روپ سب یہ دکھاتی ہین روٹیان

روٹی سے ناچے پیادہ قواعد دکھا دکھا
اسوار ناچے گھوڑے کو کاوا لگا لگا
گھنگرو کو باندھے پیک بھی پھرتا ہے ناچتا
اور اس سوا جو غور سے دیکھا تو جا بجا
سو سو طرح کے ناچ دکھاتی ہین روٹیان

روٹی کے ناچ تو ہین سبھی خلق مین پڑے
کچھ بھانڈ بھگتیے یہ نہین پھرتے ناچتے
یہ رنڈیان جو ناچتی ہین گھونگھٹ کو منہ پہ لے
گھونگھٹ نجانو دوستو تم زینہار اسے
اس پردے مین یہ اپنی کماتی ہین روٹیان

اور وہ جو ناچتے [illegible] ہین بھاو تاو
روٹی کے سب سنگار ہین روٹی کے راؤ چاؤ
چتون اشارتون سے کہین ہین کہ روٹی لاؤ
رنڈی کی تاب کیا جو کرے اسقدر بناؤ
یہ آن بان جھمک تو دکھاتی ہین روٹیان

اشراف نے جو اپنی یہ ذاتین چھپائی ہین
سچ پوچھیے تو اپنی یہ شانین بڑھائی ہین
کہیے انہون کی روٹیان کس کس نے کھائی ہین
اشراف سب مین کہیے تو اب نان بائی ہین
جنکی دوکان سے ہر کہین جاتی ہین روٹیان

بھٹیاریان کو یان وہ ہین ناب کیونکہ رانیان
بہتر خصم ہین اونکے وہ ہین مہترانیان
ذاتون مین جتنے اور ہین قصہ کہانیان
سب ہین انہین کی ذات کی اونچی ہی بانیان
کس واسطے کہ سب یہ پکاتی ہین روٹیان

روٹی کے اب اُل سے ہوا تو ہی خمیر
روکھی بھی روٹی حق مین ہمارے ہے شہد و شیر
یا پتلی ہووے موٹی خمیرے ہو یا فطیر
گیہون کی جوار باجرے کی جیسی ہو نظیر
ہمکو تو سب طرح کی خوش آتی ہین روٹیان

ولہ

کرتا ہی کوئی جورو بچا پیٹ کے لیے
سہتا ہی کوئی رنج و بلا پیٹ کے لیے
سیکھا ہی کوئی مکر و دغا پیٹ کے لیے
پھرتا ہی کوئی نیزے سر و پا پیٹ کے لیے
جو ہی سو ہو رہا ہی فدا پیٹ کے لیے

عاجز ہین اوسکے واسطے کیا شاہ کیا وزیر
محتاج ہین اسی کے لیے بخشی و امیر
منشی وکیل ایلچی متصدی و مشیر
چاکر نفر غلام تونگر غنی فقیر
سب کر رہے ہین فکر سدا پیٹ کے لیے

صراف جوہری سے لگا سیٹھ ساہوکار
دلال جوہری اور کناری کے پیشہ وار
پنساری و بزار اناجون کے کاروبار
بیوپار لین دین بنج قرض اور اودھار
ہی سب نے ٹھکٹھکا یہ کیا پیٹ کے لیے

اب خلق مین ہین چھوٹے بڑے جتنے پیشہ ور
سیکھے اُسے کیواسطے کسب اور ہنر
صحاف جلد ساز ملمچی کمان گر
زین دوز گل فروش بساطے سفال گر
بیٹھے ہین سب دکان لگا پیٹ کے لیے

بیٹھے ہین مسجدون مین مصلے بچھا بچھا
سب جتنے ہین کے ہاتھ مین تسبیح کو پھرا
واعظ کے سخن مین ہی کہلانے کا مدعا
عابد بھی دعوتون کی عبادت ہی کر رہا

زاہد بھی مانگتا ہی دعا پیٹ کے لیے

کیا معنی ساز کام سے کے اور کیا مرصع کار | حکاک کیا مصور و نقاش زرنگار
دیکھا تو نہ سنار کوئی اور نہ اب لوہار | سب نے اپنے پیٹ کے کرتے ہین کاروبار

پیشہ ہر اک نے سیکھ لیا پیٹ کے لیے

گندھی کے مغز مین بھی بس رہی ہے بو | کھینچے ہی جب گلاب نکالا ہی عطر وو
شیشی کسیکو سینک کی بھوے کسیکو وو | ہر دم چھڑک گلاب لگا تن سے عطر کو

لپٹین ہر ایک ہی کو سنگھا پیٹ کے لیے

رنگریز بیٹھے رنگتے ہین رنگت ہزار با | سرخ و گلاب زرد سبہ سبز دھاریا
مخمل بھی کوئی کوئی ہی شروع کٹاریا | جنگل مین جاکے دیکھا تو اسجا بھی نیاریا

نت خاک چھانتا ہی پڑا پیٹ کے لیے

بدنام ہی اسکے لیے خلق مین کلال | ذباح بھی کرے ہی اسی کے لیے حلال
صیاد بھی اسی کے لیے لیچلا ہی جال | ٹھگ بھی اسکے واسطے پھانسی گلے مین ڈال

ہر وقت گھونٹتا ہی گلا پیٹ کے لیے

نت ٹھگ کھٹ اچکے چور دغا باز راہ مار | عیار جیب کترے نظرباز ہوشیار
سب نے اپنے پیٹ کے کرتے مین کاربار | کوئی خدا کے واسطے کرتا نہین شکار

بلی بھی مارتی ہی چوہا پیٹ کے لیے

بانکا سپاہی خوب شجاعت مین نے لے جگر | وہ بھی اسیکے واسطے لے تیغ اور تبر
لڑتا ہی توپ تیر و تفنگون مین آن کر | کھاتا ہی زخم خون مین ہوتا ہی تر بہ تر

آخر کو سر بھی دے ہے کٹا پیٹ کے لیے

فاضل کے فضل مین بھی اسے کے ہی التجا | عابد نجومی کا بھی اسی پر سبب ہے مدعا
ملان بھی دن گذارے ہے لڑکے پڑھا پڑھا | شاعر بھی دیکھیے تو قصیدے سے بنا بنا

کیا کیا کرے ہی وصف و ثنا پیٹ کے لیے

قاضی کے حال کی بھی یہی بات ہی گواہ
مفتی کے قصد کی بھی یہ شاہد ہی خواہ مخواہ
بیدادر حکیم کی بھی اسی پر ہی اب نگاہ
عطار کے بھی رو کو دیکھا تو وہ سنے ہے آہ

وزرات کو ٹتا ہی دوا پیٹ کے لیے

پڑھتے ہین اب قرآن جو مردونکا لیکے نام
پھولون مین بیٹھہ کرتے ہین ہو پنج تئین تمام
دوزخ مین یا بہشت مین مردیکا ہو مقام
کچھہ ہو پر انکو حلوے و ماندے سے اپنے کام

خوش ہوگئے جب انکو ملا پیٹ کی لیے

الفت کسی کے دلمین کسی مین پڑا ہی بیر
ماسے کوئی حرم کو کوئی پوجتا ہے دیر
کھانے کی ساری دوستی کھا بیٹھکے سارسیر
کہتا ہی اب فقیر بھی دیکر دعاے خیر

بابا کچھہ آج مجکو دلا پیٹ کے لیے

عاشق کے تئین جو دیکھین ہین ہو نعمتو نکی چیٹ
لڑکے بھی اپنی کھول کے چھاتی دکھا کی پیٹ
گو دیمین بیٹھہ جاتے ہین ہردم بغلمین لیٹ
کھانے کی دیکھہ چاٹ لگاوٹ کی کر لپیٹ

کیا کیا کرین ہین ناز و ادا پیٹ کے لیے

ہین جنکے پاس منصب و جاگیر و مال و جاہ
خوبان بھی اونکے ساتھہ کرین ہین سدا نباہ
کھانیکی ساری دوستی کھانیکی ساری چاہ
دیکھا جو خوب غور سے ہمنے تو واہ واہ

معشوق بھی کرین ہین وفا پیٹ کے لیے

رنڈی ہو جتنے ہی پریزاد پھلجھڑی
سر پانون سے تمام جواہر مین ہی جڑے
چتون لگاوٹون کی جتاکر گھڑی گھڑی
لے شام سے سحر تلک تئین ہی ناچتی کھڑے

سو سو طرح کی بھاؤ بتا پیٹ کے لیے

کسبی کے گھر مین دیکھا تو وہان بھی یہی پکار
رنڈی کے دو ٹہوتی ہے ہر دم گلیکا ہار
کرتی کبھی دکھا کبھی انگیا ترسا قے دار
جاتی ہی جھٹ پلنگ او پر لیٹ ایکبار

سب کھو کے اپنی شرم و حیا پیٹ کے لیے

لاکھوں میں کوئی ہی ایسی محبت سے حق کا نام
ورنہ سب اپنے پیٹ کے ہیں کلمہ اور کلام
نہ عاقبت سے فکر نہ راہ خدا سے کام
سمجھے نہ کچھ حلال نہ جانا کہ کچھ حرام
جو جس سے ہو سکا سو کیا پیٹ کے لیے

جتنے ہیں اب جہان میں کم ذات یا اصیل
سب اپنے اپنے پیٹ کے کرتے ہیں قال و قیل
شیر و پلنگ گرگ و ہرن چیونٹی او فیل
کوا بٹیر ہنس لکھڑ باز کرگدہ و چیل
سب ڈھونڈتے پھریں ہیں غذا پیٹ کے لیے

جسکا شکم بھرا ہی وہ ہنستا ہی مثل پھول
خالی ہی جسکا پیٹ وہ روتا ہے ہو ملول
جبتک نہ اس گڑھے میں پڑے کچھ خاک و دھول
سوجھے نہ دین دھرم نہ اللہ نہ رسول
جو جو کوئی کرے سو بجا پیٹ کے لیے

زردار مالدار گدا شاہ کیا وزیر
سردار کیا غریب تونگر ہو یا فقیر
ہر دم سب ہوں کو دیکھ اسی حال میں اسیر
اپنی ہی دعا ہی شب و روز اے نظیر
دے شرم و آبرو سے غذا پیٹ کے لیے

ولہ

کیا کیا جہان میں اب ہیں ہماری سواریاں
دلچسپ دلفریب پیاری سواریاں
کس کس طرح کی ہمنے سنواری سواریاں
پر ہمسے کچھ نہ کر گئیں یاری سواریاں
جب چار کاندھے پر ہو ئیں ہمارا سواریاں
جھک مارتی یہ رہ گئیں ساری سواریاں

وہ تخت جس پہ کل تھا جواہر جڑا ہوا
کس عیش سے چڑھے تھے پھرتے تھے جا بجا
جسدم اجل نے تختے کے اوپر دیا سلا
اس تخت کی بھی ہٹ گئے تختے جدا جدا
جب چار کاندھے پر ہوئیں ہماری سواریاں

جھمک مارتی یہ رہ گئیں ساری سواریاں

ہاتھی جو تھے پہاڑ کی مانند تن سیاہ
جن پر کسی عماریاں رخشندہ رشک ماہ
ہودونکی بھی جھمک پہ ٹھہرتی نہ تھی نگاہ
کس عیش سے چڑھے ہوے پھرتے تھے واہ واہ

جب چار کاندھے پر ہوئیں بہاری سواریاں
جھمک مارتی یہ رہ گئیں ساری سواریاں

خاصے وہ گھوڑے ترکی و تازی جو تھے بڑے
جن پر سنہری زین جواہر کے تھے پڑے
تانگن بھی ہن ہنا تے رہے چھوٹے اور بڑے
مالک چلا تو سب وہیں رہ گئے کھڑے

جب چار کاندھے پر ہوئیں بہاری سواریاں
جھمک مارتی یہ رہ گئیں ساری سواریاں

وہ پالکی بھی تھی سنہری جو زر نگار
جھالر پہ جسکے موتی تھے موتی پڑے نثار
لانا لکی پہ موت نے جب کے لیا سوار
پھر وہ نہ پالکی نہ وہ جھالر نہ وہ کہار

جب چار کاندھے پر ہوئیں بہاری سواریاں
جھمک مارتی یہ رہ گئیں ساری سواریاں

تھیں وہ تھیں کہ بیٹھتے تھے جن میں پہل پہیل
سجتے تھے رنگ اور تھے کلس انکے جوں سہیل
رتھ بان نے اجل کے جو ہیں کر لیا دبیل
پھر کسکی چھتری تھی کہاں اور کہاں کے بیل

جب چار کاندھے پر ہوئیں بہاری سواریاں
جھمک مارتی یہ رہ گئیں ساری سواریاں

وہ گاڑیاں جو دوڑتیں گھوڑوں سے پیشتر
ناگوری انکے ہاتھی سے کے پاٹھے سی خوبتر
پہنچا قضا کے ہاتھ سے جب الٹا آن کر
گاڑی ادھر الٹ گئی مالک گرا ادھر

جب چار کاندھے پر ہوئیں بہاری سواریاں
جھمک مارتی یہ رہ گئیں ساری سواریاں

گھر بہل فیل بہل شتر بہل رہوار
مالک چڑھا جو موت کی ڈولی پہ ایکبار
ہر نونگی بہل بکری بہل گھنٹے گھنگرو وار
پھر بہلیاں نہ بہل نہ جھنکار نہ پکار

جب چار کاندھے پر ہوئیں بھاری سواریاں
جھک مارتی یہ رہ گئیں ساری سواریاں

میانہ محافہ اور وہ چنڈول پگھیاں
مالک ہوا اجل کے جو گھر کا یہ پروان
وہ پینسیں وہ نالکی وہ جھالی خوش نشان
ہو جا گیا نہ ساتھ میانہ گیا میان

جب چار کاندھے پر ہوئیں بھاری سواریاں
جھک مارتی یہ رہ گئیں ساری سواریاں

پھکڑ سے لڑے رہے ہکلے شتر بہل اور خچر
مالک چلا جو موت کے تانگے کو چھوڑ کر
ٹٹو حمار بھینسے وہ لدنے کے گو خر
بھینسا گیا نہ ساتھ نہ ٹٹو نہ گاو خر

جب چار کاندھے پر ہوئیں بھاری سواریاں
جھک مارتی یہ رہ گئیں ساری سواریاں

اسوار جب اجل کا ہوا آن کر اسیر
ہاتھی بھی خاک ڈالتے سر پر رہے حقیر
گھوڑے بھی ہنہناتے رہے سب جوان و پیر
یہ بات تو عیاں ہے کہوں کیا میاں نظیر

جب چار کاندھے پر ہوئیں بھاری سواریاں
جھک مارتی یہ رہ گئیں ساری سواریاں

ولہ

جہاں میں جب تلک یارو ہمارے جسم میں دم ہے
کہیں کس کس سے کیا کیا ایک دم کے ساتھ عالم ہے
کبھی ہنسنا کبھی رونا کبھی شادی کبھی غم ہے
اگرچہ صاحب دم ہی وہ اس نکتے سے محرم ہے

جو آیا دم تو آدم ہی اسی آدم کا آدم ہے
نہ آیا دم تو پھر دم میں نہ آدم ہے نہ جا دم ہے

مشقت محنتون سے جمع کرنا وام و درہم کا
کبھی سامان عشرت کا کبھی اسباب ماتم کا
تعلق رنج راحت کا تفکر بیش اور کم کا
کھون کیا کیا غرض یارو یہ جھگڑا ہی سب اسدم کا

جو آیا دم تو آدم ہی اسی آدم کا آدم ہی
نہ آیا دم تو پھر دم مین نہ آدم ہی نہ جا دم ہی

اسیدم کی کھون مین سیم اور زر مین پھیری ہین
جلیبی امرتی برفی گلابی لڈو پیڑے ہین
اسیکے واسطے عطر اور گلابون کے ترا برسے ہین
غرض مین کیا کھون یارو یہ سب دم کے بکھیڑے ہین

جو آیا دم تو آدم ہی اسی آدم کا آدم ہے
نہ آیا دم تو پھر دم مین نہ آدم ہے نہ جا دم ہی

اسیدم کے لیے کیا محل یہ سنگین تراشے ہین
بہار و باغ و صحرا صید اور شکر سے وبا شے ہین
اسیکے واسطے زر سیم کے تولے و ماشے ہین
فقط دم کے ہی آنے کے یہ سب یارو تماشے ہین

جو آیا دم تو آدم ہی اسی آدم کا آدم ہے
نہ آیا دم تو پھر دم مین نہ آدم ہی نہ جا دم ہے

اسیدم کے ہین یہ شیشہ رنگین رنگین عطر مین ڈوبی
گدائی بادشاہی عاشقی رندی و محبوبی
اسیکے واسطے ہی طلب ہے صدا رو مرغوبی
اسیدم کی ہی آنے کی ہی ای یارو یہ سب خوبی

جو آیا دم تو آدم ہی اسی آدم کا آدم ہے
نہ آیا دم تو پھر دم مین نہ آدم ہی نہ جا دم ہی

اسیدم کے لیے افیون شراب و پوست بنگین ہین
محبت دوستی اخلاص الفت صلح جنگین ہین
نشی مستی ترا ئی عیش عشرت کی ترنگین ہین
اسیدم کی ہی آنے کی یہ سب یارو امنگین ہین

جو آیا دم تو آدم ہی اسی آدم کا آدم ہے
نہ آیا دم تو پھر دم مین نہ آدم ہی نہ جا دم ہی

یہی دم ہاتھی گھوڑے پالکی ہودج پہ چڑھتا ہے
یہی دم بیکسی مین ننگے پاؤن سے کھڑتا ہے

کوئی مفلس ہو گھٹتا ہی کوئی عمدہ جو بنتا ہی
جو کچھ ہی اونچ نیچ ای یارو سب دم ہی کا ہتھ گڑ ہی

جو آیا دم تو آدم ہی اسی آدم کا آدم ہی
نہ آیا دم تو پھر دم مین نہ آدم ہی نہ جادم ہی

اسی دم کے لیے یہ سب بنے ہین سکھ زمانے کے
جہان تک شادی و غم ہین جہان کے کارخانے کے
مزے عیش و طرب کے اور تجمل کھو او ٹھانے کے
یہ سب کچھ سکھ ہین اے یارو اسی کے دم کے آنیکے

جو آیا دم تو آدم ہی اسی آدم کا آدم ہی
نہ آیا دم تو پھر دم مین نہ آدم ہی نہ جادم ہی

اسی دم کے لیے یہ مین نگینوں کی قطارین ہین
چمن گلزار بوٹا پھول پھل اور آبشارین ہین
اسی کے واسطے ابر و ہوا اور مینہ کی دھارین ہین
نظیر اب کیا کہے یارو یہ سب دم کی بہارین ہین

جو آیا دم تو آدم ہی اسی دم کا آدم ہی
نہ آیا دم تو پھر دم مین نہ آدم ہی نہ جادم ہی

ولہ

یارو ذرا سنو یہ عجب سیر ہے بڑی
پی کر شراب عیش کی ہر دم کڑی کڑے
صحن چمن مین ابر کے آ کر لگی جھڑی
کل بیخبر ہو رات کو سویا مین جس گھڑی
اس خواب مین مجھے اک عمارت نظر پڑی

آئی نظر جو مجھکو وہ نادر محل سرا
جب اس مکان کے پاس مین ڈرتا ہوا گیا
دل مین پری کے باغ کا مجھکو یقین ہوا
دیکھون تو اس کا ہی در دولت سرا کھلا
آیا یہ دل مین دیکھیے چل کر کوئی گھڑی

پہونچا جو مین اس چمن زرفشان مین
عالم سنہری پردونین اور سائبان مین
جھمکی مکان جو اسکے جڑے آن بان مین
کیا دیکھتا ہون جا کے مین ہر ایک مکان مین
سونے کی کھان ہی کہ بہی پھرتی ہی پڑی

گلشن کہین چمن کہین شیشہ صراحی جام — فرش طلا بچھا کہین یکسر جڑت کا کام
تہی نقرئی زمین تو سنہری تمام بام — طاق و درواق اُسکے جھلکتے تہے یون مدام
گویا کہ اینٹ اینٹ جواہر کی ہی جڑے

دیکھی جو مینے ای یہ کافر سے مہ لقا — اوپر نظر گئی جو مری سر سے تا بہ پا
صورت وہ تہی چاند کا ٹکڑا سا نہ بے بہا — اور حسن کا بیان تو جاتا نہین کہا
نقشہ وہ جس کے پانو پہ سو لوٹے پری پڑے

خونریز ابرو جانکی قاتل ہر اک نگاہ — مژگان وہ برچھیون کو لیے تل رہے سیاہ
مہندی لیے سے انگلیون نے لیے خون بیگناہ — آنکھون مین کہچ رہا تہا وہ کاجل غضب سیاہ
پڑ جائے جس سے دل مین فرشتونکی ہڑبڑی

زلفین وہ مشکناب سے چہرہ وہ چاند سا — جگنون رہا گلی مین ستارا سا جگمگا
گہنیکا وصف یا کہ بدن کی کہون صفا — جاتا تہا سرخ جوڑے مین تن مین جھلک دکہا
گویا شفق مین آکے بجلی چمک پڑے

رکہی تہی انگوٹہی تو یہ عالم وہ مہ جبین — شاید کہ اسطرحکی نہو گی پری کہین
حسرت سے آنکہ مری آنکہون نے وہان جو ہین — دیکہی جو اس بہار کی کافر وہ ناز نین
دل لوٹ پوٹ ہوگیا جان عشق مین جا پڑے

کیا کیا کہون مین شوخ کی عالم بنا کو کا — تصویر بن رہی تہی لگا سر سے تا بپا
اُسدم ہند ہی تہی اوسکی غضب آنکر ہوا — کافر کہڑی ہوی تہی عجب ڈہب سے بن بنا
اک ہاتہ مین لیے آئینہ اک ہاتہ مین چہڑی

دیکھی جو مینے وہان یہ طلسمات کی ہوا — عالم جواہرات کا ہر جا جھمک رہا
اُسکی چپک چمک کی بہارین کہون مین کہا — چمکا جو وہ مکان مرے آنکہون مین نور سا
حیرت سے عقل آن کے چکر مین جا پڑی

ایسا کبھی تو میننے دیکھا تھا نا سنا — دیوانہ ہو مین چارون طرف تکنے لگا
چاہا کہ دیکھون کوٹھے کے اوپر نظر اوٹھا — اتنے مین اکطرف سے جو پردہ سا اوٹھ گیا
بجلی سی ایک کچھ چمک گئی آنکھون مین اوس گھڑی

اک کھڑکی ہوی تھی جو وہان ناگہان وہ شوخ — لیتی تھی ہر نگاہ مین عاشق کی جان وہ شوخ
کچھ چلبلی نگاہ تھی کچھ انکھڑیان وہ شوخ — کرتی تھی سیر چارون طرف کی جو وان وہ شوخ
اتنے مین پھرتی اوسکی نظر مجھ پہ آپڑی

اوسکی نگہ کے انکا مین کیا کرون بیان — بجلی تھی یا کہ تیر تھی گولی تھی یا سنان
میری طرف کو دوڑکے آتی تھی ناگہان — میری نظر بھی دوڑکے اوسکی نظر سے وہان
ایسی لڑی کہ خوب سے آکر خوب ہی لڑی

مارے نظر کے لڑتے ہی کچھ کم ہوا حجاب — الفت کی سے آکے دونو طرف سے کبھی طناب
اتنے مین دیکھ دیکھ کے وہ رشک ماہتاب — اکبار کھلکھلا کے ہنسے اور راو تر شتاب
کافر وہ میرے پاس ہی آکر ہوی کھڑے

کہنے لگی کہ تونے بلایا ہی کیون مجھے — دی خواب کو دعا کہ سپنا تا تو دون سنے مجھے
چاہت مین سے اپنے ڈوبا ہوا دیکھا جو ان مجھے — ہنسکر لپیٹ گلے سے لگی کہنے یون مجھے
آ اس محل مین چل کے کرین عیش دو گھڑی

اوس گلبدن سے جبکہ ملے مجکو آکے داد — مارے خوشی کے کچھ نہ رہی تن بدن کی یاد
کیونکر بھلا نہ عیش و طرب دلکو ہو زیاد — میری تو اوس گھڑی سے یہی عین تھی مراد
سنتے ہی دل کی کھلگئی ہر ایک پھلجھڑی

پالا پڑا جو مجکو اوس آب حیات سے — جان آگئی بدن مین مرے اوسکے بات سے
آخر کو لے چلی سے مجھے کوٹھے پہ گھات سے — دو چار جام مجکو پلا اپنے ہات سے
سونا تھے سے پلنگ پہ مرے پاس آپڑی

آنے سے اوسکے دل کا مرے کھل گیا چمن — عیش و طرب کی ابر کی پڑنی لگی پھبن
نازک کمر وہ صاف شکم اور وہ نرم تن — انگیا مسالا جو مجھکو ملا گدگدا بدن
رگ رگ مین میری چھٹ گئی عشق کی پھلجہڑی

لیکر بغل مین اوسکو لگایا جو مین گلے — سو عشرتون کے دلپہ مرے کھل گئے درے
حاضر ہوے جب آن کی سب عیش اور مزے — سینے سے سینہ مل گیا اور لب سے لب ملے
اوٹھنے لگے بازندگی وہ ٹری ڈہری

ادہر تو جوش عشق اودہر حسن اور جنون — ناز و ادا کی آگے لگی ہونے دہپ دہون
ان عشرتون مین آہ نصیبون کو کیا کہون — چاہا مین اس پر ایسے جو کچھ اور کچھ کہون
اتنے مین ہائے یار مری آنکھ کھل پڑی

یہ حادثہ جو مجھپہ پڑا آگے یک بیک — آنکھو سے میرے اوسگھڑی آنسو پڑے ٹپک
نیند اوڑ گئی قرار گیا جل گئی پلک — جاگا کیا نظیر مین پھر آہ صبح تک
مل مل کے ہاتھ رات کی کاٹی گھڑی گھڑی

ولہ

ای دل کہین تو جاسکے نہ اپنی زبان ہلاسے — اور درد اپنے دل کا کسیکو تو مت سنائے
مانگ اوس سے جسکے ہاتھ سے تو پیٹ بھرکے کھائے — مشہور یہ مثل ہے کہون کیا مین تجھسے ہائے
غیر از خدا کے کس مین ہے قدرت جو ہاتھ اوٹھائے
مقدور کیا کسی کا وہی دے وہی دلائے

قادر قدیر خالق و حاکم حکیم ہے — مالک ملیک حی توانا قدیم ہے
دونو جہان مین ذات اوسکی کریم ہے — یعنی اوسکا نام غفور و رحیم ہے
غیر از خدا کے کس مین ہے قدرت جو ہاتھ اوٹھا
مقدور کیا کسیکا وہی دے وہی دلائے

ستار ذوالجلال خداوند کردگار
رزاق کارساز مددگار دوستدار
انسان و دیو جن و پری فیل و مور و مار
جاری اوسی کے ہاتہہ سے ہین سبکے کاروبار

غیر از خدا کے کس مین ہی قدرت جو ہاتہہ اوٹہائے
مقدور کیا کسی کا وہی دی وہی دلائے

کہنے کے تئین اگرچہ وہ اب بی نیاز ہے
پر سب نیازمند ونکا اوسپر ہی ناز ہے
جتنے ہین بندے سب کا وہ بندہ نواز ہے
جتنی ہی خلق سب کا وہی کارساز ہی

غیر از خدا کے کس مین ہے قدرت جو ہاتہہ اوٹہائے
مقدور کیا کسیکا وہی دے وہی دلائے

اہل جہان ہین سب جتنے تو ان سبکا چہوڑ ہاتہہ
نہ پاؤن پڑ کسی کے تو اے دل نہ جوڑ ہاتہہ
وہ ہاتہہ والے جتنے ہین ان سب سے موڑ ہاتہہ
اوس سے ہی مانگ جسکے ہین اب سب کرور ہاتہہ

غیر از خدا کے کس مین ہے قدرت جو ہاتہہ اوٹہائے
مقدور کیا کسیکا وہی دے وہی دلائے

اوسکے سوا کسی کے گر تو جائے گا
اس آبرو کو اپنے تو ناحق گنوائے گا
شرمندہ ہو کے یون ہی تو خالی پہر آئے گا
بن حکم اوسکے یار تو اک جو نپائے گا

غیر از خدا کے کس مین ہے قدرت جو ہاتہہ اوٹہائے
مقدور کیا کسیکا وہی دے وہی دلائے

زر سیم لعل و رکو تو بارے اوسی سے مانگ
صندوق مال و بن کے پٹارے اوسی سے مانگ
پیسا بہی مانگتا ہی تو جارے اوسی سے مانگ
کوڑی بہی مانگتی ہی تو پیارے اوسی سے مانگ

غیر از خدا کی کس مین ہے قدرت جو ہاتہہ اوٹہائے
مقدور کیا کسیکا وہی دے وہی دلائے

نعمت مٹہائی شیر شکر نان اوسی سی مانگ
کوڑی کی ہلدی مرچ بہی ہارن اوسی سے مانگ

کمخاب تاش گاڑہا گزہی ان اوسی سے مانگ
جو تجکو چاہیے سو یجان اوسی سے مانگ

غیر از خدا کے کس مین ہے قدرت جو ہاتھ اوٹھاے
مقدور کیا کسی کا وہی دے وہی دلاے

گر وہ دلایا چاہے تو دشمن سے لا دلاے
بن حکم اوسکے روٹی کا ٹکرا نہ ہاتھ آے
اور جو نہ دے تو دوست بھی پھر اپنا منہ چھپاے
گر چلّو پانی مانگو تو ہرگز نہ کوئی پلاے

غیر از خدا کی کس مین ہے قدرت جو ہاتھ اوٹھاے
مقدور کیا کسیکا وہی دے وہی دلاے

زردار جسکو سمجھا ہی تو سیٹھ ساہو کار
ہرگز کسی کے سامنے مت ہاتھ کو پسار
یہ سب اوسی سے مانگین ہین نت باربار
پوری تری اوسیکے دل سے پڑیگی یار

غیر از خدا کی کس مین ہے قدرت جو ہاتھ اوٹھاے
مقدور کیا کسیکا وہی دے وہی دلاے

زردار مالدار کے مت پھر تو آس پاس
مان باپ یار دوست جگر سب ہین نراس
محتاجگی سے آپ وہ بیٹھا ہی جی اوداس
ہر دم اوسی کریم کی رکھ دل مین اپنے آس

غیر از خدا کی کس مین ہی قدرت جو ہاتھ اوٹھاے
مقدور کیا کسیکا وہی دے وہی دلاے

عمدہ ہین جتنے خلق مین کیا شاہ کیا وزیر
کیا گنج ملک و مال و مکان تاج کیا سریر
اللہ ہے غنی میان اور ہین یہ سب فقیر
جو مانگنا ہی وس سے ہی مانگو میان نظیر

غیر از خدا کی کس مین ہی قدرت جو ہاتھ اوٹھاے
مقدور کیا کسیکا وہی دے وہی دلاے

ولہ

کیا کیا فریب کہیے دنیا کے فطرتون کا
مکر و دغا و دزدی ہے کام اکثرون کا

جب وحشت دل کے لوٹین اسباب شفقتون کا
پھر کس زبان سے شکوہ اب کیجیے دشمنون کا

ہشیار یار جانی یہ دشت ہی ٹھگون کا
یان ٹک نگاہ چوکی اور مال دوستون کا

گر نکو ہی اچکا تو چور رات مین ہے
اسکی بغل مین کتی تیغ اوسکی ہاتھہ مین ہے
نٹ کھٹ کی کچھہ نہ پوچھو ہر بات بات مین ہے
وہ اسکی فکر مین ہے یہ اوسکی گھات مین ہے

ہشیار یار جانی یہ دشت ہی ٹھگون کا
یان ٹک نگاہ چوکی اور مال دوستون کا

دیکھے کوئی ہی جنکا ہی کشہ کشی و تیرا
ٹھہ مارتا کتا ہی ہر آن سر کا چیرا
جامے پہ کہا سا ہی سب کیچے کا دل حریرا
جو لی کو تک رہا ہی ہر دم اوٹھائی گیرا

ہشیار یار جانی یہ دشت ہی ٹھگون کا
یان ٹک نگاہ چوکی اور مال دوستون کا

عیار اور چھچھورات اپنے کار مین ہے
قزاق جس مکان پر فکر سوار مین ہے
اور صبح خیز یا ہی اپنے بہار مین ہے
پیادہ غریب اوچکا پھر کس شمار مین ہے

ہشیار یار جانی یہ دشت ہی ٹھگون کا
یان ٹک نگاہ چوکی اور مال دوستون کا

اس راہ مین جو آیا اسوار کہکے گھوڑا
سویا سرا مین جاکے تو چور نے جھنجھوڑا
ٹھگ سے بچا تو آگے قزاق نے نچھوڑا
تیغہ رہا نہ بھالا گھوڑا رہا نہ کوڑا

ہشیار یار جانی یہ دشت ہی ٹھگون کا
یان ٹک نگاہ چوکی اور مال دوستون کا

نادان کو ملا کر اک بھنگ کا پیالا
دانا ملا تو اوسمین گھولا دھتورا کالا
کپڑے بغل مین مارکے اوسنے لیا دوشالا
ہوتی ہی غافل اوسکو پھانسی مین کھینچ ڈالا

ہشیار یار جانی یہ دشت ہی ٹھگون کا
یان ٹک نگاہ چوکی اور مال دوستون کا

پیسے روپے اشرفی یا سیم زر کا پترا | پہر جیت گہر مین لاوے ہی کون ایسا چترا
میدان چوک کہائی یہ فن سے ہے وہ دہترا | کترے ہی جیب جڑہ کر ہاتھی پہ جیب کترا

ہشیار یار جانی یہ دشت ہی ٹھگون کا
یان ٹک نگاہ چوکی اور مال دوستون کا

چڑیا نے دیکھہ غافل کیڑا اودہر گہسیٹا | کوے نے وقت پاکر چڑیا کا گہر گہسیٹا
چیلون نے مارپنجے کوے کا سر گہسیٹا | جو جسکے ہاتہہ آیا اوسنے ہی دہر گہسیٹا

ہشیار یار جانی یہ دشت ہی ٹھگون کا
یان ٹک نگاہ چوکی اور مال دوستون کا

صیاد چاہتا ہی ہو صید کا گذارا | اور صید چاہے دانا کہا کر کرے کنارا
قابو چڑہا تو اوسکا دانہ وہ کہا سدہارا | اور کہیں ہی جال چوکا تو وہ بہی جال مارا

ہشیار یار جانی یہ دشت ہی ٹھگون کا
یان ٹک نگاہ چوکی اور مال دوستون کا

نکلا ہی شیر گہر سے گیدڑ کا گوشت کہانے | گیدڑ کی دہن لگا وے خود شیر کو ٹہکانے
کیا کیا کرین ہین باہم مکر و دغا بہانے | یہان وہ بچا نظیر اب جسکو رکہا خدا نے

ہشیار یار جانی یہ دشت ہی ٹھگون کا
یان ٹک نگاہ چوکی اور مال دوستون کا

وله

دشنام دی تو آنہ پہرا گر و غار سے کے | کی قدر کم تو پاس بیٹہکا وقار سے کے
سو پاکیا سلایا جو بستر پہ خار سے کے | کس کس طرح کی ناز اوٹہاتی ہین یار کے

ہی حق بجانب اس دل حکم اختیار کے

کہتے ہیں جنکے دل میں جو ہم ترک تاز عشق | اک عمر سے اوٹہاتے ہیں خوش ہو کے ناز عشق
رہتا ہی اسکے خانۂ خاطر میں راز عشق | تھے ویسے ہم بہ نسبت سوز و گداز عشق

مشتاق ایک بلبل زار و نزار کے

کتنے دنوں سے شکل جو اوسکی نہ دیکھی تھی | رہتے تھے اس سبب سے بہت دلکو بیکلی
اک روز اوسکے ملنے کو گلشن کی راہ لی | پوچھے جو باغبان سے خبر اوسکی حال کی

اوسنے کہی یہ حالت اس دل فگار کے

تم جسکے پوچھتے ہو خبر سو وہ عندلیب | دوری سے گل کی پہنچی ہی مرنے کی قریب
کس منہ سے اسکا حال بیان کیجیے حبیب | کیا جانیے گریہ تھی کہ موئی کب وہ بی نصیب

جب سے نکل گئے تھے آنے میں وے دن بہار کے

جیسے گئے تھے ملنے کو ہم اوسکے شادمان | غمگین زیادہ اوس سے ہوئے سنکے یہ بیان
جب کہہ چکا تمام وہ احوال باغبان | ناچار سر جھکا کے ہوئے واں سے ہم روان

ہمراہ نالہ و مژۂ اشکبار کے

تیغ الم سے اوسکے ہوا تھا جو دل فگار | جاتا رہا تھا جی میں سب آرام اور قرار
افسوس کرتے جاتے تھے خاطر میں بار بار | ناگاہ ایک خرابے میں اپنا ہوا گذار

دو زخمی اوس جگہ تھے کسی روزگار کی

پر ہول سخت بیم فزا کہنہ و خراب | بی سایگی و شدت و گرمی آفتاب
گرد اسکے خار بن وہ کہ جسکا نہ تھا حساب | ہوش و حواس دیکھتے ہی کہا سکے پیچ و تاب

یکبار اوڑ گئے دل غفلت شعار کی

دیگر

ای دل نرہ تو عالم ہستی مین سنلے خبر
غفلت مین اپنی عمر نہ کہو شام اور سحر
اوقات زیست لہو ولعب مین نکر بسر
دنیا ہی اک نگار فریبندہ جلوہ گر
الفت مین اسکے کچہہ نہین جز کلفت و ضرر

دیکے فریب دیتی ہی کو کرہی وہ التفات
ناز و ادا مین رکہتی ہی کیا کیا تو عادات
بدلے ہی رنگ روپ ہزارون دن اور رات
آج اسپہ تہی کہین تو لگائی کل اسپہ گہات
حسرت فزا و ہوش ربا و شکیب بر

وہ ناز و حسن رکہتی ہی اے دل یہ پیر زال
جو اک نگہ مین ڈالی ہی گردن مین لاکہہ جال
پہلے نشاط و عیش و طرب پہر غم و وبال
ہوتا ہی آخر اسکے گرفتار کا یہ حال
جیسے مگس کے شہد مین پہر جاوین بال و پر

جاتی ہی مثل گل جو حسین ناز نین جو کہل
بلبل منش سے اپنے وہین چہکتی ہی بل
عیارگی و عشوہ گری کرکے متصل
سحر و فسون وہ رکہتی ہی بہر فریب دل
حیران ہو سحر سامری بہی جسکو دیکہکر

جس دم لکھا اوس نگار کی آئی ادا پسند
اک دم وہ شاد ہوکے رہا پہر الم مین بند
رکہتی ہی اپنے دوش پہ ہر دم سیہ کمند
لینے کو نقد عمر کے شیرین ہی مثل قند
جب چکہی تو ہوتی ہی حنظل سے تلخ تر

تو اس نگار عہد شکن سے لگا نہ دل
حاصل نہین کچہہ اوس سے بجز رنج جان گسل
زنہار اسکی بیٹہیو جاکر نہ متصل
جو اس سے دل لگاتی ہین آخر ہو منفعل
ملتے ہین سب اپنے دست تاسف بکید گر

اگر سب سے تجکو جتایا ہی سیکڑون بار
لینے تو اسکا کیجیو ہرگز نہ اعتبار
ہین کید و مکر و غدر اسیے یار بے شمار
تو ہی جو اسکے پاس لگا دیکا دل تو یار
اس نخل سے ملیگا تجہے بہی یہی ثمر

اکدن بہی تو کریگا جو اس بیوفا کی چاه
ہرگز کسیکے ساتہہ یہ کرتی نہین نباه
برسون تلک کریگے یہ پرفن تجہے تباه
مین تجکو اسکے ربط سے کرتا نہ منع آه
لیکن کرون مین کیا تجہے درپیش ہی سفر

جو گل کہ رنگ و بوی وفا کے نہو قرین
لگنے اگر تو یان تو مناسب تجہے نہین
دل اوسکے باندہنے مین اذیت ہی بالیقین
تو اس مثل کو سوچ ذرا کر سفر گزین
کرتا ہی قطع راہ کو باندہے ہوئے کمر

کرتا ہے فکر دلمین کہ منزل کو جا کے لے
ٹھہرے ذرا تو پہر وہین دم لیکے اوٹہہ چلے
تو جلد رہ روی کی غم و رنج سے چھٹے
گر درمیان رہ کوئی ملجاوے باغ ایسے
تو چلتے چلتے دیکہتا جاتا ہی اک نظر

اس گلستان کو گرچہ اقامت کا دیوے خط
جاتا ہی کرکے ایک نگہ سرسری فقط
دو دن مین پہر تو وہ رہ منزل کرے غلط
بس اس نگارخانے کو تو بہی اسے نمط
سیر مسافرانہ کر اور اس سے درگذر

جاتا ہو عزم سے کرکے مسافر کہیں جہان
تو بہی جو اپنا فائدہ چاہے تو مہربان
اٹکے کہین تو پوچھیے وہ پہر کس طرح وہان
اس حرف کو نہ لکھیے یون دلمین دے مکان
کرتا ہی جیسے نقش نگین سے جگر مین گہر

تمام ہوئی

دنیا مین اپنا جی کوئی بہلا کے مر گیا
عاقل تہا وہ تو آپ کو سمجہا کے مر گیا
دل تنگیون سے اور کوئی اکتا کے مر گیا
بےعقل چہاتی پیٹ کی گہبرا کے مر گیا
دکہہ پا کے مر گیا کوئی سکہہ پا کے مر گیا
جیتا رہا نہ کوئی ہر اک آ کے مر گیا

ونرات دُن مچی ہی یہان اور پڑی ہی جہنگ   چلتے ہین نت اجل کی سنان گولی اور تفنگ
جسکا قدم ہٹا وہ موا وہ ہین بید رنگ   جو جی چہپا کے بہاگا تو اوسکا ہوا یہ رنگ
وہ بہاگتے ہین تیغ و تبر کہا کی مرگیا
جیتا رہا نہ کوئی ہر اک سے آگے مر گیا

پیدا ہوئے ہین خلق مین اب جتنے جزو کل   یا چپ گذاری عمر و یا دہوم کر چہل
جب آنکہ فنا نے کہلایا اجل کا گل   کام آئی کچہ کسیکو خموشی شور و غل
چپکے کوئی موا کوئی چلا کے مرگیا
جیتا رہا نہ کوئی ہر اک سے آگے مر گیا

گر لاکہ عشرتون سے رہی دلمین دہوم دہام   یا سو مصیبتون سے ہوا غم کا ازدحام
آخر کو جب اجل نے کیا آن کر سلام   رنڈی مرنیکے غم مین کوئی ہوگیا تمام
کوئی حور پریان چہاتی سے لپٹا کی مرگیا
جیتا رہا نہ کوئی ہر اک سے آگے مر گیا

پڑہکر نماز کوئی رہا پاک با وضو   کوئی شراب پی کی پہرا مست کوبکو
ناپاکی پاکی موت کی ٹہہری نہ روبرو   کوئی عبادتون سے موا ہوکے سرخرو
ناپاک روسیاہ ہی بچتا کے مرگیا
جیتا رہا نہ کوئی ہر اک سے آگے مر گیا

کردو لکی آینے کے تئین صاف ایکبار   کشف قلوب ولیہ کیا اپنے آشکار
جب پیک نے اجل کے کیا آنکر گذار   کام آئی روشنی نہ کرامات کی بہار
کامل فقیر خلق مین کہلا کے مرگیا
جیتا رہا نہ کوئی ہر اک آگی مر گیا

بالفرض اگر کسیکو ہوئی یاد کیمیا   یا مفلسی مین ایک نے خون جگر پیا

کوئی زیادہ عمر سے یکدم نہیں جیا
سو کھی کسی نے روٹی چبا غم میں جی دیا

قلیہ پلاؤ زردہ کوئی کہا کے مر گیا
جیتا رہا نہ کوئی ہر اک آ کے مر گیا

پہنا کسی نے خوب لباس عطر کا بھرا
یا چیتھڑوں کی گدڑی کوئی اوڑہ کر پھرا
آخر کو جب اجل کے چلی آن کر ہوا
پولی کے جھونپڑیکو کوئی چھوڑ کر چلا

باغ و مکان محل کوئی بنوا کے مرگیا
جیتا رہا نہ کوئی ہر اک آ کے مر گیا

گیسو بڑہا کے کوئی مشایخ ہوا یہاں
یا بنوا ہو کوئی ہوا خود منڈا یہاں
جب مرشد اجل کا قدم آیا درمیاں
کوئی تو لمبی داڑہی لیے ہو گیا رواں

موچھیں بھویں تلک کوئی منڈوا کے مر گیا
جیتا رہا نہ کوئی ہر اک آ کے مر گیا

گر ایک باوقار ہوا ایک قدر دار
بیقدری ہی کام آئی کسیکا نہ کچھ وقار
سر پر لگا جب آنکے تیغ اجل کا وار
تہا ہیچ یا سو وہ تو ہوا کھو کے ننگ و عار

اور جسکو شرم تہی سو وہ شرما کے مر گیا
جیتا رہا نہ کوئی ہر اک آ کے مر گیا

کوئی موتی چاہتا تھا کوئی موٹہہ اور مٹر
کام آئی کچھ فقیری نہ کچھ تخت اور چتر
جسدم قضا نے ہاتھہ میں لے تیغ اور سپر
یہ خاک پر ہوا وہ ہوا تخت کے اوپر

تہی جیسی جسکی قدر وہ بتلا کے مر گیا
جیتا رہا نہ کوئی ہر اک آ کے مر گیا

عاشق ہو گر کسی نے کسی گل کی چاہ کے
عاشق ہوئے نے اپنے عشق بڑہا نے میں جان دے
اور جب اجل کی دونوں سے آ کر لگن لگی
معشوق کام آئی کسی کے نہ عاشقی

دلبر بھی اپنے حسن کو چمکا کے مر گیا
جیتا رہا نہ کوئی ہر اک سے آ کے مر گیا

کیا اوچھی ذات پات سے کیا اشراف کیا نجیب
قسمت سے پھوٹی کوڑی کسی کے نہوئی نصیب
جس دم قضا کے ہاتھ سے نہ بدا آنکھ کی جیب
کیا ہوشیار و عاقل و دانا و کیا طبیب

کوئی خزانے خاک میں گڑوا کے مر گیا
جیتا رہا نہ کوئی ہر اک آ کے مر گیا

پیر و مرید و شاہ و گدا امیر اور وزیر
سب آ کے اجل کے ہوئے دام میں اسیر
مفلس غریب صاحب و تاج و علم سریر
کوئی ترس ترس کے سوا غم میں اے نظیر

کوئی ہزاروں عیش سے کے تھر کے مر گیا
جیتا رہا نہ کوئی ہر اک سے آ کے مر گیا

تمت تمام شد

الحمد للہ کہ گلدستہ اشعار بے نظیر اعنی منتخب نظیر شہر کانپور مطبع نظامی مین باہتمام امیدوار رحمت ایزد منان محمد عبد الرحمان بن حاجی محمد روشن خان مغفور آخر ماہ جمادی الاول ۱۲۸۰ھ ہجری مین چھپکر زیب محفل شاعران زمانہ ہوا

وجہ مہر کی خاتمے پر واسطے سند اس بات کے کہ یہ کتاب چھپی ہوئی مطبع نظامی کی ہی مہر و دستخط مہتمم کیے گئے

محمد روشن خان حاجی حنفی ۱۲...
محمد عبد الرحمن بن ...

العبد
محمد عبد الرحمن